جمہوریت دین جدید

جمہوریت دینِ جدید

تُو نے کیا دیکھا نہیں مغرب کا جُمہوری نظام
چہرہ روشن، اندرُوں چنگیز سے تاریک تر!

یہاں مرض کا سبب ہے غلامی و تقلید
وہاں مرض کا سبب ہے نظامِ جُمہوری

پارٹ 1

بلا شبہ اسلام ایک مکمل دین اور جامع ضابطہ حیات ہے . اسلام نے زندگی کے ہر شعبہ کے بارے میں احکامات نازل فرمائے اور بتا دیا کے اہل ایمان کی شان یہ ہے کھ وہ الله اور اسکے رسول کی عطاعت کرتے ہیں:

إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ....

ال نور 51

مومنوں کی شان تو یہ ہے کہ جب الله اور اسکے رسول کی طرف فیصلے کے لیے بلایا جائے تو انکا جواب" اس کے سوا کچھ نا ہو کہ ھم نے حکم سنا اور مانا

_""یقینن ایسے لوگ کامیاب ہیں

معلوم ھوا کے عطاعت صرف اللہ اور اسکے رسول کا حق ہے . بلکہ اللہ رسول اللہ صل اللہ علیہ وصلم سے فرماتے ہیں::
"""" اور اس شے کی پیروی کر جو تیرے رب کی طرف سے تجھ پر وہی ہوئی ہے

شیطان کی یہ خصلت ہے کہ برائی کو خوبصورت کر کے پیش کرتا ہے . یہ جمہوریت جو کفر ہے شیطان اسے اسلامی کہ کر مسلمانوں کے سامنے پیش کرتا ہے . اسی لیے عام مسلمان یہ سمجھتے ہیں کہ جمہوریت وہ بری ہے جو مغرب میں ہے . پاکستان میں جہاں سب مسلمان ہیں جمہوریت اسلامی ہے . حالنکہ یہ بہت بڑا دھوکہ ہے . جمہوریت سے مراد عوام کی حکومت ہے . جب حکومت کا حق اللہ کے بجاے عوام کو حاصل ہے تو یہ شرک وکفر ہے .

اللہ نے اپنے رسول محمد صل اللہ علیہ وسلم پر عظیم کتاب قرآن حکیم فرما کر اس امت پر ایک عظیم احسان کیا ہے ،اس کتاب حکیم کی تشریح وتوضیح
کے لیے حکمت یعنی سنت بھی نازل فرمائی ہے لہٰذا اب کتاب وسنت کا ہر قانون ہی حکیمانہ ہے اور اسی سے جان ومال ، عقل ودین اور عزت وناموس کو تحفظ ملتا ہے _

اب ان حکیمانہ قوانین الٰہیہ کے ہوتے ہووے اگر کوئی شخص یا گروہ جانتے بوجھتے ہووے ان کے مقابلہ میں خد ساختہ بشری قوانین بلخصوص دشمنان اسلام یہود ونصاریٰ کے قوانین کو نافذ کرنے کا مطالبہ کرے ،انھیں اچھا سمجھے ،انھیں پاس کرے پھر سب اس سے بڑھ کر یہ کہ وہ ان خود ساختہ قوانین کو اسلامی قوانین قرار دے کر ان کا نام اسلامی فقہ یا اسلامی جمہوریت رکھ لے تو اس سے بڑا ظالم اور کون ہوگا ؟
: ایسا شخص یا گروہ فرمان خدا کا مصداق ہوگا
وَمَن لَّمۡ يَحۡكُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡكَٰفِرُونَ
ال مائدہ 44

_" اور جو کوئی اس کے ساتھ فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے نازل کیا تو وہی کافر ہیں ""

آج کل جمہوریت کے متعلق بہت باتیں ہوتی ہیں کوئی اسے درست کہتا نظر آتا ہے کوی غلط، کوئی کفر کہتا ہے اور کوئی شدت سے اسکی مخالفت کرتا دکھائی دیتا ہے اور کوئی اس میں حصہ لینے والوں کی شدت سے تکفیر کرتا ہے لکن بنیادی بات یہ ہے کہ جب زیر بحث لفظ مشترک ہو، زیر بحث شے کی متعدد صورتیں ھوں تو اس وقت تک اس پر جائز اور ناجائز کا حکم نہیں لگایا جاتا جب تک کہ اس کے معنی و مفہوم یا متعدد صورتوں کی تعین نہ کرلی جائے اور اسکی حقیقت و ماہیت سامنے نہ آجائے ___ جمہوریت کی حقیقت واقعی اگر اتنی ہی ہوتی کہ کسی معاملہ میں اکثریت کی مقرر کردہ راے جو کتاب و سنت کے مقرر کردہ کسی بھی قانون کے منافی نہ ہو تو ایسی اکثریت کی بات ماننے میں کوئی مضایقہ نہیں تھا_ مگر "اسلامی "یا" _____ شرعی "جمہوریت کا اطلاق وہاں بھی مناسب نہیں الا یہ تغلیبن کہا جائے

جمہوریت اصل میں وقعی غلط بلکہ کفر ہے جس میں اکثریت کی راے کے مطابق کوئی قانون اللہ کے قانون کے منافی بھی پاس ہو جاتا ہو اور اللہ کے وزع کردہ قانون کو پس پشت ڈال کر اس بشری قانون کو نافذ کرنے پر زور دیا جاتا ہو اور اسی کے مطابق فیصلہ کیا جاتا ہو_ یہی وجہ ہے کہ ایسی جمہوریت کے ساے تلے شرکیہ امور (پیر پرستی،قبر پرستی)، فحاشی اور سودی نظام جیسے جرائم کی بھی سرپرستی کی جاتی ہے نیز اس (نظام) میں کی دفع یہودیوں کی طرح حدود اللہ میں ترمیم بھی ہوتی رہتی ہیں، جنسے دشمنان اسلام کو خوش کیا جاتا ہے مگر خوش وہ پھر بھی نہیں ہوتے .اور ایسی ہی جمہوریت کے متعلق اللہ کا یہ فرماں ہے :

وَاِنۡ تُطِعۡ اَكۡثَرَ مَنۡ فِى الۡاَرۡضِ يُضِلُّوۡكَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ‌ؕ (الانعام)

اگر آپ نے زمین میں رہنے والی اکثریت کی عطاعت کرلی تو وہ تجھے اللہ کے راستے سے گمراہ کر دے گی "

اللہ کے قوانین کے مخالف قوانین پر مشتمل جمہوریت واقعی ایک دین جدید ہی کہلائے گی _ یہ بات حقیقت ہے کہ کسی ملک میں اللہ کی کتاب کے منافی کتاب قانون کو مستقل طور پر نافذ کرنا پرانی یہودی روش ہے _ یہودیوں نے اللہ کی کتاب تورات کے مقابلے میں الثنیا (استشنا) نامی کتاب لکھی تھی اور وہ اسی کے مطابق فیصلے کیا کرتے تھے (دیکھئے محلی ابن حزم 307/9)_ اور اللہ کی کتاب کو ترک کر کے کسی بھی انسان کے خود ساختہ قوانین کو کو نافظ کرنا ہی ہلاکت و بربادی کا سبب ہوتا ہے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ نے یہود و نصاریٰ کی ہلاکت کے متعلق کہا ہے (کنزالعمال 95/1) _

یہی وجہ ہے کہ آج پاکستان میں ہر طبقے کے لوگ جان و مال کے اعتبار سے ہر وقت خطرہ میں رہتے ہیں امن بلکل ختم ہو چکا ہے حتی کہ قوانین خدا کے مقابلے میں بشری قوانین وضع کرنے کرنے والے بھی خود کو غیر محفوظ سمجھتے ہیں _ یہ اللہ کے قانون کو ترک کرنے اور اسکے مقابلہ میں انسانی قوانین کو نافذ کرنے کی سزا ہے ___

2پارٹ

سوشل ازم اور کمیونزم کا مقابلہ امت مسلمہ نے بہت صحیح اور بروقت کیا جس کے نتیجہ میں نا صرف روس پسپا ھوا بلکہ اسکے حصے تک بکھر گیے ______روس کے بعد ملت کفر کی سرداری امریکہ کے ہاتھ میں آئی اور اسنے پوری دنیا میں اپنی حکمرانی کا خواب دیکھنا شروع کر دیا .. عالم اسلام کو اپنا ہدف قرار دے کر کھلے اور چھپے ہر انداز سے امت اسلام کا شیرازھ بکھیرنے اور اپنے ناکام منصوبوں کی تکمیل کے لیے از سر نو جت گیا_____ جس میں کوئ صدی بھر کا تعطل آگیا تھا . اپنے ناکام منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لیے سب سے پہلے اسکے شیطانی ذہن نے یہ سوچا کہ اب امت اسلام میں خلافت کا امکان ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم ہونا چاہیے کیونکہ خلافت کا نظام یورپ کی نگاہوں میں اک ڈرائونے خواب کی حیثیت سے کم نہیں جس نے انکی نیندیں اڑا دی ہیں ____

اس امت اسلام کو برباد کرنے میں صرف یورپ اور بے دین قوتوں کا کام نہیں ہے .اسلام اور اسلامی تہذیب کا خاتمہ مغرب اور رفقاے مغرب کے بس کی بات نہیں ہے .اللہ نے جو ہمیں دین دیا ہے ایسا دین نہیں جو دوسرے ختم کر ڈالیں . یہ اس وقت ختم ہوگا جب دین والے اسے ختم کریں گے ، اس بات پر رسول اللہ کی احدیث شاہد ہیں (اس کے لیے دیکھیں : اشراط الساعتھ فی احوال الساعتھ)

آج اگر ھم اپنے زوال کے اسباب پر غور کریں تو چند باتیں ہمارے سامنے آتی ہیں _____

1 امت مسلم کا جہاد جیسے عظیم فریضہ کو ترک کر کے حکمتوں کے بھینٹ چڑھا دینا _

2 ایسے باطل علما کا وجود میں آنا جو کفر بلطاغوت کا اعلان کرنے کی بجاے طاغوت کی گود میں کھیلنے کو ہی اسلام کی خدمت گردانیں _

_ مسلم امہ کا آرام پرست اور عیش پرست ہونا 3

پہلی اور تیسری قسم کو چھوڑ کر صرف دوسری قسم پر غور کرتے ہیں کہ انہوں نے کفر بلطاغوت کے حوالہ سے امت کی کیا خدمت کی ہے ؟؟؟ رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم نے علما کو اس امت میں انبیا کا وارث قرار دیا ہے ،کیا علما نے وراثت کا حق ادا کیا ہے یا نہیں ؟؟؟

آج علما میں سے اکثریت اسلام کے مقابل باطل کے بنائے گیے نظام "" جمہوریت "" کل اپنا اوڑھنا بچھونا سمجھتی ہے _ الا ما رحم ربي ....

ذیل میں جمہوریت اور اسکے متعلقات کے حوالے سے جواب دینا مناسب سمجھتا ھوں کہ جس نے امت مسلمہ کی فکر میں بہت بڑی دیوار کھڑی کر دی ہے _ اللہ ہماری اصلاح فرمائے _ آمین !

جمہوریت کیا ہے ؟؟؟؟؟؟؟

لفظ جمہوریت کی تعریف بہت سے مستشرقین نے اپنے اپنے انداز میں کی ہے ان تعریفات میں سب سے تیسرے وزنی اور جسے قبول کویا گیا ہے وہ " لنکن " نے 1863ء میں ان الفاظ سے کی

_" لوگوں کی حکومت لوگوں کے لیے اور لوگوں کے ذریعے "

: جمہوریت کی تعریف

جب ھم پڑھتے ہیں تو ان میں ایک سقراط نامی شخص کا ہمیں تعرف ملتا ہے ، یہ شخص جمہوریت کا نہایت شدت کے ساتھ حامی بھی تھا اور مخالف بھی _

حامی کس طرح ؟؟

ایک موقع پر لوگوں کی اکثریت نے اسکے بارے میں فیصلہ کر دیا کہ تو نے زہر کا پیالہ پینا ہے . چناچھ اس نے پیا اور مر گیا _

مخالف کس طرح ؟؟

یہی شخص اپنی ایک تحریر میں لکھتا ہے کہ " جمہوریت کی مثال ایک بحری جہاز کی مانند ہے جسکا کپتان "

عوام "جہاز رانی، موسم اور ستاروں کے علم سے محروم ہے _ اس لیے وہ کسی بھی وقت جہاز کو اپنی نا عاقبت اندیشی سے تباہ و برباد کر سکتا ہے "_

اب میں دعوت فکر دیتا ہون آج کے جمہوری حضرات کو کہ وقعتاً تم ایسے ہی جمہوریت کو تسلیم کرتے ہو جیسے 'سقراط' نے کھا ہے ؟ ؟ کیا حکمرانوں میں سے کوئی حکمران یا کوئی رعایا میں سے ایسا ہے جو اپنے دعوے میں سچا ہو ؟ ظلم تو یہ ہے کہ آج صاحب جبہ و دستار نے صحابہ کے دور کو جمہوری دور کہ دیا، حتیٰ کہ یہ کہنے سے بھی دریغ نا کیا اہل مغرب نے جمہوریت اسلام سے چرائی ہے

کیا مشورہ ووٹ کا ہی دوسرا نام ہے ؟ ؟ ؟ ؟

صد حیف کہ آج مسلم امہ نے مشورہ جیسی عظیم قرانی نص کو ووٹ جیسے غلیظ لفظ سے تشبیہ دے دی _
مشورہ کے بارے میں قرآن مقدس کے دو فرمان ہیں

1

وشاورھم فی الامر فاذا عزمت فتوکل علی اللہ ان اللہ ے حب المتوکلین" (اٰل عمران:۱۰۹)"
یعنی اپنے فیصلوں میں ان سے مشورہ کرو اور جب فیصلہ کرلو تو خدا پر بھروسہ کرو۔ بلا شبھہ خدا توکل کرنے والوں کو دوست رکھتا ھے ۔

2

والذین استجابوالربھم واقامواالصلوٰۃ وامرھم شوریٰ بینھم ومما رزقناھم ینفقون" (الشوری) یعنی جو" لوگ اپنے خدا کی آواز پر لبیک کھتے ھیں اور نماز قائم کرتے ھیں اوران کے فیصلوں اور کاموں کی بنیاد ان کا آپسی مشورہ ھے اور جو کچہ خدا انھیں رزق دیتا ھے اس میں سے انفاق کرتے ھیں۔

اللہ رب العالمین نے رسول اکرم صل اللہ علیہ وصلم کو حکم دیا ہے کہ معملات میں اپنے ساتھیوں سے مشورہ کیجیے .رسول اکرم کی زندگی سے ایک نہیں سینکڑوں مثالیں ملتی ہیں . بعد میں صحابہ کرام نے اس قرآنی حکم اور سنت نبوی صل اللہ علیہ وسلم کو آگے برھانے کے لیے عملی کردار کا مظاہرہ کرکہ امت کے اخلاف پر حجت قائم کردی ـ

رسول اللہ کے دور میں مشورہ سازی کس طرح ہوتی تھی ؟؟؟؟؟؟

اسلام نے جو مشورہ سازی کا تصور پیش کیا ہے اس میں یہ بات ملحوز خاطر رکھی گئی ہے کہ مشورہ دینے والا دیندار، عقلمند اور صاحب راے ہونا چاہیے . اس لیے بعض اوقات رسول اللہ صل علیہ وصلم نے ایک فرد کے مشورے کو سینکڑوں افراد کے مشورہ پر وزنی تصور کیا، جبکہ جمہورت میں ان صفات جلیلہ سے بلکل بہرہ شخص کی وہی اہمیت ہے جو صاحب صفات کی ہے .

رسول اللہ صل اللہ علیہ وصلم نے صحابہ کرام سے مشورہ لیا ہے لیکن اسکی بات کل قبول کیا ہے جسکی بات دوسروں کی نسبت زیادھ وزنی اور اسلام کے مفاد میں ہوتی تھی .

جیسا کہ غذوھ خندق کے موقع پر رسول اللہ صل علیہ وصل نے صحابہ سے مشورہ کیا کہ اب مشرکین اپنے پورے ہتھکنڈوں کے ساتھ امت اسلام پر حملہ کرنے کے لیے جمع ہو چکے ہیں ، دفاع کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے ؟؟ سب نے مختلف انداز میں اپنی راے کا اظہار کیا لیکن رسول اللہ صل اللہ علیہ وصلم نے صرف سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ کے مشورہ پر عمل کرتے ہووے صحابہ کو حکم دیا کہ خندق کھودیں ـ

تاریخ کامل ،ج/2ص/122)

اب ذرا تاریخ کی معتبر کتب کی طرف رجوع کریں اور اس واقعہ کو عقل سلیم کے ساتھ سوچیں کہ نبی برحق نے اس موقع پر سیدنا ابوبکر صدیق وسیدنا عمر رضی اللہ عنھما امت کے بہترین افراد کی راے کو قبول نہیں کیا صرف سلمان فارسی رضی اللہ کے مشورہ پر عمل کرکے تسخیر عالم کا ایک نیا نقشہ قائم کیا ـ سوچنے والا یہ بھی سوچ سکتا ہے کہ اتنی کثیر تعداد صحابہ کی تھی کیا وہ دیندار نا تھے ؟ عقلمند نہ تھے ؟ صاحب الراے نہ تھے ؟یقینن سب صحابہ کرام صاحب فضیلت تھے مگر رسول اللہ صل اللہ الیہ وصلم

نے اس کی راے کو زیادہ فضیلت دی جسکی راے دوسروں کی نسبت اسلام اور اہل اسلام کے لیے زیادہ مفید تھی_ یہاں رسول اللہ صل اللہ علیہ وصلم کے اس عمل واضح نے جمہوریت کے صنم کدہ کو پاش پاش کر کے امت کے ان صاحب فکر لوگوں کو جمہوریت کی بجاے مشورہ سازی پر اکسایا_
فافھم وتدبر فی ھزہ المسٔلھ

جنگ میں جبکہ ابھی دشمن کا سامنا نھیں ھوا تھا، بدر کے صحرا میں آگے بڑھنے اور دشمن سے مقابلہ کے سلسلہ میں آپ نے اپنے ساتھیوں سے مشورہ کیا اور ان سے فرمایا: ”اشیروا الیّ ایھا الناس“ قریش سے جنگ کے سلسلہ میں تم لوگ اپنا نظریہ بیان کروکہ ھم لوگ آگے بڑھکر دشمن سے جنگ کریں یا یھیں سے واپس ھوجائےں ؟ مھاجرین وانصار کی اھم شخصیتوں نے دوالگ الگ اور متضاد مشورے دیئے لیکن آخرکار پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے انصار کا مشورہ قبول کیا۔
((سیرہ ابن ھشام، ج/1 ص/615، مغازی واقدی ص/۴۸۸

اُحد کی جنگ میں بڑے بوڑھے لوگ قلعہ بندی اور مدینہ میں ھی ٹھھرنے کے طرفدار تھے تاکہ برجوں اور مکانوں کی چھتوں سے دشمن پر تیر اندازی اور پھتروں کی بارش کر کے شھر کا دفاع کریں، جبکہ جوان اس بات کے طرفدار تھے کہ شھر سے باھر نکل کر جنگ کریں اور بوڑھوں کے نظریہ کو زنانہ روش سے تعبیر کرتے تھے ۔یھاں پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے دوسرے نظریہ کو اپنایا ۔
((سیرہ ابن ھشام، ج/2، ص/63، مغازی واقدی، ج/، 1 ص/2099

طائف کی جنگ میں لشکر کے بعض سرداروں کے مشورہ پر فوج کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا۔
925 /(مغازی واقدی، ج/3 ص

اسلام میں مشورہ اور جمھوری حکومتوں کے مشورہ جس میں ملکی قوانین پاس کرنا پارلمینٹ اور سینٹ دونوں مجلسوں کے اختیار میں ھے اور حکومت کا صدر صرف ان دو مجلسوں کے تصویب شدہ قوانین کا اجرا کرنے والا ھے میں زمین آسمان کا فرق ھے ۔یھاں حکومت کا رئیس وحاکم جو خود پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) ھیں، اقلیت یا اکثریت کی آراء کے مطابق عمل کرنے پر مجبور نھیں ھے ۔ بلکہ آخری

رائے یا آخری فیصلہ کا اظہار،چاھے وہ اھل مجلس کی رائے کے،موافق ھو یا مخالف،خود پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے اوپر ھے۔

صحابہ کرام کے اندر مشورہ سازی کیسے ہوتی تھی ؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟

رسول اللہ صل اللہ علیہ وصلم کی وفات کے بعد جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ نے خلافت کی باگ دوڑ سنبھالی تو کئی مسائل کا سامنا کرنا پڑا جن میں ایک اہم ترین مسلہ یہ تھا کہ رسول اللہ صل اللہ علیہ وصلم نے اسامہ بن زید رضی اللہ کے لشکر کو جہاد کے لیے کیا مگر روانہ نہ کرسکے،اس بارے میں اپنے ساتھیوں سے مشورہ کیا تو مشورہ میں تین آراء سامنے آئیں ____

1_ حالات ٹھیک نہیں اسکو ختم کر دیا جائے _

2_ فلحال ختم کر دیا جائے جب حالات درست ہو جائینگے پھر روانہ کیا جائے _

3_ حالات جیسے بھی ہیں روانہ کیا جائے _

پہلی اور دوسری رائے میں صحابہ کرام کی اکثریت عشرہ مبشرہ کے تقریبن سب اصحاب شامل تھے سوائے ابوبکر صدیق رضی اللہ کے _

سیدنا ابوبکر رضی اللہ کا شمار تیسری رائے میں تھا. اب جب مشورہ مکمل ہوگیا تو صدیق اکبر رضی اللہ نے یہ خطبہ پڑھا:

"اللہ کی قسم! جس کے ہاتھ میں ابوبکر کی جان ہے اگر مجھے یقین ہو کہ درندے آکر مجھے اٹھا لے جایں تو بھی تو بھی اسامہ کا لشکر ضرور بھیجوں گا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا اور اگر ان آبادیوں میں میرے سوا کوئی شخس بھی باقی نا رہے تو تب بھی لشکر روانہ کروں گا _"

(تاریخ طبری، بسند جید)

اس کے علاوہ صدیقی میں ایک اور اہم مسلہ پیش آیا جسے محدثین کرام نے اپنی کتب میں نقل کیا ہے کہ جب لوگوں نے زکات جیسے اہم فریضہ کا انکار کردیا تو صدیق اکبر رضی اللہ نے صحابہ کرام سے مشورہ طلب کیا ہر صحابی نے اپنے ذہن کے مطابق اپنی رائے کا اظہار کیا _

سب صحابہ کی سننے کے بعد صدیق اکبر رضی اللہ نے اپنا فیصلہ سنایا کہ ان کے خلاف جہاد ہوگا _ جب صحابہ نے صدیق اکبر رضی اللہ کی یہ بات سنی تو بنیادی طور پر سیدنا عمر اور علی رضی اللہ عنھما نے منع کیا کہ یہ کام نا کریں تو صدیق اکبر رضی اللہ نے عمر رضی اللہ کو مخاطب کر کے فرمایا

"" کفر کی حالت میں دلیر اور اسلام کی حالت میں بزدل

اس کے بعد صدیق اکبر رضی اللہ نے نہایت فصیح و بلیغ خطبہ دیا جسکا خلاصہ یہ ہے کہ

" میں ہر اس شخص سے جہاد کروں گا جو نماز اور زکات میں فرق کرے گا یہاں تک میری روح اللہ سے جا ملے گی . سیدنا عمر رضی اللہ نے فرمایا " اللہ کی قسم اسکے بعد میں سمجھ گیا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ کے دل میں جو لڑائی کا ارادہ ھوا ہے یہ اللہ نے انکے دل میں ڈالا ہے اور میں پہچان گیا کہ انکی رائے حق ہے _"

(صحیح بخاری)

اسکے بعد ابوبکر رضی اللہ خود اپنی سواری پر نکلے اور جہاد کے لیے اپنے عزم مصمم کا اظہار کیا . کتب احادیث میں معتبر اسناد سے یہ بات ثابت ہے کہ صحابہ نے ابو بکر کو روکا بعد میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ نے سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ کو امیر لشکر بنا کر ان کے خلاف جہاد کے لیے روانہ کیا _

شریعت اسلام کے شیدایوں کو اب دعوت فکر ہے کہ ان دونون واقعات کو سامنے رکھ کر سوچیں کہ کیا صدیق اکبر رضی اللہ نے جمہور کی رائے کو تسلیم کیا ہے ؟؟؟؟؟؟

صدیق اکبر رضی اللہ کا یہ عمل ہمیں بتاتا ہے کہ امت اسلام کا فیصلہ عقل و خرد اور سابقہ فی الدین والے حضرات ہی حل کریں گے _ نہ کہ انکی کثرت کو دیکھا جائے گا _ جب یہ دونو لشکر فتح یاب ہو کر مدینہ طیبہ

واپس تو سب صحابہ کرام نے اعتراف کیا کہ واقعی اکیلے خلیفہ کی راے ہی امر بلحق تھی

پارٹ 3

خواتین کی حکمرانی جائز ہے ؟ ؟

جمہوریت نے ایک تحفہ ہمیں اور بھی دیا ہے کہ اگر عوام کی اکثریت نے کسی خاتون کو منتخب کر دیا ہے تو وہ ہماری حکمران بن سکتی ہے دلیل کے طور پر ایک جمہوری عالم دین نے جواب دیتے ہووے ارشاد فرمایا کہ جنگ جمل کے واقعہ سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ خاتون کی حکمرانی جائز ہے کیونکہ یہ کافلہ سیدہ عائشہ رضی اللہ کی معیت میں آیا تھا_ اے جہالت تیرا ستیا ناس !_

شریعت نے عورت کو دین اور عقل میں ناقص کہا ہے اور اسکی ذمہ داریوں کو گھر کی چار دیواری تک محدود کر دیا ہے . حکومتوں کو چلانا عورتوں کی ذمہ داری اللہ نے نہیں رکھی . جنگ جمل میں جب سیدہ عائشہ رضی اللہ مدینہ سے قاتلین عثمان کے قصاص کا مطالبہ لے کر چلیں تو سوائے مصالحت کے کوئی اور شے مدنظر نہ تھی . منافقین اور بے دین قوتوں کی شرارت کی وجہ سے لڑائی واقع ہوئی .اس موقع پر ایک صحابی نے نبی صل اللہ علیہ وصلم کی صحیح حدیث سنائی کہ وہ قوم کبھی فلاح نہیں پا سکتی جسکی قیادت عورت کرے . یہ حدیث سن کر حضرات عائشہ رضی اللہ نہایت پریشان اور غمزدہ ہو گئیں اور اپنے فعل پر نادم ہوئیں. تفصیل کے لیے دیکھیں

_(مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر 22 کتاب الجمل جدید نسخہ)

مذکورہ گفتگو سے ثابت ھوا کہ سیدہ عایشہ رضی اللہ کو اس سے قبل نبی صل اللہ علیہ وصلم کی اس حدیث کا نہیں پتا تھا جب حدیث کا پتا چلا تو اپنے فعل سے رجوع کر لیا اور یہی اہل ایمان کی صفت ہے کہ حق آنے کے بعد اپنے فعل سے رجوع کر لیا جائے . اب اس حقیقت کے معلوم ہونے کے بعد بھی کوئی جنگ

جمل سے عورت کی حکمرانی کا جواز ثابت کرے تو اسے شریعت کے سے فہم سے عاری ہی کہیں گے

اتمام حجت کے لیے مزید حوالہ جات ،

اِذَا کَانَ اُمَرَآئُکُمْ شِرَارَکُمْ اَغْنِیَآئُکُمْ بُخَلَآئُکُمْ وَاُمُوْرُکُمْ اِلٰی نِسَآئِکُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ خَیْرٌ مِنْ ظَھْرِھَا» ترمذی کتاب الفتن جلد ثانی

جب تمہارے امراء تمہارے بدترین لوگ ہوں ، اور جب تمہارے دولت مند بخیل ہوں اور جب تمہارے معاملات تمہاری عورتوں کے ہاتھ میں ہوں تو زمین کا پیٹ تمہارے لیے اس کی پیٹھ سے بہتر ہے ۔
اَنَّ اَھْلَ فَارِسَ مَلَّکُوْا عَلَیْھِمْ بِنْتَ کِسْرٰی قَالَ لَنْ یُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَھُمْ r «عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ لَمَّا بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰہِ اِمْرَاَۃً» بخاری, احمد, نسائی, ترمذی

ابوبکرہ سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ کو خبر پہنچی کہ ایران والوں نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا بادشاہ بنا لیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ قوم کبھی فلاح نہیں پا سکتی جس نے اپنے معاملات ایک عورت کے سپرد کیے ہوں ۔

. بعض لوگ ملکہ سبا کے حکمران ہونے کی بھی دلیل پیش کرتے ہیں 2

قرآن مجید نے ملکہ سبا کا قصہ ذکر کیا ہے اس میں ملکہ سبا کے سلیمان علیہ السلام پر ایمان لانے سے پہلے ملکہ سبا ہونے کا تذکرہ ہے سلیمان علیہ السلام پر ایمان لانے کے بعد بھی وہ سبا کی ملکہ رہیں یا نہ اس سلسلہ میں کتاب وسنت خاموش ہیں اگر بالفرض ان کے سلیمان علیہ السلام پر ایمان لانے کے بعد بھی سبا کی ملکہ رہنے کا ثبوت مل جائے تو اس کو بطور حجت ودلیل پیش نہیں کیا جا سکتا کیونکہ وہ سلیمان علیہ السلام کی شریعت ہے اور ہم سیدنا خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ کی شریعت کے پابند ہیں جس کی اوپر وضاحت کر دی گئی ہے کہ از روئے کتاب وسنت عورت سربراہ نہیں بن سکتی ۔

:کا تصور(opposition)حزب اختلاف

رسول اللہ صل اللہ علیہ وصلم کے اس دنیا سے چلے جانے کے بعد کچھ صحابہ تجہیز وتکفین میں مگن تھے اور کچھ نہایت غم وعلم کی کیفیت میں ڈوبے ہووے تھے اور کچھ صحابہ معملات کو امت میں صحیح انداز سے چلانے کے معاملہ میں فکر مند تھے آخر الذکر انصاری لوگ ثقیفہ بنی ساعدتھ میں اکٹھے ہووے .انصار کے دو مشور قبیلے اوس اور خزرج میں سے یہ ثقیفہ (ڈیرہ)
.بنو خزرج کی ایک شاخ.بنو ساعدتھ کے عظیم سپوت سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ کا تھا. خوشی اور غمی موقع پر لوگ ایسے مقامات پر اکٹھے ہو جاتے ہیں یہ ثقیفہ مسجد نبوی سے آج کے حساب کے مطابق 500 میٹر کے فاصلہ پر تھا یہاں اکٹھے ہونے والے لوگ زیادہ تر.بنو ساعدھ سے تعلق رکھتے تھے . مہاجرین میں سے صرف دو اشخاص کے بارے میں صحیح روایت ملتی ہیں کہ وہ بھی یہاں موجود تھے.بنو ساعدھ نے سوچا کہ ھم نے مہاجرین کو پناہ دی اور انکی اپنی بساط سے بڑھ کر مدد اور رسول اللہ کے ساتھ ہمارا تعلق بھی مثالی رہا لہٰذا خلافت کے ھم دوسروں کی نسبت زیادہ حق دار ہیں یہ گفتگو جاری تھی کہ سیدنا مغیرا ابن شعبہ رضی اللہ نے سیدنا عمر رضی اللہ کو حالات کی نزاکت سے اگاہ کیا_ سیدنا عمر رضی اللہ سیدنا صدیق رضی اللہ کو لے کر بنی ساعدہ کی طرف روانہ ہووے _ صحیح بخاری کی روایت کے مطابق ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ بھی ساتھ گیے . وہاں پوھنچے . تھوڑی دیر بعد ثابت بن قیس انصاری رضی اللہ نے خطبہ پڑھا اور فرمانے لگے ھم اللہ کے دین کے مددگار اور اسلام کی فوج ہیں اور اے مہاجرین کی جماعت ، تم تھوڑی سے جماعت ہو________ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ نے فرمایا کہ تمہاری فضیلت اور برتری برحق ہے مگر خلافت سوائے قریش کے اور کسی کے لیے نہیں ہو سکتی اے سعد تم خوب جانتے ہو کہ رسول اللہ نے فلاں موقع پر جہاں تم بھی موجود تھے فرمایا تھا قریش امر خلافت کے والی ہیں _ سعد رضی اللہ نے اقرار کیا اور اسکے بعد صدیق اکبر رضی اللہ نے فرمایا یہ عمر اور ابو عبیدہ رضی اللہ بیٹھے ہووے ہیں جس کی چاہتے ہو.بیعت کر لو لیکن لوگ سیدنا ابو بکر رضی اللہ کی

ذات پر مجتمع ہووے اور خلافت منعقد ہو گئی اور اس کے بعد مسجد نبوی میں باقی لوگوں نے.بیعت کرلی
___سوائے سیدنا علی رضی اللہ کے

(بخاری)

یہ وہ واقعہ ہے جسے جمہوری لوگوں نے حزب اختلاف کے وجود کو ثابت کرنے کے لیے پیش کیا . سقیفہ بنی ساعدہ اس وقت کا پارلیمنٹ ہاوس قرار دیا اور لوگوں کی.بیعت کو جمہوری ووٹوں سے تشبیہ دی اور سیدنا علی
_________رضی اللہ کو قائد حزب اختلاف کے طور پر پیش کیا

رب ال عالمین کے طرف سے دین کا فہم انسانیت کے لیے دیگر انعامات کے طرح بہت بڑا انعام ہے
:: جس کو رسول اللہ صل اللہ علیہ وصلم نے اپنے ایک فرمان میں اللہ کا ارادہ فرمایا ہے
مَنْ يُرِدْ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ ""
اللہ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ عنایت فرماتا ہے
(صحیح بخاری: جلد اول: حدیث نمبر72)
محدثین کرام جن کی زندگیاں اسلام کی خدمت میں گزری ہیں انہوں نے ہمیں قرآن وسنت کو سمجھنے کے لیے چند اصول.بتاے ہیں ان اصولوں میں سے ایک اصول یہ ہے کہ قرآن وسنت کو امت کے اسلاف
(صحابہ تابعین ، محدثین ، مفسرین) کے فہم کو مدنظر رکھ کر امت میں پھیلانا ہے
(((((دلیل 1 : خير الناس قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ۔ الحدیث (صحیح البخاری، کتاب الرقاق)

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے بہتر میرا زمانہ ہے، اس کے بعد ان لوگوں کا جو اس کے بعد ہوں گے پھر جو اُن کے بعد ہوں گے ۔“

دلیل 2 . فَقَالَ: "أُوصِيكُمْ بِأَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ

فرمایا: ”میں تمھیں اپنے صحابہ کی پیروی کی وصیت کرتا ہوں، پھر ان کے بعد آنے والوں (یعنی تابعین) کی پھر ان کے بعد آنے والوں (یعنی تبع تابعین) کی، پھر جھوٹ عام ہو جائے گا

تخریج دارالدعوہ: سنن ابن ماجہ/الأحکام ۲۷ (۲۳۶۳) (والنسائيِ في الکبری) ومسند احمد (۱/۱۸، ۲۶))))))).

امام اہل سنت شیخ ال اسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا یہی موقف ہے کہ جو شریعت کو سلف صالحین کے فہم سے ہٹ کر سمجھنے کی کوشش کرتا ہے گمراہی اس کے قدم چومتی ہے

آپ سے سوال ہے کہ کیا انعقاد خلافت کے وقت ارض اسلام کے سب مسلمانوں نے شرکت کی تھی 1 یا چند نے ؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟

کیا ارض اسلام پر پھیلے ہووے گورنر حضرات انعقاد خلافت کے وقت موجود تھے ؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟2

کیا سیدنا علی رضی اللہ نے وہ کردار ادا کیا جو آج کا قائد حزب اختلاف کرتا ہے ؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟3

حلانکہ صحیح روایات سے یہ بات بھی ثابت ھے کہ تین ماہ بعد سیدنا علی رضی اللہ نے بھی بیعت)))) کرلی تھی

دلیل : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ أَسْلَمَ: اسلم عدوی. 1 روایت کرتے ہیں: "جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی تو علی اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور ان سے مشورہ کرنے لگے۔ اس بات کا علم جب عمر رضی اللہ عنہ کو ہوا تو وہ سیدہ کے گھر آئے اور کہنے لگے: "اے رسول اللہ کی بیٹی! ہمارے نزدیک تمام مخلوق میں آپ کے والد سے بڑھ کر کوئی محبت وعقیدت کے لائق نہیں ہے اور آپ کے والد کے بعد کوئی آپ سے بڑھ کر عقیدت کے لائق نہیں ہے۔" یہ کہہ کر انہوں نے سیدہ سے گفتگو کی۔ سیدہ نے علی اور زبیر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: "آپ دونوں پلٹ کر ہدایت پالیجیے۔" یہ

دونوں واپس پلٹے اور جاکر (ابوبکر کی) بیعت کر لی۔

ابن ابي شیبہ۔ المصنف۔ جلد 21۔ حدیث 38200۔

دلیل . بن کثیر في البدایة والنهایة (6\693. في أحداث سنة 211:

وقد اتفق الصحابة –رضي اللہ عنهم– على بيعة الصديق في ذلک الوقت حتى علي بن أبي طالب والزبير بن العوام –رضي اللہ عنهما

ابن کثیر الدایہ میں نقل کرتے ہیں کہ تمام صحابہ حضرت ابي بکر صدیق کی بیعت پر متفق ہوگئے اور تو اور اس وقت علی ابن ابي طالب رضہ اور زبیر بن العوام رضہ نے بھی بیعت کر لی۔

دلیل 3 . امام عبداللہ بن احمد بن حنبل اپنی کتاب سنن ص 554 میں نقل کرتے ہین

حدثني عبيد اللہ بن عمر القواريري حدثنا عبد الأعلى بن عبد الأعلى حدثنا داود بن أبي هند عن أبي نضرة قال لما اجتمع الناس على أبي بکر رضي اللہ عنه فقال ما لي لا أرى عليا قال فذهب رجال من الأنصار فجاء وا به فقال له يا علي قلت ابن عم رسول اللہ وختن رسول اللہ فقال علي رضي اللہ عنه لا تثريب يا خليفة رسول اللہ ابسط يدک فبسط يده فبايعه ثم قال أبو بکر ما لي لا أرى الزبير قال فذهب رجال من الأنصار فجاء وا به فقال يا زبير قلت ابن عمة رسول اللہ وحواري رسول اللہ قال الزبير لا تثريب يا خليفة رسول اللہ ابسط يدک فبسط يده فبايعه

دلیل 4 :ابي ندرہ سے روایت ہے کہ جب لوگ ابي بکر رضہ کی بیعت کر رہے تھے تو اس وقت انہوں نے کہا کہ مجھے کیا ہوا ہے کہ میں علی رضہ کو نہیں دیکہ رہا پھر انصار کا ایک آدمی گیا اور علی رضہ اس کے ساتھ آگئے صدیق رضہ نے کہا اے علی رضہ آپ کہ سکھتے ہیں کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے ہیں اور آپ ان کے عمزاد ہیں تو علی نے کہا اے رسول اللہ کے خلیفہ آپ مجھ سے ناراض نہ ہوں اپنا ہاتھ بڑہائے آپ نے ہاتھ بڑہایا اور علی رضہ نے بیعت کر لی۔ پھر صدیق نے کہا کہ مجھے کیا ہوا ہے کہ میں زبیر کو نہیں دیکہ رہا انصار کا ایک آدمی گیا اور انہیں بلا کہ لایا صدیق نے کہا اے

زبیر تم کہ سکتے ہو کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوپھی کے بیتے ہو زبیر رضہ نے کہا اے خلیفہ رسول اللہ مجھ سے ناراض نہ ہوں اپنا ہاتھ بڑہائے آپ نے ہاتھ بڑہایا اور زبیر رضہ نے.بیعت کرلی۔

یہ حدیث صحیح ہے اوراس کے اسناد قوی ہیں پھر اس حدیث کو تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ امام حاکم نے اپنی کتاب مستدرک (4457حدیث) مین نقل کیا ہے ان کہنا ہے کہ یہ حدیث شیخین کے طریقہ پر صحیح ہے۔ پھر بیہقی نے اپنی کتاب اعتقادات جلد 1 ص 349-350 مین اسے ابی سعید الخدری رضہ سے نقل کیا ہے اس کا مضمون بھی ایسا ہی ہے اور بیہقی کی یہ حدیث صحیح ہے (((

اسلام نے انسانیت کے سروں کے گنتی نہیں کی بلکہ صاحب فضیلت لوگوں کا انتخاب کیا ______3 ہے ______ اگرچہ منتخب کرنے والے چاند گنتی کے افراد ہے کیوں نہ ھوں ______ افسوس صد افسوس !آج امت نے اس نبوی منہج کو بازیچہ اطفال.بنا کر اغیار کو اتنی لمبی زبان عطا کردی کہ آج نہ قرآن محفوظ نہ سنت کا تحفظ نہ حرمت رسول کا تقدس نہ مسلم سرزمینوں کے حقوق کی پاسداری

____

رب ال عالمین نے قرآن مقدس میں ہمیں سب امتوں میں سے بہترین امت قرار دیا__________ ہے ______ اللہ نے ہمیں چنا ہے اس کام کے لیے ہے جس کا حصول ایک مسلسل عمل ہے اللہ اور رسول ﷺ کے مبشرات پر ہمارا ایمان ہے _ حق کا غلبہ حق ہے ،یہود ونصاریٰ اور مشرکین کا قائم کردہ عالمی جبر کا ڈھانچہ پوری دنیا سے مٹ جائے گا________ یہ سب گرتی ہوئی دیواریں ہیں جن کا فکری اور عملی سہارا لینا،ان سے مکالمہ کرنا،چاہے یہ بین المذاہب ھم آھنگی کے نام پر ہو یا بقائے باہمی کے سفید پرچم تلے ، دراصل جاہلی اقدار کو ایک حقیقت کے طور پر تسلیم کرنا ہے ________باطل افکار کے انسانوں کا انجام بھی ان دیواروں کے ساتھ منسلک ہے ________

جاہلیت نے برسر محفل رسول ﷺ کو کہدیا کہ اگر آپ ہمارے معبودوں کو قبول کریں گے تو ھم بھی آپ کے اللہ کے عبادت کریں گے ________یہ جاہلیت کا قدیم مطالبہ تھا اور آج بھی وہی ہے ،فرق صرف جدت کا ہے ________ اس کی چاہت ہے کہ اس کی برتری کو قبول کیا جائے

________ اسلام کے بجائے جمہوریت ہماری اساس ہو ________ شریعت کے بجائے سرمایہ داری ہمارا طریق زندگی ہو ________ قرآن کے بجائے انسانی دستور ہمارا لائحہ عمل ہو ________ اور بیت کعبہ کے بجائے بیت ابیض (وائٹ ہاؤس) ہمارا نظریاتی اور عملی قبلہ بن جائے ________ اس ساری جاہلیت کے مقابلے میں ہمارا بحیثیت ایک مسلمان وہی جواب ہونا چاہیے جو ________ فاران کی چوٹیوں پر کھڑے ہوکر محمّد عربی صل اللہ علیہ وصلم نے دیا تھا

ارشاد فرمایا:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ یٰۤاَیُّهَا الۡکٰفِرُوۡنَ

کہہ دیجئے اے کافرو۔

لَاۤ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ

نہ تو میں تمہارے معبودوں کی عبادت کرتا ہوں۔

وَلَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ

اور نہ تم ہی میرے معبود کی عبادت کرتے ہو۔

وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ

اور نہ میں تمہارے معبودوں کی عبادت کروں گا۔

وَلَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ

اور نہ تم میرے معبود کی عبادت کروگے۔

لَکُمۡ دِیۡنُکُمۡ وَلِیَ دِیۡنِ

تمہارے لیے تمہارا دین ہے اور میرے لیے میرا دین۔

حوالہ عبد بن حمید سعید بن میناء (ابو البحتری کے آزاد کردہ غلام) کی روایت ہے کہ ولید بن مغیرہ، عاص) بن وائل، اسود بن المطلب اور امیہ بن خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملے اور آپ سے کہا "اے محمد، آؤ ہم تمہارے معبود کی عبادت کرتے ہیں اور تم ہمارے معبودوں کی عبادت کرو اور ہم اپنے سارے کاموں میں تمہیں شریک کیے لیتے ہیں۔ اگر وہ چیز جو تم لے کر آئے ہو اُس سے بہتر ہوئی جو ہمارے پاس ہے تو ہم تمہارے ساتھ اُس میں شریک ہوں گے اور اپنا حصہ اُس سے پالیں گے۔ اور اگر وہ چیز جو ہمارے پاس ہے اُس سے بہتر ہوئی جو تم لائے ہو تو تم ہمارے ساتھ اس میں شریک ہو گے اور اس سے اپنا حصہ پالو گے۔ اس پر اللہ تعالی نے یہ وحی نازل فرمائی قل یایھا الکٰفرون
حوالہ ::ابن جریر وابن ابی حاتم۔ ابن ہشام نے بھی سیرت میں اس واقعہ کو نقل کیا ہے

4پارٹ

::::کلمہ طیبہ کا حقیقی مفہوم

اللہ نے اس کائنات کی تخلیق فرمائی . اسکے تمام اجزاء اور پرزوں میں نظم وضبط اور توازن موجود ہے .

ارشاد فرمایا :

وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا

[فرقان 2]

اور اس نے ہر شے پیدا کی اور پھر اسے ٹھیک ٹھاک اندازے پر رکھا

ایک قانون اور ضابطے نے اس کائنات میں توازن قائم کیا ھوا ہے. چناچہ اسکے کل پرزے کبھی بھی نہ ایک دوسرے سے ٹکراتے ہیں اور نہ ہی انکے نظام میں خلل پیدا ہوتا ہے. سورج وقت پر طلوع و غروب ہوتا ہے. موسم اسی نظام کے تحت بدلتا ہے. اسی اطاعت شعاری اور فرمانبرداری کی وجہ سے یہ کائنات صحیح، سالم گردش کر رہی ہے. خد انسان اپنے جسمانی وجود کے اعتبار سے اسی قانون فطرت کا پابند ہے. وہ پانی کی حقیر بوند کو وجود انسانی میں بدلنے کی طاقت نہیں رکھتا. مدت حمل اور طریقہ ولادت کے جو اصول اللہ نے مقرر فرماے ہیں وہ اسی کے مطابق پیدا ہوتا ہے. اس کا دل اللہ ہے کے حکم سے دھڑکتا ہے اور سانس کی کیفیت بھی اللہ ہے کے قبضہ قدرت میں ہے.

جس اللہ نے اس کائنات کو وجود بخشا اسی بے عیب ذات نے انسان کے لیے ایک شریعت مقرر فرمائی جو اسی ہمہ گیر قانون الہی کا حصہ ہے. اسی وجہ سے شریعت کی اتباع انسانی زندگی کے سکون اور امن کے لیے ناگزیر ہے. فرمایا :

اَفَغَيۡرَ دِيۡنِ اللّٰهِ يَبۡغُوۡنَ وَلَهٗۤ اَسۡلَمَ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ طَوۡعًا وَّكَرۡهًا وَّاِلَيۡهِ يُرۡجَعُوۡنَ

آل عمران 83

کیا یہ لوگ اللہ کے دین کو چھوڑ کر اور طریقہ چاھتے ہیں حالنکہ زمین وآسماں کی ساری چیزیں چار وناچار اللہ ہے کے تابع فرمان ہیں اور اسی کی طرف سب کو لوٹنا ہے .

انبیا کی بنیادی دعوت ::::::

اللہ کی عبادت ہی وہ اصل اور بنیادی مسلہ ہے جس پر انسان کی بقا اور وجود کا دارومدار ہے. ہر نبی نے آغاز رسالت میں اسی اہم مسلہ کو اپنی دعوت کا مرکز و محور بنایا اور کہا " لوگو گواہی دو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں " پھر اسی دعوت پر اپنی تمام قوت صرف کر دی کہ انسانوں کو انکے حقیقی پروردگار سے متعارف کروایا جائے اور انہیں صرف اسی کی بندگی کی راہ دکھلائی جائے. کیونکہ یہی ہو سکا سب سے بڑا قضیہ ہے جس کے حل پر انسانی فلاح کا دارومدار ہے. ہر نبی اور رسول نے زندگی بھر یہی صدا لگائی کیونکہ یہ بات اتنی اہم ہے کہ پوری انسانی زندگی کا مرکزی نقطہ یہی ہے کہ لوگوں کو ان کے رب کی معرفت کا

درس دیا جائے اور ہر چوکٹھ سے ہٹا کر انھیں اللہ وحدہ لاشریک کے آگے جھکایا جائے .
انبیا نے بغیر کسی تمہید کے قوم کو توحید کی دعوت دی کیونکہ جب لا الہ الا اللہ کا عقیدہ دل کی گہرائیوں میں گھر کر جائے تو اسکے ساتھ ہی وہ پورا طرز زندگی رو بزیر ہو جاتا ہو جاتا ہے جو اس عقیدہ کی عملی تفسیر ہے . رسول ﷺ نے بھی لوگوں کو یہی دعوت دی :
یُّھا النَّاسُ اعۡبُدُوۡا رَبَّکُمُ
البقرہ 21
اے لوگو اپنے رب کی بندگی کرو

حالنکہ محمد صل اللہ علیہ وصلم کے زمانے میں بھی بہت سے اخلاق، تمدنی، معاشرتی اور سیاسی مسائل حل طلب تھے . خود عرب قوم جہالت، اخلاقی پستی، افلاس، طوائف الملوکی کی اور خانہ جنگی میں مبتلا تھی . رومی اور ایرانی امپیریلزم موجود تھا .
طبقاتی امتیازات بھی تھے . مگر رسول ﷺ نے کسی ایک مسلہ کی طرف بھی توجہ نہ کی . اگر آپ چاھتے تو آسانی سے عرب قبائل کو جمع کر کے ایرانی اور رومی امپیریلز کا مقابلہ کرتے . عرب سرزمین سے ان لوگوں کو باہر نکل دیتے اس طرح عرب اپنی قومیت کے پلیٹ فارم پر جمع ہو کر آپ کی قیادت تسلیم کر لیتے پھر آپ انہیں توحید کی دعوت دیتے .... اس طرح قومیت کی آسان راہ کی زریعے عرب اللہ کے آگے جھک جاتے . مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس راہ پر نہیں ڈالا آپ کو لا الہ الا اللہ کی صدا بلند کرنے کا حکم دیا اور مخالفت پر صبر کرنے کا کی تلقین کی . اللہ خوب جانتا تھا کہ قومیت کی راہ سے رومی اور ایرانی طاغوت سے نجات ہو سکا مل جاتی، مگر اللہ کی زمین اسلامی قومیت کی بجاے عربی قومیت کے حوالہ ہو جاتی اور لا الہ الا اللہ کا جھنڈا اونچا نہ ہوتا .
رسول ﷺ کے عہد میں سرمایہ دار سودی کاروبار سے عوام کا خون چوس رہے تھے . عوام پستی کی کی گہرائیوں میں سسک رہی تھی . اگر رسول ﷺ چاھتے تو عوام کی قوت سے سرمایہ داروں کی قوت کو خاک میں ملا دیتے پھر ان آوامی انقلابیوں سے اللہ کی توحید کا اقرار کرا لیتے . مگر آپ نے ایسا نہیں کیا

کیونکہ اصلاح اور فلاح کے لیے یہ طریق کار غلط ہے . اس سے لوگوں کے دل ،لالچ اور حسد سے بھر جاتے
. اور اللہ خوفی کی بنیاد پر معاشرہ قائم نہ ہو سکتا

رسول ﷺ کی بعثت کے وقت اہل عرب کی اخلاقی حالت ابتر تھی . شراب نوشی ،جوے بازی اور جنسی بے راہ روی عام تھی . لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیا جاتا تھا . رسول ﷺ چاھتے تو دعوت کا آغاز اخلاقی اصلاح سے کرتے ،تزکیہ نفس کا نفس کا پروگرام بناتے .یقینن آوامی اصلاحی تحریک اٹھ کھڑی ہوتی جمہور کی صالح جماعت تیار ہوتی . جن کے اخلاق سنور گیے ہوتے پھر اس جماعت کو عقیدہ توحید کی دعوت دیتے اور یہ قبول کر لیتی مگر جس اخلاق کی پشت پر کوئی عقیدہ نہ ہو اللہ اور آخرت پر ایمان نہ ہو وہ کتنے دن چل سکتا تھا ؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟

لہٰذا صرف لا الھ الا اللہ کا جھنڈا بلند کیا گیا ،دوسرا کوئی جھنڈا نہ تھا .لوگوں نے اپنے رب کو پہچان لیا .زمین طواغیت روم وفارس سے پاک ہو گئی اور اقتدار بھی عربوں کا نہیں بلکہ اللہ کا قائم ھوا .زمین ہر طاغوت سے پاک ہو گئی . لوگوں کا تزکیہ نفس بھی ھوا .ان کے پیش نظر اللہ کی رضا اور ثواب آخرت کے سوا کچھ نہ رہا .انسانیت اخلاق کی بلند چوٹیوں تک جا پہونچی . شراب نوشی ،سود ،جوے اور جاہلیت کی تمام رسوم وعادات کا قلع قمع ہو گیا .قرآن کریم کی چند آیات اور رسول ﷺ کے مختصر کلمات سے ایسا
. ہونا ممکن ھوا

سیرت النبی کے مطالعہ سے ہمیں اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ دعوت کا سب سے پہلا نکتہ یہ ہے کہ توحید کو اپنے دل میں اتارا جائے .یہ دعوت چاہے پہلے سے مسلمان ہونے کے دعویداروں کے اندر ہو یا کفار کے اندر، اسلام کا پہلا تقاضا لا الا الا اللہ ہے . پہلی دعوت یہ ہے کہ صرف اللہ کی بندگی کرو اور اس کے سوا کسی کو الہ نہ مانو . کیونکہ اخلاقی تمدنی زندگی کی ان خرابیوں کی بنیادی وجہ ہے یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو خد مختار اور غیر ذمہ دار سمجھے یا اللہ کے سوا کسی اور کو الہ مان کر یہ عقیدہ رکھے کہ وہ رب العلمین کی بجاے اسکی فریاد رسی اور مشکل کشائی کر سکتا ہے بلکہ اسے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بھی

بچا سکتا ہے . لہٰذا اسلام یہ مطالبہ کرتا ہے کہ انسان کی خد مختاری یا غیر اللہ کی الوہیت کی بنیاد پر قائم . پورے نظام کو جڑ سے اکھاڑ دیا جائے اور لا الہ الا اللہ کی بنیاد پر ایک نیا نظام قائم کیا جائے

جو لوگ قولاً و فعلاً تسلیم کر لیں کہ یہاں کوئی سرکار، داتا کوئی ولی وکارساز اور غوث اعظم نہیں ہے بلکہ سب اللہ کے بندے ہیں، حاکم اور الہ صرف اللہ ہے تو انسانوں کے ایسے گروہ کو """حزب اللہ""" کہا جاتا ہے . ایسے لوگوں کو """ مسلم و مومن """ کہا جاتا ہے کیونکہ وہ الہ واحد پر ایمان لانے کے بعد زندگی کے تمام تر انفرادی اور اجتمائی اختیارات اپنے مالک کے حوالہ کر دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے بتائے ہووے راستے پر یوں جم جاتے ہیں کے اپنی قوم کے واقعتی مسائل انھیں پریشان نہیں کرتے . ان کے سامنے صرف ایک ہی مسلہ ہوتا ہے کہ وہ خدا اپنے آپ کو اور دوسرے انسانوں کو غیر اللہ کی بندگی سے کیسے نجات دلوایں تاکہ اللہ کی عبادت کا حق ادا ہو سکے _

اللہ کو الہ مان لینے کے بعد جاہلی معاشرے کے لوگ صحابہ کرام کے خلاف جمع ہو گیے مگر جنھوں نے دین حق کو قبول کیا تھا وہ ہر آزمائش میں اللہ کے فضل سے پورے اترے ، بازکا گھر بار چھن گیا، دوست رشتہ دار چھوٹے مگر انھوں نے اللہ کی خاطر سب کچھ برداشت کیا تاکہ اس نقصان کے بدلے جو صرف ایک اللہ کی عبادت کی وجہ سے انکو پوھنچا ان سے اللہ راضی ہو جائے اور انہیں جنت میں جگہ دے دے _

صحابہ کرام رضی اللہ نے اس جاہلی معاشرے کے اندر اپنے عقائد اور تصورات کے لحاظ سے، مراسم عبادات کے لحاظ، قانون و شریعت کے لحاظ سے ، غیر اللہ کی بندگی سے براءت کا اعلان کیا . دوسرے لفظوں میں لَا إِلٰهَ إِلّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ کی عملی تصویر بن گیے اور اس طرح اسلامی معاشرہ وجود آیا . آج بھی """"حزب اللہ """"کی نشو نما کا یہی طریقہ ہے ____

اللہ کی اس جماعت نے صرف ایک اللہ کی عبادت کا رنگ قائم کرنے کے لیے محض تبلیغ اور اپیل سے ہی کام نہیں لیا بلکہ جب مالک نے انہیں قوت عطا کی تو انسانوں کی جھوٹی ربوبیت اور الوہیت کے خاتمہ کے لیے انھوں نے تلوار بھی اٹھائی . جو لوگ اللہ کے مخلوق کے گردنوں پر سوار تھے اور انھوں

نے اللہ تعالیٰ کی حاکمیت میں غاصبانہ کر رکھا تھا انھیں عملی طاقت """"جہاد بلسیف """" کے ذریع الگ کیا کیونکہ یہ غاصب اللہ کی شریعت سے بے نیاز ہو کر لوگوں پر حکمرانی کرتے تھے اور اسلام کے دعوت لوگوں کے کانوں تک پوھنچنے نہیں دیتے تھے . یہی وہ سیدھا راستہ ہے جس پر چل کر خلافت اسلامیہ قائم ہوئی _

آج بھی اسلامی حکومت اسی طرح قائم ہوگی . اللہ تعالیٰ کے حاکمیت کے تصور پر پوری عمارت قائم کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اس بات پر ایمان لیا جائے کہ ھم بحثیت مجموعی اور فرداً فرداً بھی اللہ کے سامنے جوابدہ ہیں . اس کے علم سے کوئ چیز پوشیدہ نہیں ہے اور مر کر بھی ھم اسکی گرفت سے نہیں چھوٹ سکتے . لہٰذا ہماری زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کے رضا ہے ________ اس نظریہ حیات کی بنیاد پر تعلیم و تربیت کا ایک نظام قائم ہو گا جس سے وہ سائنس دان اور ماہر فلکیات پیدا ھوں گے جو اسلامی نظریہ حیات پر ایمان رکھتے ھوں گے ________ ایسے ماہرین مالیات و معاشیات اور ماہرین قانون و سیاست پیدا ھوں گے جو نظر و فکر کے لحاظ سے مسلم ھوں گے __________ ایسی لیڈر شپ پیدہ ہوگی جو ان اسلامی اصولوں سے ایک انچ بھی پیچھے ہٹنے کے لیے تیار نہ ہوگی جن کا بول بالا کرنے کیلئے اسلام اٹھا ہے _________ چاہے اسکیلیے سب مسلمانوں کو گھر بار،اولاد اور جانوں کو قربان کرنا پڑے _________ ایسی قیادت اسلامی اصولوں سے بے نیاز ہو کر کسی معاملہ میں بھی قوم کا فائدہ تلاش نہ کرے گی __________ قوم کے دنیوی فلاح کی خاطر وہ اسکی اخروی زندگی کو تباہ نہیں کرے گی __________ بلکہ خوف الٰہی کا رنگ ان پر غالب ہوگا

پارٹ 5

:::::: قومی حکومت پر سید مودودی کے اعتراضات

مسلمانان پاک وہند نے اسلامی حکومت کے قیام کے لیے ایک اور راستہ اختیار کیا کہ مسلم اکثریت کے صوبوں میں مسلمانوں کی اپنی حکومت قائم کی جائے پھر قومی حکومت بتدریج اسلامی حکومت میں تبدیل کی جائے . مسلمانان ہند کا یہ منصوبہ اسلامی انقلاب کے لیے قطعاً غیر مفید ثابت ھوا .

______ پاکستان کی نصف صدی سے زائد کی تاریخ اس کے ناکامی کا منہ بولتا ثبوت ہے

بانی جماعت اسلامی سید ابو الاعلیٰ مودودی نے اس کے ناکامی کے بنیادی وجہ اس وقت یوں بیان کردی تھی :

ایک قوم کے تمام افراد کو محض اس وجہ سے کے وہ نسلاً مسلمان ہیں حقیقی مسلمان فرض کرلینا اور یہ"" امید رکھنا کہ ان کے اجتماع سے جو بھی کام ہوگا ....اسلامی اصولوں پر ہی ہوگا پہلی اور بنیادی غلطی ہے _____انبوہ عظیم جس کو مسلمان قوم کھا جاتا ہے اس کا حال یہ ہے اس کے 999 فی ہزار افراد نہ اسلام کا علم رکھتے ہیں نہ حق اور باطل کے تمیز سے آشنا ہیں اور نہ ہی انکا اخلاقی نقطہ نظر اور ذہنی رویہ اسلام کے مطابق تبدیل ھوا ہے ___باپ سے بیٹے اور بیٹے سے پوتے کو بس مسلمان کا نام ملتا چلا آرہا ہے .اس لیے یہ مسلمان ہیں_____نا انھوں نے حق کو حق جان کر قبول کیا اور نہ باطل کو

باطل جان کر ترک کیا ہے ____ انکی اکثریت راے کے ہاتھ میں باگیں دے کر اگر کوئی شخص یہ امید رکھتا کہ گاڑی اسلام کے راستے پر چلے گی تو اسکی خوش فہمی قابل داد ہے "" _

(تحریک آزادی ہند اور مسلمان حصہ دوم ص 140)

سید مودودی نے مثال دے کر یوں سمجھایا :

جمہوری انتخاب کی مثال بلکل ایسی ہے جیسے دودھ کو بلو کر مکھن نکالا جاتا ہے اگر دودھ زہریلا ہو "" ہو سکا اس سے جو مکھن نکلے گا قدرتی بات ہے کہ دودھ سے زیادہ زہریلا ہوگا ____ اسی طرح سوسائٹی اگر بگڑی ہوئی ہو تو اس کے ووٹوں سے منتخب ہو کر وہی لوگ برسر اقتدار آئیں گے جو اس سوسائٹی کی خواہشات نفس سے سند مقبولیت حاصل کر سکیں گے ____ پس جو لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ اگر مسلم اکثریت کے علاقے ہندو اکثریت کے تسلط سے آزاد ہو جائیں اور یہاں جمہوری نظام قائم ہو جائے تو اس طرح حکومت الٰہی قائم ہو جائے گی ان کا گمان غلط ہے ____ دراصل اس نتیجہ میں جو کچھ حاصل ہوگا وہ صرف مسلمانوں کی کافرانہ حکومت ہوگی ____ اسکا نام حکومت الٰہی رکھنا اس پاک نام کو ذلیل کرنا ہے ""

(تحریک آزادی ہند اور مسلمان ص 142)

پاکستان کا مطلب کیا لَا إِلٰهَ إِلّا اللّٰه صرف جذباتی نعرہ تھا ____ جمہوری طریقہ سے لَا إِلٰهَ إِلّا اللّٰه کا نفاذ نہیں ہو سکتا ____

سید مودودی نے جمہوریت اور مسلمانوں کے مختلف جماعتوں پر جو اعتراضات کیے اس کے چند اقتباسات ملاحظہ فرمائیں :

ایک مسلمان کی حیثیت سے جب میں دنیا پر نگاہ ڈالتا ہوں تو مجھے اس امر پر اظہار مسرت کی کوئی وجہ """ نظر نہیں آتی کہ ترکی پر ترک ،ایران پر ایرانی اور افغانستان پر افغان حکمران ہیں ، مسلمان ہونے کے حیثیت سے میں : حکم الناس علی الناس للناس

(Government of the people by the people for the people)

کے نظریہ کا قائل نہیں ھوں کہ مجھے اس پر مسرت ہو میں اس کے حکم اللہ علی الناس بالحق

(Rule of Allah on man with justice)

کا نظریہ رکھتا ہوں ــــــــ اس اعتبار سے میرے نزدیک انگلستان پر انگریزوں کی حاکمیت اور فرانس پر اہل فرانس کی حاکمیت جس قدر غلط ہے اسی قدر ترکی اور دوسرے ملکوں پر انکے اپنے باشندوں کی حاکمیت بھی غلط ہے بلکہ اس سے زیادہ غلط ،اس لیے کہ جو قومیں اپنے آپ کو مسلمان کہتی ہیں ان کا اللہ کے بجاے انسانوں کے حاکمیت اختیار کرنا اور بھی زیادہ افسوس ناک ہے غیر مسلم اگر ضالین کے حکم میں ہیں تو یہ اس طرز عمل کے بنا پر مغضوب علیھم کی تعریف میں آتے ہیں ــــــــ

مسلمان ہونے کی حیثیت میں میرے لیے اس مسلہ میں بھی کوئی دلچسپی نہیں ہے کہ ہندوستان میں جہاں مسلم کثیر التعداد ہیں وہاں ان کے حکومت قائم ہو جائے میرے نزدیک جو سوال سب اقدام ہے وہ یہ ہے کہ آپ کے اس پاکستان میں نظام حکومت کی اساس اللہ کی حاکمیت پر رکھی جائے گی یا مغربی نظریہ جمہوریت کے مطابق عوام کی حاکمیت پر ؟ ؟ اگر پہلی صورت ہے ہو تو یقیناً یہ پاکستان ہوگا ورنہ بصورت دیگر یہ ویسا ہی "" نا پاکستان ""

ہوگا جیسا ملک کا وہ حصہ جہاں آپ کی اسکیم کے مطابق غیر مسلم حکومت کریں گے ــــــــ بلکہ اللہ کی نگاہ میں یہ اس سے زیادہ ناپاک ، اس سے زیادہ مبغوض و ملعون ہوگا کیونکہ یہاں اپنے آپ کو مسلمان کہنے والے وہ کام کریں گے جو غیر مسلم کرتے ہیں ــــــــ اگر میں اس بات پر خوش ہوں کے یہاں """رام داس""" کی بجاے """ عبدللہ """ خدائی منصب پر بیٹھے گا تو یہ اسلام نہیں ہے ــــــــ بلکہ نرا نیشنلزم ہے اور یہ مسلم نیشنلزم بھی اللہ کی شریعت میں اتنا ہے ملعون ہے جتنا ہندوستانی نیشنل ازم ــــــــ مسلمان ہونے کی حیثیت سے میری نگاہ میں اس سوال کی بھی کوئی اہمیت نہیں کہ ہندوستان ایک ملک رہے یا دس ٹکڑوں میں تقسیم ہو جائے ــــــــ تمام روے زمین ایک ملک ہے ــــــــ انسان نے اسکو ہزاروں حصوں میں تقسیم کر رکھا ہے ــــــــ یہ اب تک کی تقسیم اگر جائز

تھی تو آئندہ مزید تقسیم ہو جائے تو کیا بگڑ جائے گا______یہ کونسا ایسا بڑا مسلہ ہے جس پر مسلمان ایک لمحہ کے لیے بھی غور وفکر میں اپنا وقت ضایع کریں ؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟

مسلمان کو تو صرف ایک چیز سے بحث ہے کہ یہاں انسان کا سر اللہ کے حکم کے آگے جھکتا ہے یہ حکم الناس کے آگے______اگر اللہ کے حکم کے آگے جھکتا ہے تب تو اسے اور زیادہ واسیع کیجئے______ ہمالیہ کی دیوار کو بیچ میں سے ہٹائیے______سمندر کو بھی نظر انداز کر دیجئے تاکہ ایشیا،افریقہ اور امریکہ سب ہندوستان میں شامل ہو سکیں اور اگر یہ حکم الناس کے آگے جھکتا ہے تو جہنم میں جائے ہندوستان اور اسکی خاک کا پرستار______ مجھے اس سے کیا دلچسپی کہ یہ ایک ملک رہے یا دس ہزار ٹکڑوں میں بٹ جائے______اس بت کے ٹوٹنے پر تڑپے وہ جو اسے معبود سمجھتا ہو مجھے تو اگر کہیں ایک مربع میل کا رقبہ بھی مل جائے جس میں انسان پر اللہ کے سوا کسی اور کی حاکمیت نہ ہو تو میں ______ اس کے ایک زرہ خاک کو ہندوستان بھر سے زیادہ قیمتی سمجھوں گا

مسلمان ہونے کے حیثیت سے میرے نزدیک یہ امر بھی کوئی قدر
وقیمت نہیں رکھتا کہ ہندوستان کو انگریزی امپیریلزم سے آزاد کرایا جائے______انگریز کی حاکمیت سے نکلنا تو صرف لا الہ کا ھم معنی ہوگا_____فیصلہ کا انحصار محض اس نفی پر نہیں ہے بلکہ اس پر ہے کہ اس کے بعد اثبات کس چیز کا ہوگا______اگر آزادی کے یہ ساری لڑائی صرف اس لیے ہے ....اور مجاہدین حریت میں کون صاحب یہ جھوٹ بولنے کی ہمت رکھتے ہیں کہ اس لیے نہیں ہے ....کہ امپیریلزم کے الٰہ کو ہٹا کر ڈیموکریسی کے الٰہ کو بت خانہ حکومت میں جلوہ افروز کیا جائے تو مسلمان کے نزدیک در حقیقت اس سے کوئی فرق بھی واقع نہیں ہوتا______لات گیا منات آگیا______ایک جھوٹے خدا نے دوسرے جھوٹے خدا کی جگہ لے لی______باطل کی بندگی جیسی تھی ویسی ہی رہی______کون مسلمان اسکو آزادی کے لفظ سے تعبیر کر سکتا ہے ؟؟؟؟

اس وقت ہندوستان میں مسلمانوں کی جو جماعتیں اسلام کے نام سے کام کر رہی ہیں فی الواقع اسلام کے معیار پر ان کے نظریات ، مقاصد اور کارناموں کو پرکھا جائے تو سب کے سب جنس فاسد نکلیں گی

______خواہ مغربی تعلیم وتربیت پائے سیاسی لیڈر ہوں یہ قدیم طرز کے مذہبی رہنما دونوں راہ حق سے ہٹ کر تاریکیوں میں بھٹک رہے ہیں ______ ایک دماغ پر ہندو کا ہوا سوار ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ ہندو امپیریلزم کے چنگل سے بچ جانے کا نام نجات ہے اور دوسرے گروہ کے سر پر انگریز کا بھوت مسلط ہے وہ انگریزی امپیریلزم کے چنگل سے بچ جانے کو نجات سمجھ رہا ہے _____ ان میں سے کسی کی نظر بھی مسلمان کی نظر نہیں ورنہ یہ دیکھتے کہ اصلی شیطان یہ ہے نہ وہ ، اصلی شیطان غیر اللہ کی حاکمیت ہے اس سے نجات نہ پائی تو کچھ نہ پایا ________ لڑنا ہے تو اسکو مٹانے کے لیے لڑو، جو تیر چلانا ہو اس ہدف کی طرف باندھ کر چلاو _______

جس قدر قوت صرف کرنی ہے اسے محو کرنے پر صرف کردو________ اسکے سوا جس کام میں بھی تم ________ اپنی مساعی صرف کروگے وہ پراگندہ اور رائیگاں ہو کر رہے گا

مغربی طرز کے لیڈروں پر تو چنداں حیرت نہیں کے ان بیچاروں کو قرآن کی ہوا تک نہیں لگی ________ مگر حیرت ہے ان علماء پر جن کا رات دن کا مشغلہ ہی قال اللہ اور قال الرسول ہے ، سمجھ نہیں آتی کے آخر ان کو کیا ہوگیا ہے ؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟ یہ قرآن کو کس نظر سے پڑھتے ہیں کہ ہزار بار پڑھنے کے بعد بھی انہیں اس قطعی اور دائمی پالیسی کے طرف رہنمائی نہیں ملتی جو مسلمان کے لیے اصولی طور پر مقرر کردی گئی ہے ________ جن مسائل کو انھوں نے اہم قرار دے رکھا ہے قرآن میں ہمیں انکی فروئی اور ضمنی اہمیت کا بھی نشان نہیں ملتا اور جن معملات پر بے چین ہو کر انھوں نے دلی میں آزاد مسلم کانفرنس منعقد فرمائی اور تڑپ تڑپ کر تقریریں کیں اس نوعیت کے معملات کہیں اشارتاً بھی قرآن مجید میں زیر بحث نہیں آتے برعکس اسکے قرآن حکیم میں ھم دیکھتے ہیں کہ نبی پر نبی آتا ہے اور ایک ہی بات کی طرف اپنی قوم کو دعوت دیتا ہے :

یا قَوۡمِ اعۡبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمۡ مِنۡ إِلَٰهٍ غَيۡرُهُ """""""""""!"""""""""

((ھود/61

_"""" اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں """"

اسلامی تحریک کے ہر رہنما نے ہر ملک اور ہر زمانے میں وقتی اور مقامی مسائل کو نظر انداز کر کے """"""
اسی ایک مسلہ کو اگے رکھا، اسی پر اپنا زور صرف کیا تو اس سے صرف یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ ان کے
نزدیک یہ مسلہ ام المسائل تھا اور وہ اسی کے حل پر پر زندگی کے تمام مسائل کا حل موقوف سمجھتے تھے
""""""""

(تحریک آزادی ہند اور مسلمان)

: سید مودودی کے قلم سے مختلف اعتراضات کا جواب

انتہائی افسوس کا مقام ہے کے 1947 ء کی تحریک میں مسلمانان ہند قوم پرستی کے جنون میں مبتلا تھے
انہوں نے سید مودودی کو قوم کا دشمن سمجھا جو انکے خیال میں قوم کے طاقت کو منتشر کر کے قومی مفاد کو
نقصان پوھنچا رہا تھا_ مختلف قسم کے
_ اعتراضات کیے گیے_انہوں نے وضاحت کے ساتھ ہر سوال کا جواب دیا

کسی نے مسلم لیگ کے حمایت کے لیے یوں دلیل دی کہ اس وقت مسلمانان ہند دو فتنوں میں ____ 1
مبتلا ہیں_ اول کانگرس کی وطنی تحریک کا فتنہ اور دوم مسلم لیگ کی مسلم نیشنلزم کی تحریق_ دونو
تحریکیں اسلام کے خلاف ہیں مگر انسان جب دو بلاؤں میں مبتلا ہو تو چھوٹی بلا کو قبول کر لینا چاہیے_
یقیناً مسلم لیگ کے تحریک کانگرس کے مقابلہ میں کم فتنہ ہے کیا اس صورت میں ھم مسلم لیگ کے حق
میں ووٹ نہ دیں ؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟

: سید مودودی صاحب نے کیا خوب جواب دیا

آپ ذرا وسیع نظر سے دیکھیں ان دو فتنوں کے علاوہ آپ کو اور بوہت سے اخلاقی، تمدنی، مذہبی، """"""""""
سیاسی اور معاشی فتنے نظر آئیں گے جو اس وقت مسلمانوں پر ہجوم کیے ہووے ہیں_یہ ایک فطری سزا
ہے جو اللہ کے طرف سے ہر اس قوم کو ملا کرتی ہے جو کتاب اللہ کے حامل ہونے کے باوجود اس کے

اتباع سے منہ موڑے ________ اس سزا سے اگر مسلمان بچ سکتے ہیں تو وہ صرف اس طرح کہ اپنے
_ """"""""""" اصلی اور بنیادی جرم سے باز آجائیں

: پھر سید مودودی نے اپنی جماعت کا مقصد قیام یوں بیان فرمایا

"" یہ جماعت کسی ملک یا قوم کے وقتی مسائل کو سامنے رکھ کر وقتی تدابیر سے انکو حل کرنے کے لیے
نہیں بنی ہے اور نہ اس کے بنائے قیام یہ قاعدہ ہے کہ پیش آمدہ مسائل کو حل کرنے کے لیے جس وقت
جو اصول چلتے نظر آئیں ان کو اختیار کر لیا جائے _ اس جماعت کے سامنے صرف ایک ہی عالمگیر اور ازلی و
ابدی مسلہ ہے کہ انسان کی دنیوی فلاح اور اخروی نجات کس چیز میں ہے پھر اسکا ایک ہی حل اس
جماعت کے پاس ہے کہ تمام اللہ کے بندے صحیح معنوں میں اللہ کے بندگی اختیار کریں اور اپنی پوری
انفرادی اور اجتمائی زندگی کو اسکے تمام پہلوؤں سمیت ان اصولوں کے پیروی میں سپرد کر دیں جو اللہ
کے کتاب اور اسکے رسول ﷺ کے سنت میں پاے جاتے ہیں _ ہمیں اس حل کے سوا دنیا کی کسی
دوسری چیز سے قتعاً کوئ دلچسپی نہیں ہے _ اور جو شخس بھی ہمارے ساتھ چلنا چاہتا ہو اسے لازم ہے کہ
ہر طرف سے نظر ہٹا کر پوری جمعیت خطر کے ساتھ اس شاہراہ پر قدم جماے چلتا رہے اور جو شخس اتنی
ذہنی و عملی یکسوی بہم نہ پوھنچا سکے ، جس کے ذہن کو اپنے ملک یا اپنی قوم کے کے وقتی مسائل بار بار
اپنی طرف کھینچتے ہوں اور جس کے قدم بار بار ڈگمگا کر ان طریقوں کی طرف پھسلتے ہوں جو دنیا میں آج
رائج ہیں ، اسکے لیے مناسب یہ ہے کہ پہلے ان ہنگامی تحریکوں میں جا کر اپنا دل بھر لے ________

(تحریک آزادی ہند اور مسلمان ص 227)

کسی نے اعتراض کیا کہ اگر تمام مسلمان اسمبلیوں سے پرہیز کریں گے ہو سکا پھر سیاسی حیثیت ______ 2
سے مسلمان تباہ ہو جایں گے ____ اس سیاسی تباہی سے بچنے کے لیے آپ کیا تجویز کرتے ہیں ہو سکا سید
: مودودی نے اسکو یوں سمجھایا

مسلمانوں میں بتدریج تھوڑی تھوڑی تعداد میں پاک اور اعلی درجہ کے لوگ ذہین ہماری دعوت """" قبول کریں گے اور جب تک صالحین کا یہ گروہ منظم ہوکر ایک طاقت بنے اس وقت تک غلط کار مسلمانوں کی عظیم اکثریت وہ سارے کام کرتی رہے گی جن کے نہ کرنے سے آپ سمجھتے ہیں کہ مسلمانوں کا قومی مفاد خاک میں مل جائے گا_ البتہ اگر یہ سارے کام ہوتے رہے اور صرف وہی کام نہ ھوا جس کے طرف ھم بلا رہے ہیں اور اگر ھم بھی امر حق اور اسکے تقاضوں سے آنکھیں بند کرکے محض قوم اور اس کے مفاد کے فکر میں ان باطل کاریوں کے طرف دوڑتے چلے جایں جو آج اسلام اور مسلم مفاد کے نام سے ہو رہی ہیں تو یقین جانیے کے اسلام کو جھنڈا ہو سکا خیر کیا بلند ہوگا مسلمان قوم اس ذلت و خواری اور اس پستی کے گڑھے سے کبھی نہ نکل سکے گے جس میں وہ یہودیوں کی طرح صرف اس لیے مبتلا ہوئی ہے کہ اللہ کی کتاب رکھتے ہوے اس نے کتاب کا منشاء پورا کرنے سے منہ موڑا ہے """"______

(تحریک آزادی ہند اور مسلمان ص 232)

سید مودودی کے دلائل مسلمانان ہند کو متاثر نہ کر سکے ________ انھوں نے مسلم لیگ کے قیادت میں پاکستان حاصل کر لیا مگر 65 سال زیادہ کا عظیم عرصہ گزر جانے کے باوجود پاکستان میں اسلام نافذ نہ ھوا__________ کتنے دکھ کی بات ہے کہ دلائل اور مشاھدے کے باوجود بعض علماء اب بھی جمہوریت ہی کے ذریعے اسلام نافذ کرنا چاھتے ہیں _________ خود جماعت اسلامی سید مودودی کی زندگی ہی میں اپنا راستہ تبدیل کر گئی اور جمہوری قافلے میں شریک ہو گئی جس کی تباہ کاریوں کے آگے اس نے انتہائی مشکل سے بند باندھا تھا_________

انا للہ وانا الیہ راجعون

6 پارٹ

لَاإِلٰهَ إِلَّا اللھ وہ کلمہ توحید ہے جو انسان کو غیر اللہ کی بندگی سے نکل کر اکیلے اللہ کو معبود برحق تسلیم کرواتا ہے_ یہ دین اسلام کا پہلا سبق ہے اس کے اقرار کا مطلب یہ ہے کے اب انسان کی ساری زندگی صرف اللہ ہی کی بندگی میں گزرے گی_ اسکی نماز، اسکا روزہ غرض ہر عبادت یہ گواہی دے گی الہ صرف اللہ کی ذات ہے_ اطاعت وبندگی صرف اسی عرش عظیم کے مالک کے لائق ہے_ اس کے علاوہ کوئی اور حاکم اور الہ نہیں ہے_ اسکے دین کے علاوہ ہر ہر قانون اور ہر نظام پاؤں تلے روند دیے جانے کے قابل ہے_ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللہ کا یہ پیغام اللہ کی بڑائی کے ساتھ دنیا کے باطل الٰھوں سے عداوت، دشمنی اور برات کا اعلان ہے_ اللہ پر ایمان اور باطل الٰھوں سے دشمنی کا عہد اصل میں لَاإِلٰهَ إِلَّا اللھ ہے_ اسی عہد کے لیے انبیا جیسی برگذیدہ شخصیات نے تکالیف برداشت کیں اور جب انھوں نے تلوار اٹھائی تو بھی اسی مسلہ کے لیے اٹھائی___

قارئین کرام! بتائیے کیا آج زبان سے لَاإِلٰهَ إِلَّا اللھ کا اقرار کرنے کے باوجود اطاعت انگریزی قانون کی کالی کتابوں کی نہیں کی جا رہی ہے ؟؟؟؟؟

قرآن وحدیث صرف گھر بیٹھ کر تلاوت کے لیے ہے یا مسجد میں جا کر لوگوں کو سنانے کے لیے، ملک میں قانون وہ نہیں جو رب العالمین نے نازل کیا_ کون رب ال عالمین ؟؟؟؟؟_ وہ رب العالمین جس کے حکم سے زمین وآسماں اپنی جگہ قائم ہیں_ جس کے حکم سورج طلوع ہوتا، چاند چمکتا اور

ستارے جگمگاتے ہیں ۔ جس کے حکم پر بے آباد اور بنجر زمین پر پودے اگتے ہیں اور آسمان پرندے اڑتے ہیں ۔ وہ رب العالمین جس کے حکم پر انسان کا دل دھڑکتا ہے اور خون پورے جسم میں دوران کرتا ہے ۔ آنکھیں دنیا کے حسین چیزوں کو دیکھتی ہیں کان خوبصورت آوازیں سنتا ہے ۔ جب کائنات کا مالک بھی وہی ہے تو اسی کو الٰہ بھی ماننا پڑے گا ۔۔۔ ماننا پڑے گا کہ قانون سازی کرنا اسی کے لائق ہے وہی انسانوں کے لیے حلال و حرام کے پیمانے مقرر کرتا ہے صرف وہی ہے ہر حال میں جسکی اطاعت کرنی ہے ۔ محمّد رسول ﷺ اللہ کی اطاعت کا ذریعہ ہیں ۔۔۔ بتائیے کیا آج ہمارے ملک میں اس رب ذوالجلال کا قانون نافظ ہے ؟؟؟؟؟ کیا ہمارے اس ملک کے اپنے اپنے حلال و حرام نہیں ہیں ؟؟؟؟؟ جس کی پابندی اسکی عدالت بھی کرتی ہے اور وکلا بھی اسی کا واسطہ دے دے کر لوگوں کو حقوق دلواتے ہیں ۔۔۔۔۔۔ پولیس اور فوج بھی اسی قانون کی محافظ ہے اور اسمبلی کے اراکین بھی اسی کے تحفظ کا حلف اٹھاتے ہیں ۔۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ کو رب بنانا مگر اسکی نازل کردہ شریعت کو کو قانون نہ سمجھنا اور رسول ﷺ کی لائی ہوئی ہدایت کو پابند نہ ہونا اللہ کے نزدیک اتنا بڑا جرم ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی قسم اٹھاکر ایسوں کے ایمان کے نفی فرماتا ہے :

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

((النساء 655

"" نہیں (اے محمّد) تیرے رب کی قسم یہ مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے اختلافات میں یہ تم کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں ۔ پھر جو کچھ تم فیصلہ کرو اس پر اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہ محسوس کریں بلکہ سر بسر تسلیم کر لیں ""

بعض علما کرام ہمارے ملک میں قائم نظام جمہوریت کے ہمایت کرتے ہیں ۔۔۔۔۔۔۔ جمہوریت کو اسلام ثابت کرنے کے لیے بعض کتابیں بھی لکھی گئیں ہیں ۔۔۔

رانا محمّد شفیق پسروری صاحب نے """ اسلام اور جمہوریت """ نامی کتاب لکھی جس کے بارے میں کہا

گیا کہ """ اس سے ان شکوک و شبہات کا ازالہ ہو سکے گا جو جمہوریت کے بارے میں کچھ حلقوں میں موجود ہیں"""

مگر حقیقت یہ ہے کوئی عالم دین ایک شرعی دلیل بھی ایسی نہیں رکھتا جس سے پاکستان میں رائج جمہوریت کو اسلامی ثابت کیا جاسکے_ جمہوریت میں حصہ لینے والے علماء کرام بھی اس بات پر متفق ہیں کے اللہ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت کے منافی قانون سازی نہیں ہو سکتی

__________ پروفیسر ساجد صاحب فرماتے ہیں :

" جس طرح کسی بھی جمہوری ملک اس کے بنیادی آئین کے منافی قانون سازی نہیں ہو سکتی_ اسی طرح ایک مسلمان جمہوری ملک میں پارلیمنٹ تو کجا پوری قوم مل کر کجا پوری قوم مل کر اور متفقہ طور پر بھی کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ سے ہٹ کر کوئی ضابطہ نہیں بنا سکتی_ نہ ایسا ضابطہ وقانون کی کوئی حیثیت ہے_____

یہ بات بھی پیش نظر رہنی چاہیے ہر ملک کا جمہوری نظام اسکے بنیادی آئین کے تابع ہوتا ہے_ ھم مسلمانوں کا بنیادی آئین کتاب وسنت ہے _ ھم ایسی جمہوریت کے قطعاً قائل نہیں جو کلی یا جزوی طور پر کتاب وسنت کے منافی ہو_____

(اسلام اور جمہوریت ص 15)

محترم بشیر انصاری صاحب لکھتے ہیں :

" طرز حکومت کے بارے میں کتاب وسنت نے بنیادی رہنمائی ضرور فرمائی ہے کہ کوئی پارلیمنٹ اور کوئی ادارہ کتاب وسنت کے خلاف قانون سازی نہیں کر سکتا_ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ }}""

[یوسف : 67]

""" حکمرانی صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے

(اسلام اور جمہوریت ص 19)

آایں اس بات کا جائزہ لیں کے ہمارے ملک میں چلنے والی "" جمہوریت "
عرف عام اور خاص سمجھی جانے والی سیکولر فکر ہے یا وہ شورائیت پر مبنی نظام جس پر ان علماء نے قرآن وسنت کی پابندی کی شرط عائد کی ہے ___ علماء حقہ قرآن وسنت سے قانون کے جس تضاد اور تصادم کو کفر قرار دیتے ہیں اس کے چند شواہد پیش خدمت غور فرمایے کہ کیا وہ ہمارے ملک میں رائج جمہوریت میں موجود نہیں ہیں ______ اگر ہیں تو
ہمرے ملک میں رائج جمہوریت اسلامی کیسے ??????

7 پارٹ

جمہوریت کا غیر اسلامی ہونا

:جمہوریت کی تعریف کی بناء پر 1

:جمہوریت کی تعریف یوں کی جاتی ہے

Government of the people, for the people, by the people

یعنی عوام کی حکومت ، عوام کے لیے، عوام کے ذاریعے

(اسلام اور جمہوریت ص 533)

یہ تعریف ہی کتاب و سنت کے منافی ہے _

اسی لیے علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں :

"" جمہوریت میں سب اختیارات

Mandate & power

کا سرچشمہ عوام ہیں اس لحاظ سے جمہورِیت اسلام کی شریعت اور اسلام کے عقیدہ کے منافی اور ضد ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے : إِنِ الْحُكْمُ إِلاَّ لِلَّهِ }[یوسف: 67] حکم وقانون چلانا صرف اللہ کا حق ہے ____""

(فتویٰ الشیخ ناصر الدین البانی)

جب جمہوریت اپنی تعریف کی روسے ہی اسلام کی بنیادی کے منافی ہے تو پھر یہ اسلامی کیسے ہو سکتی ہے ؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟

الشیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

"" اسلام زندگی کا کامل دستور العمل ہے _اس لیے دین ودولت (مذہب وریاست) کی کوئی تقسیم نہیں چناچہ اسلام نے جہاں عبادات و معملات کی تفصیلات پیش کین ہیں وہاں سیاست کے اصول وضوابط بھی واضح کر دیے ہیں ہیں ،،

جس کی روسے مروجہ وضعی نظام ہاے سیاست بشمول جمہوریت کی بنیادین اسلام کے مطابق نہیں ہیں _لہٰذا یہ نظام غیر شرعی ہے _اس لیے مسلمانوں کے ہاں تو یہ بحث ہی فضول ہے کہ ان نظاموں کا کتنا حصہ اسلامی ہے اور کتنا غیر اسلامی _کیونکہ جب بنیاد ہی غیر اسلامی ہو تو جزیات کے بارے میں ایسی بحث کی ضرورت نہیں ہوتی _کوے کو مور کے پر لگانے سے کوا مور نہیں بن جاتا .... چونکہ

حالات ایسے درپیش تھے کہ سیاسی طور پر اگر جمہوریت کے نعرے پسند کیے جا رہے تھے تو معاشی میدان میں اشتراکیت کے ______ لہٰذا بعض مسلمان دانشوروں نے اسلامی سیاست اور معیشت کو مقبول بنانے کے لیے اسلامی جمہوریت اور اسلامی اشتراکیت کی اصطلاحیں استعمال کیں ۔ اگرچہ مذکور بالا پیش کردہ انداز کو ایک معذرت ہی قرار دیا جا سکتا ہے ۔ کیونکہ اب ان اصطلاحوں کے بڑے گہرے منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں ۔ لہٰذا اب ہمارے نزدیک ایسی اصطلاحوں کا استعمال فائدہ کی بجائے نقصان ۔" دہ ہے اس لیے ان سے شدید پرہیز کرنا چاہیے

(اسلام اور جمہوریت ص 209)

مزید فرماتے ہیں

" لا دینی نظام کی بعض جزیات کو اسلامی شعارات کے مماثل قرار دینا کج فہمی ہے جو لوگ ووٹ کو بیعت پر ۔" قیاس کرنے کی جرات کرتے ہیں یہ جمہوریت کو اسلامی شوریٰ پر وہ اسلامی سیاست سے نابلد ہیں

(اسلام اور جمہوریت ص 213)

: اقتدار اعلی کے تصور کی بناء پر ۔2

: عبدالرحمان عبد الخالق کویتی رحمہ اللہ اسلام اور جمہوریت کا فرق یوں بیان کرتے ہیں

یاد رہے کے یہ وہ قوانین ہیں جو نظام جمہوریت پر مبنی اپنے اساسی دستوروں کے مطابق بالا دست اور" متقدر اعلی عوام کو قرار دیتے ہیں اور انہی کو طاقت واقتدار کا سرچشمہ سمجھتے ہیں بلکہ یوں کہتے ہیں کہ ان (قوانین) کے مطابق عوام ہی اصل حاکم ہوتے ہیں حالانکہ یہ اس اسلامی عقیدے کے بلکل الٹ ہے ۔ جس میں اقتدار اعلی کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور اسکی شریعت کو سب نظاموں پر بالا دستی حاصل ہے

إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ امر الا تعبدوا الا ایاه

۔"" فرمانروائی اللہ کے سوا کسی کی نہیں اس نے حکم دیا ہے کہ صرف اس کی عبادت واطاعت کرو

(اسلام اور جمہوریت ص ج 218)

کیا علما کرام کے ان دلائل سے یہ نہیں ہوتا کہ اسلام اور جمہوریت کی بنیاد ایک دوسرے کے الٹ ہے _ اب کوئی جمہوریت کی بنیاد کو اسلام کے مطابق ثابت نہیں کر سکتا تو کیا مشورہ اور شوریٰ جیسی جزیات کے مشترک ہونے سے جمہوریت اسلامی ثابت کی کی جا سکتی ہے ؟؟؟؟؟؟؟؟؟

: جمہوریت کو اسلامی ثابت کرنے کے لیے جو دلائل دیے گیے ہیں انکا خلاصہ یہ ہے

قرآن مجید حکم دیتا ہے کہ (امور حکومت میں) اے رسول ﷺ مسلمانوں سے مشورہ لے لیا کرو اور """""""
فرمایا کہ ان کی حکومت باہمی مشورہ سے ہے ___ معلوم ھوا کہ حکومت کے امور میں رائے عامہ کا
حاصل کرنا اور جمہور کے مشورہ کو اہمیت دینا لازمی ہے ___ موجودہ پارلیمانی طریقہ کار جو ہمارے ہاں
رائج ہے ،کا بطور مطالعہ کیا جائے تو اعتراف کرنا پڑے گا کہ یہ بہت حد تک اسلامی مشاورتی ، طریقہ کار کے
مطابق ہے ___ بنیادی خوبی یہ ہے کہ اس میں موجود ہر رکن کو اپنا مافی الضمیر بیان کرنے اور باہمی
مشاورت کے ساتھ فیصلہ کرنے کا مکمل حق اور موقع فراہم کیا گیا ہے _ قرون اولیٰ کے مسلمان اسلام
کے شورائی جمہوری نظام کی روح سے سرشار ہو کر انسانی مساوات ، اخوت ، احترام ، تعاون علی البر ، غیر
مسلموں کے ساتھ فیاضانہ سلوک ، وعدہ وفائی عہد وپیماں کے پاسداری ، چھوٹے بڑے قائد ومقتدی کے
برابری اور عدل وتقویٰ کے معیار حق کو ہمیشہ مقدم رکھتے تھے ___ اعلان حق سے نہ کبھی خد گھبراتے
اور نہ حق کی شنوائی میں کبھی تردّد کرتے اور اپنے غیر سب کے لیے ان کا معیار ایک ہی تھا ___ انہیں
معلوم تھا اسلام کے شورئ جمہوری نظام کا یہی تقاضا ہے """""" ______

(اسلام اور جمہوریت)

یقیناً اسلام میں مشاورت ، عدل و
تقویٰ ، اخوت اور احترام سب کچھ موجود ہے ____ مگر کیا ان جزیات کے ملنے سے جمہوریت اسلامی بن سکتی ہے ؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟

جمہوریت میں اسلام ہی اصل حاکم ہیں ___ جبکہ اسلام میں اقتدار اعلیٰ کا مالک اللہ تعالیٰ ہے ___ جب جمہوریت کی بنیاد ہی اسلام کے مطابق نہیں تو یہ نظام غیر شرعی ھوا ____ کوے کو مور کے پر لگانے سے کوا مور نہیں بن سکتا _____

جب یہ علما بھی جمہوریت کے اس تعریف کا اقرار کرتے ہیں : """ عوام کی حکومت ، عوام کے لیے ، عوام کے ذریعے """ (اسلام اور جمہوریت ، صفہ 53) تو پھر ایک سیکولر فکر پر اسلام کی پابندی کی شرط ٹھونس کر اسے اسلامی بنانے کی ضرورت آخر کیوں پیش آئی ؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟

کیا اسلام اس فکر کا سہارا لیے بغیر معاذ اللہ اس قابل نہ تھا کہ خد کو واضح کر سکے ؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟

اسی فکر کے بنا پر تو پیپلز پارٹی نے قوم کو یہ نعرہ دیا تھا :

1__ اسلام ہمارا دین ہے __

2__ جمہوریت ہماری سیاست ہے __

3__ طاقت کا سرچشمہ عوام ہیں __

44__ سوشلزم ہماری معیشت ہے __

جب عوام کی حکومت ہی جمہوریت ہے تو ایسی جمہوریت کو

""" اسلامی جمہوریت """ کہنا کیسے جائز ہے ؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟

یقیناً علم کو اپنی سیاست و معیشت واضح کرنے کے لیے ان غیر شرعی اصطلاحات کی ضرورت نہیں

3____ سیکولر پارٹیوں سے اتحاد کی بناء پر :

جمہوریت کے ایک بڑی خرابی یہ بھی ہے کہ اس میں سیکولر پارٹیوں تک سے اتحاد کرنا پڑتا ہے ____ قومی اتحاد کی تحریک نظام مصطفٰے ہو یہ کاروانِ نجات یا متحدہ مجلس عمل کا معاملہ ہو اسلام کے دعویدار

جماعتوں نے شرکیہ اورکفریہ عقائد کے حامل جماعتوں کے ساتھ اتحاد کیا____ کیا ایسے عقائد کے حاملین کے ساتھ اسلام اتحاد کی اجازت دیتا ہے ؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟

: علامہ ناصر الدین البانی رحمتہ اللہ لکھتے ہیں

اتحاد کا مطلب طرفین میں کچھ ایسے امور پر اتفاق ہونا جس کی بابت دونو ایک دوسرے کے پشت """""" پناہی کریں یہ اتحاد اسلام میں حرام ہے""""""" ______

: اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ """""""

(سورہ ھود/113)

اور جو لوگ ظالم ہیں ان کی طرف مائل نہ ہونا_____ نہیں تو تمہیں دوزخ کی آگ آلپیٹے گی اور """""" """"""" اللہ کے سوا تمہارا کوئی کارساز نہ ہوگا پھر تم مدد نہیں کیے جاوگے _

مزید براں یہ کبرات اتحاد کے لوازم میں یہ بات یہ ایک دوسرے سے اظہار قربت و مودت کریں جبکہ یہ امر اسلامی عقیدہ """الولاء والبراء """ میں خلل انداز ہوتا ہے______ یہ الولاء (اللہ کے دوستوں سے دوستی) اورالبراء (اللہ کے دشمنوں کے ساتھ براءت) ایمان کی کی زنجیر کے مطبوط ترین جوڑ ہیں ______

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

"""""" وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ """"""

(ال مائدہ / 51)

"""" اورتم میں سے جو شخص ان سے دوستی کرے گا وہ انہی میں سے ہوگا """"______

: رسول ﷺ نے فرمایا

((المرء مع من احب))

"" آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرے ""

(فتویٰ ال یخ البانی رحمتہ اللہ)

پارٹ 8

کیا اس ملک میں اللہ تعالیٰ کی حکمرانی ہے ؟؟؟؟؟؟؟؟؟

بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ ہمارے ملک میں قائم نظام جمہوریت کو ایک قانون کے زریعہ کتاب و سنت کے تابع کر دیا گیا ہے____ پھر ملک میں رائج نظام کے درج ذیل معملات کا کیا جواب ہے ؟

: شرک کے سر پرستی 1

اسلام معبودان باطلہ کے عبادت اور اطاعت سے دستبردار ہو کر اللہ کے بندگی کرنے کا نام ہے _ لا الہ الا اللہ اسلام کی بنیاد ہے _ یہ توحید کا اعلان سب انبیاء کا دین ہے _ یخ الاسلام محمد بن عبدل وہاب رحمتہ

اللہ کے کتاب التوحید، کشف الشبھات اور امام ابن تیمیہ رحمتہ اللہ کے زیارت القبور کا مطالعہ کیجیے ، آئمہ دین اپنی تحریرات میں اس مسلہ کو کثرت سے بیان کرتے ہیں _ حافظ صلاح الدین یوسف کے کتاب یا اللہ مدد پڑھیے یا مبشر احمد ربانی صاحب کی کتاب کلمہ گو مشرک یا مرکزی جمیعت اہل حدیث اسلام آباد کے شائع کردھ حافظ مقصود صاحب کی کی کتاب مزاروں اور درباروں کے شرعی حیثیت ، یہی مسلہ بڑے اچھے انداز سے بیان کیا گیا ہے _ چند حوالہ جات ملاحظہ فرمایے !

حافظ صلاح الدین یوسف لکھتے ہیں :

"(بہت سی قرانی) آیات میں اللہ نے شرک کے مذمت کی ہے _ اسے ظلم عظیم قرار دیا ہے اور اس کی وجہ سے تمام اعمال کے باطل ہونے کی خبر دی ہے _ شرک کی اتنی مذمت کیوں کے گئی ہے ؟ اس لیے کہ وہ ناقابل معافی جرم ہے اگر ایک مشرک نے دنیا میں ہی شرک سے توبہ نہ کی اور توحید کا راستہ نہ اپنایا اور شرک کرتے کرتے فوت ہو گیا تو اس کے لیے معافی کی کوئی صورت نہیں _ اس کے لیے جہنم کی دائمی سزا ہے _ جیسے کافر اللہ کو نہ ماننے والا ہمیشہ جہنم میں رہے گا ، ایسے ہی اللہ کو ماننے کے باوجود شرک کرنے والا ہمیشہ جہنم میں رہے گا ان دونوں کو جہنم کے عذاب سے کبھی نجات نہیں ملے گی ، یہی وجہ ہے کے ہر نبی نے آکر اپنی قوم کو سب سے پہلے توحید ہی کا درس دیا اور شرک سے روکا ""

(یا اللہ مدد ص 30) مزید لکھتے ہیں :

توحید الوہیت میں شرک بہت عام رہا ہے مشرکین عرب کا شرک بھی یہی ہے اور آج کل کے نام نہاد مسلمانوں کے اندر بھی اس شرک کے مظاھر عام ہیں " (یا اللہ مدد ص 34)

ال شیخ عبدالعزیز بن باذ رحمتہ اللہ لکھتے ہیں کہ

" اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے سے بندہ مرتد ہو جاتا ہے "

(فتاویٰ دارلآفتاء ص 14 ج 2)

: محمد منیر قمر سیالکوٹی رحمہ اللہ ترجمان شریعت کورٹ (الخبر_ سعودی عرب) لکھتے ہیں

حقیقت یہی کہ کم از کم عقیدہ توحید تو ھم خانقاہوں پر ہی لٹا رہے ہیں _ نذریں ان کے لیے مانی جاتی " ہیں جبکہ غیر اللہ کے نام کی نزر ماننا شرک ہے _ قبروں کا طواف کیا جاتا ہے _ مزاروں پر جانور زبح کیے جاتے ہیں _ قسمیں انھیں کی کھائیٰ جاتی ہیں اور مشکل کے وقت فریادیں انھیں سے کی جاتی ہیں جبکہ یہ تمام شرکیہ امور ہیں اورجہاں شرک آگیا وہاں سے توحید کی دولت اٹھ گئی اور جو گوہر توحید سے تہی _" دست ہو گیا وہ سمجھ لے کے اسکا سب کچھ لٹ گیا

(ھفت روزہ اہل حدیث جلد 28 شمارہ 17 ص 24)

: جناب عبدل قیوم ظہیر لکھتے ہیں

میں یہ بات پورے وثوق سے کہتا ہون کہ اگر حکمران طبقہ نے مزاروں پر ہونے والی خرافات پر توجہ "" نہ دی تو پاکستان پر عذاب الہی آنے سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی ،،،،،،،،،،، مشرک اپنے خالق کو بھول کر غیر اللہ کے دربار کو اپنی امیدوں کا مرکز و محور بنا بیٹھا ہے _ حکمران ٹولہ بھی خانقاہوں اور درباروں کا اسیر ہے اور قومی خزانے سے کروڑوں روپیہ ان قبروں پر لگا رہا ہے اور عوام ہیں کہ وہ بھی _"" اس راہ شرک پر بے ھنگم اور بے فکر دوڑتے چلے جا رہے ہیں

(ھفت روزہ اہلحدیث جلد 27 شمارہ 34 ص 19)

بتائیے جس نظام میں مزاروں پر غیر اللہ کو سجدے ہوتے ہوں ، انہیں مشکل کشا اور حاجت روا کہا جاتا ہو _ پھر ان خانقاہوں کا انتظام وانصرام اس ملک کے وزیر اوقاف کرتے ہوں جنہیں اس " خدمت اسلام " پر عند اللہ ماجور ہونے کی بھی پوری پوری امید ہو کیا اس نظام میں حاکمیت اللہ کی ہو گی ؟ ؟ ؟ ؟ ؟ شرک کے حاملین ریڈیو ، ٹیلی وژن اور کتب کے ذریعے آزادی کے ساتھ شرک وکفر کی دعوت دیتے ہیں _

: محمد زبیر عقیل فاضل مدینہ یونیورسٹی کا سوال آج بھی ہمارے لیے لمحہ فکریہ ہے ، لکھتے ہیں

اب ہمیں دیکھنا یہ ہے انبیاء کرام الیھم السلام نے سب سے پہلے جس برائی قبروں خاتمہ کیا وہ شرک " کی بیماری تھی تاکہ اللہ کے حقوق پر ڈاکہ نہ ڈالا جا سکے ، آج جب کہ 360 تو کیا ہزاروں بت پوجے جا رہے ہیں کیا اس بت پرستی کے موسم میں بہار میں صحیح اسلامی نظام قائم ہو سکتا ہے اور کیا وہ بھی اسلامی نظام کہلوا سکتا ہے جس میں اسلام کی بنیادی اکائی توحید کی نفی ہو رہی ہے ، اور کیا اللہ کی وحدانیت سے انحراف کر کے کسی اور مسلے پر وحدت امت ہو سکتی ہے ؟؟؟؟؟؟..........اگر کوئی جماعت اپنی داخلی پالیسی میں اسلام کے اہم رکن سے منحرف ہے تو وہ کس طرح اور کون سے اسلام کی دعویدار ہے ؟؟؟؟؟؟

(ھفت روزہ جلد 28 شمارہ 4 ص 19)

: فحاشی کی سرپرستی ______2

رسول ﷺ نے فرمایا :

" مرد مرد کے ستر کو نہ دیکھے اور عورت ، عورت کے ستر کو نہ دیکھے اور نہ مرد ، مرد کے ساتھ برہنہ ایک کپڑے میں لیٹے اور نہ عورت ، عورت کے ساتھ برہنہ ایک کپڑے میں لیٹے "_(صحیح مسلم)

: حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ لکھتے ہیں

اس سے واضح ہے کہ اسلام کس طرح بے حیائی کے دروازے بند کرنا چاہتا ہے _ جب ایک مرد کا مرد "" کے ساتھ اور عورت کا عورت کے ساتھ بغیر کپڑے کے لیٹنا منع ہے تو مرد و عورت کے بے باکانہ اختلاط کو اسلام کس طرح گوارہ کر سکتا ہے ؟ جو مغرب میں عام ہے یہی اخلاق باختہ ثقافت (بلکہ کثافت) ٹیلی وژن کے ذریعے اسلامی ملکوں میں پھیلائی جا رہی ہے _ مغرب زدہ حکمران اس گندگی ، بے حیائی اور

اخلاق باختگی کو """"ثقافت """" باور کروا رہے ہیں اللہ ان حکمرانوں سے اسلامی ملکوں کو نجات عطا فرمائے "آمین

(مترجم ریاض الصالحین)

اس بات کو آپ یوں سمجھیں کہ آپ نے محلوں اور بازاروں میں فحاشی اور عریانی کی تعلیم دینے والی پاکستانی اور انڈین فلموں کے اڈے "" ویڈیو سنٹرز"" ضرور دیکھے ہونگے ۔ ان میں سنسر قوانین سے جواز کی باقاعدہ سند یافتہ "" قانونی "" فلمیں بھی ہیں ۔ اگر آپ غلاظت سے لتھڑی ہوئی فلموں کو بزور بند کروانے کی کوشش کریں تو قانون کے رو سے آپ نے ویڈیو سینٹرز کے مالکان کو ان کے " جائز"کاروبار سے منع کر کے قانون کا "تقدس " پامال کیا اور قانون کی رو سے آپ نے ایسا کر کے جرم کیا ۔ اگر کوئی با اختیار افسر " مذہبی شوق " میں فحاشی پھیلانے والے سینما گھروں کے " جائز"کاروبار میں رکاوٹ ڈالے تو قانون کی رو سے اس نے ""معزز"" شہریوں کو ہراساں کرنے اور اختیارات کے ناجائز استعمال کا جرم کیا ۔ اللہ کے دین میں یہ جرم ضرور ہوگا مگر قانون پاکستان کی نظر میں یہ ہرگز جرم نہیں کہ فلم انڈسٹری میں شوٹنگ کے کے دوران ایک جوان مرد ایک خوبصورت جوان لڑکی کے ساتھ رقص کرتا ہے اور لپٹتا ہے ، گندگی کے یہ سین (مناظر) رکارڈ کرانے میں قانون اس کی راہ میں حائل نہیں ہے بلکہ فلم کو انڈسٹری قبروں درجہ حاصل ہے ۔ کتاب وسنت میں پردے کا حکم ہے جبکہ سینما گھروں میں جو کچھ دکھایا جاتا ہے وہ اللہ کے احکامات کی واضح مخالفت بلکہ بغاوت ہے ۔ اپنی فلموں اور گانوں کے ذریعہ لوگوں کو فحاشی پر ابھارنے والی فلم ایکٹرس نورجہاں اور فلم ایکٹر دلیپ کمار کو اس ملک کے صدر رفیق تاڑنے تمغہ امتیاز دیا ۔ کون نہیں جانتا کہ ان معملات میں قرآن کی آیات نہیں قانون کی دفعات معتبر ہیں ؟ پھر بتائیے اس نظام میں قرآن کا مسجد کے علاوہ کونسا مقام رہ جاتا ہے ؟ یہ کہنا کیسے درست ہوگا کہ قرار داد مقاصد کو آئین کہ حصہ بنانے کے بعد اب اس نظام میں حاکمیت صرف اللہ کی ہے ؟؟؟؟؟؟؟؟

---

3 ۔۔۔۔ سودی نظام کی سرپرستی :

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

(278) یٓاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَذَرُوۡا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰٓوا اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ
فَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلُوۡا فَاۡذَنُوۡا بِحَرۡبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ ۚ وَاِنۡ تُبۡتُمۡ فَلَکُمۡ رُءُوۡسُ اَمۡوَالِکُمۡ ۚ لَا تَظۡلِمُوۡنَ وَلَا تُظۡلَمُوۡنَ
(279)

اے ایمان والو! اللہ سی ڈرواور جو سود باقی ہے اسے چھوڑ دو اگر تم مومن ہو_ پس اگر اگر تم ایسا"""""""
نہ کروگے تو اللہ اور اسکے رسول کی طرف سے اعلان جنگ ہے ، اور اگر توبہ کرلو تو اصل ذر لینے قبروں
""""""" تمھیں حق ہے ، نہ تم ظلم کرو نہ تم پر ظلم کیا جائے گا

(البقرہ)

رسول ﷺ نے فرمایا :

اللہ تعالیٰ نے سود کھانے والے ، سود کھلانے والے ، سود کا گواہ بننے والے اور سود کا کھاتہ لکھنے والے ""
_""کاتب ، سب پر لعنت فرمائی ہے

(احمد، ابوداؤد، ترمزی ، نسائی)

بتائیے کیا اس ملک میں بھی حاکمیت اللہ ہی کی ہے جو ملک اللہ اور اسکے رسول ﷺ سے اعلان جنگ کرنے والے سودی بنکوں کی فلک بوس عمارتوں پر مسلم بنک کا لیبل لگاے اور قانونی تحفظ یافتہ جوے اور لاٹری کو اخبارات کے صفحہ اول کی زینت بناے ؟؟؟؟؟؟؟

غیر اسلامی تعزیرات کا نفوز_4 :

اسلامی تعزیرات اور اسلامی قوانیں کے مقابلے میں اس ملک کے اپنے قوانین ہیں_ قانون بنانے ، سکھانے ، اس کی تشریح کرنے اور تمام معملات میں اس کے ساتھ فیصلہ کرنے اور اسے فیصل منوانے

کے لیے کئی ادارے قائم ہیں _ علماء اسلام کے مقابلے میں ان کے قانون کے ماہرین کے لیے ترقی ،
اقتدار اور دولت وعزت کے دروازے کھلے ہیں _ دین اسلام کو زندگی کے اجتمائی گوشوں سے دھکیل نجی
زندگی کے چند معاشرتی معملات تک محدود کر دیا گیا ہے ، اس ملک کی وزیر آعظم نے اسلامی سزاؤں کو
وحشیانہ سزائیں کہا ، قاتل ، چور ، زانی اور شرابی کے لیے اس ملک میں اسلامی سزائیں نافظ نہیں ہیں _
عورت کے لیے سزاے موت منسوخ کر دی گئی _ پھر یہاں اگر کسی واضح مشرک (ایسا کھلا مشرک جس
کے بارے میں عالم ربانی فتویٰ صادر کر دے) شخص کی بے دین.یوی کسی توحیدی عالم دین کے درسِ
توحید سے متاثر ہو کر توحید قبول کر لے اور استبراء بطن (یعنی پیٹ صاف ہونے) کے بعد شریعت کے
مطابق بغیر طلاق لیے کسی موحد سے نکاح کر لے تو قانون پاکستان کی رو سے ایسی عورت """ نکاح پر نکاح
"" کی مجرمہ ٹھرے گی اور واپس اسی مشرک کے ساتھ زندگی گزارنے پر مجبور کر دی جائے گی _ نیز اس
نیک عورت کے عظیم نیکی یعنی نکاح کر کے اسے تحفظ دینے والا اسکا موحد شوہر "" زنا کا مجرم "" قرار دے
کر سزا بھگتنے پر مجبور کیا جائے گا _ الغرض عدالتوں کے لیے قانون وہ نہیں جو رب العالمین نے نازل
فرمایا _ یوں اللہ کے دین حقہ کو دین نصاریٰ کی طرح ریاست سے جدا کرنے کے باوجود کیا یہ کہا جا سکتا
ہے کہ اس ملک میں کوئی قانون قرآن وسنت کے خلاف نہیں بنایا جا سکتا ؟ ؟ ؟ ؟ ؟ اگر ایک مسلمان
بصیرت سے کام لے تو اسے قدم قدم پر ایسے قوانین دیکھنے کو ملیں گے جو پکار پکار کر کہ رہے ہوں گے کہ
___ ھم قرآن وسنت کے پابند نہیں

: بلکہ وقتاً فوقتاً ان کی اپنی عدالتیں قانون وقت کے غیر اسلامی ہونے کی شہادت دیتی ہیں

مسٹر تنزیل الرحمان کی سربراہی میں وفاقی شرعی عدالت نے 14 نومبر 1991 ___________ 1
ء کو 157 صفحات پر مشتمل یہ فیصلہ دیا کہ "" بینک کا سود یعنی بینک کی جانب سے کھاتہ داروں کو دی
جانے والی اصل زر سے زائد رقم اور قرضوں پر اصل زر سے زائد وصول کی جانے والی تمام رقوم سود ہیں
____ اور قرآن وسنت کے مطابق ہر طرح کا سود قطعاً حرام ہے

سودی نظام کو غیر قانونی قرار دینے کے بعد وفاقی شرعی عدالت نے 24 کے لگ بھگ ان قوانین یا ان کی مختلف دفعات کو غیر قانونی قرار دے کر انہیں قوانین کی کتب سے حرف کرنے کا حکم دیا اور حکومت کو ہدایت کی کہ وہ 3 جون 1992ء تک ان قوانین کی جگہ نئے قوانین وضع کر کے اسمبلی سے باضابطہ طور پر پاس کروانے کے بعد انہیں پاکستان بھر میں نافذ کرے تاکہ قرآن وسنت کے احکامات پورے طور پر نافذ ہوں اور اسلامی جمہوریہ پاکستان میں سودی نظام اپنی تمام اشکال سمیت اپنے آخری انجام تک پوہنچ سکے ورنہ یکم جولائی 1992ء کو یہ تمام قوانین خد بخود کالعدم ہو جائین گے _

اسلامی جمہوری اتحاد کے وزیر اعظم (جو شریعت کے نفاذ کے وعدے پر برسر اقتدار آئے تھے) نے یکم جولائی 1992ء سے چند روز قبل فیصلہ کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل دائر کر دی اور فیصلہ پر عملدرآمد کو رکوا دیا اور وہ آج تک پہلی غیر اسلامی شکل میں جوں کا توں قائم ہے ____

2____________ جب مسٹر بھگوان داس نے بطور قائم مقام چیف جسٹس آف پاکستان سپریم کورٹ کا حلف اٹھایا تو شاہد اورکزئی اور مولوی اقبال نے سپریم کورٹ میں رٹ دائر کر دی _ جسے سپریم کورٹ نے یہ کہ کر خارج کر دیا کہ شق (203) سی کے تحت وفاقی شرعی عدالت کے ججوں کا مسلمان ہونا ضروری ہے باقی کسی اور عہدے کے لیے یہ پابندی نہیں _

(نوائے وقت 14 جولائی 2007)

گویا عدالت ہی نے یہ فیصلہ کر دیا کہ وفاقی شرعی عدالت کے علاوہ تمام عدالتی نظام شریعت کا پابند نہیں ہے بلکہ آئین پاکستان کا پابند ہے ___ وفاقی شرعی عدالت کا قیام بذات خود اس بات پر شاہد ہے کہ باقی تمام عدالتین غیر شرعی ہیں __________

9 پارٹ

جمہوریت کی حمایت میں بعض علماء عرب کے فتویٰ کی حقیقت :

جمہوری عمل میں حصہ لینے والے علماء اپنی حمایت میں بعض عرب علماء کے فتاویٰ بھی نقل کرتے ہیں _ اس مقام پر یہ سمجھنا چاہیے کہ شریعت اسلامیہ میں علماء کے فتاویٰ جات کی بنیاد ہمیشہ فتاویٰ کا تناظر (حالات و واقعیات) ہی بنتا ہے _ لہٰذا یاد رہے کہ ہمارے ملک اور عبدالرحمان عبدالخالق کویتی حفظہ اللہ الشیخ صالح الاعثیمین

رحمتہ اللہ عبدالعزیز بن باز رحمتہ اللہ اور ناصر الدین البانی رحمتہ اللہ کے ممالک کے حالات و واقعیات

قطعی مختلف ہیں _ سب سے پہلے تو یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ سعودی عرب جیسے ملک میں آئین کا مرجع (وہ کسوٹی جس پر ہر چھوٹا بڑا جھگڑا لوٹایا جائے) اور ماخذ و مصدر (وہ مقدس مسودہ جس سے تمام تمام قوانین پھوٹیں اور جس سے ہر شعبہ ء زندگی سے متعلق قوانین بنائے جائین) اللہ کی وحی یعنی قرآن و سنت ہے ، چناچہ معاملہ شورائیت کا ہو یا بلدیاتی انتخابات وغیرہ کا ، یہاں بادشاہ کے لیے بھی اسے وحی سے مستند کیے بغیر چارہ نہیں _ اور حقِ رائے دہی (ووٹ کا حق) بھی صرف اور صرف اس شخص کو حاصل ہے جسے اللہ قبروں قرآن اوررسول ﷺ کا فرمان درجہ مسلم پر فائیز کرتا ہے _ برعکس سعودی عرب کے پاکستان جیسے جیسے ملکوں میں آئین کا مرجع و ماخذ ، اللہ کی وحی کا ہونا ، نا ہونا صرف بعید از تصور ہے بلکہ حقیقی جمہوریت میں اس بات کی گنجائش ہی کہاں پائی کہ جمہور کا حق حکمرانی وحی کا محتاج ہو اورجہاں اسلام اور مسلم کی تعریف اللہ کی وحی سے نہیں بلکہ قومی مفادات اور اسمبلی کی اکثریت کی رضامندی واتفاق سے مشروط ہے _

پھر ان علماء کے ہاں ایسی جماعت موجود ہو گی جس کی داخلی پالیسی اسلام کے سب سے اہم رکن عقیدہ توحید کے مطابق ہو گی اسی لیے ان کے ہر فتوے میں تائید حق ، انکار باطل اور داعیان اِلی اللہ کے ساتھ وابستگی کا ذکر ہے ان علاقوں میں عقیدہ توحید کے حاملین کثیر ہیں اور شرک کے مظاھر ہرگز اس طرح کھلے ہووے نہیں ہیں جس طرح پاکستان میں اعلانیہ اور دلیری کے ساتھ سرکاری سرپرستی میں قائم ہیں _ پاکستان میں کوئی ایک جماعت بھی ایسی معروف نہیں ہے جو اللہ کی توحید کی بنیاد پر الولاء (اللہ کے دوستوں سے محبّت) والبراء (اللہ کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی) کا مظاہرہ کر رہی ہو

لہٰذا یہ کہنا کہ "" جب دیندار یا اسلام پسندوں کا مقابلہ دین بیزار یا سیکولر لوگوں سے ہو تو اس وقت ووٹ نہ اڈے صرف ووٹ کا ضیاء نہیں ہوتا بلکہ باالواسطہ بے دین لوگوں کو فائدہ پہنچانا ہوتا ہے "" ہمارے معاشرے پر صادق نہیں آتا _

:جماعت اسلامی کی موجودہ صورتحال

ہمارے ملک میں موجود مذہبی سیاسی جماعتوں کے حالات قابل افسوس ہیں _ انھوں نے نہ صرف سیکولر جماعتوں سے اتحاد کیا بلکہ قوم کی اکثریت کو راضی کرنے کے لیے اکثر عقائد کو قربان کیا ____ بطور مثال جماعت اسلامی کو ہی دیکھئے ____

اگرچہ جماعت اسلامی کا آغاز ایک اصولی جماعت کی حیثیت سے ھوا تھا اور اس نے 1947 ء میں تحریک پاکستان، مسلم لیگ کی سیاست اور جمہوریت کے بارے میں واضح اور صحیح موقف اختیار کیا مگر افسوس کہ وہ سنت رسول کے مطابق انقلاب اسلامی کے فطری راستے پر چلتے رہنے کی بجاے ہر مختصر راستے پر چل نکلی اور اور کوئی شارٹ کٹ جماعت کی قیادت نے نہیں چھوڑا _ جمہوریت کو لات منات قرار دینے والے اور نظریہ جمہوریت کی بناء پر عوام کی حاکمیت پر قائم پاکستان کو ناپاکستان کہنے والے جمہوریت کے چمپین بن گیے ___

: دستور جماعت اسلامی میں یہ عقیدہ لکھا ھوا ہے

اللہ کے سوا کسی سے دعا نہ مانگے کسی کی پناہ نہ ڈھونڈے ، کسی کو مدد کے لیے نہ پکارے ، کسی کو "" خدائی انتظامات میں ایسا داخیل اور زور آور نہ سمجھے کہ اس کی سفارش سے قضاے الٰہی ٹل سکتی ہو کیونکہ اللہ کی سلطنت میں سب بے اختیار ہیں رعیت ہیں خواہ وہ فرشتے ہوں یا انبیاء و اولیا _ اللہ کے سوا کسی کے اگے سر نہ جھکاے ، کسی کی پرستش نہ کرے کسی کی نظر نہ دے _ ""

الیکشن میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ قوم کی اکثریت کو راضی کیا جائے لہٰذا ایسے شاندار طریقے سے دعوت حق کی ابتدا کرنے والوں کو جمہوریت کے چکر میں یہ کہنا پڑا :

کراچی میں 15 جون کی شام مولانا مودودی اپنی قیام گاہ مقام قائدین میں عام ملاقاتیوں کے سوالات " کے جوابات دے رہے تھے _ مولانا نے کہا کہ جماعت اسلامی شیعہ حضرات کے مخالف نہیں ہے اور

اس سلسلہ میں کوئی غلط فہمی باقی نہیں رہنی چاہیے ، اہل تشیع کئی موقع پر جماعت کے ساتھ تعاون کر چکے ہیں _ اور جماعت اسلامی نے گذاشتہ 23 سالوں میں شیعہ برادری کے خلاف کوئی کام نہیں کیا _

مختلف فرقوں کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہووے مولانا نے کہا کہ جماعت اسلامی میں اہل حدیث ، بریلوی ، دیوبند ، اور شیعہ تمام فرقوں کے لوگ شامل ہیں اور ان میں کبھی کوئی جھگڑا نہیں ھوا _ ہر شخص اپنے مسلک کے مطابق عمل کرتا ہے _ اگر جماعت اسلامی برسر اقتدار آگئی تو ہر فرقے پیروکاروں کو اپنے مسلک پر عمل کرنے کی پوری آزادی ہوگی _ کچھ بی خبر لوگ کسی علم کے بغیر دور ہی سے یہ کہ کر لوگوں کو ڈرا رہے ہیں کہ جماعت اسلامی برسر اقتدار آنے کے بعد نذر و نیاز اور مزاروں پر پھول چڑھانے پر پابندی لگا دے گی _

(روزنامہ جسارت کراچی 17 جون 1970 بحوالہ حبل اللہ نمبر 10 صفحہ نمبر 35)

سید مودودی صاحب حشمت علی صاحب کے نام ایک خط میں لکھتے ہیں :

" جماعت اسلامی میں ہر فرقے کا مسلمان اپنے مسلک پر قائم رہتے ہووے اسلام کی سربلندی اور اسلامی نظام کے قیام کے مقصد کی خاطر دوسرے مسلکوں کے مسلمانوں سے مل کر کام کر سکتا ہے _ میں نہ آپ سے شیعہ مسلک چھوڑنے کا مطالبہ کرتا ہون اور نہ آپ مجھ سے سنی عقیدہ و مسلک چھوڑنے کا مطالبہ کریں _ سنی اور شیعہ ہوتے ہوے بھی ھم مسلمان ہیں اور اسلام کی خدمت مل کر کر سکتے ہیں _ آپ خلافت راشدھ کو قبول نہیں کر سکتے نہ کیجئے _ کوئی آپ سے مطالبہ نہیں کرتا کہ آپ پہلے تین خلفا کو مان لیں "" _

(مکاتیب سید اعلی مودودی حصہ دوم صفحہ نمبر 277)

ایران کے شیعہ رہنما خمینی کی کتاب " حکومت اسلامیہ " کا اردو ترجمہ جماعت اسلامی کے ادارے اسلامی اکادمی منصورہ لاہور نے شائع کیا _ اکادمی کے ڈائریکٹر جماعت اسلامی پنجاب اور مرکزی شوریٰ کے رکن سید اسعد گیلانی نے "" عراق ایران جنگ "" نامی کتاب لکھی _ لکھتے ہیں :

ایران کے اسلامی انقلاب نے ملت اسلامیہ ایران کو صدیوں کے نیند سے بیدار کرکے اسے آغاز اسلام ""
کے مسلمانوں جیسے ایمانی جوش وجذبہ سے معمور کر دیا ہے _ امام خمینی کی قیادت نے ان میں روح
حیدری وکراری پھونک دی ہے اور انہیں جنگ بدر وحنین کے مجاہدین اسلام کے نقش قدم پر چلنے کا فن
_ سکھا دیا ہے _ جہاد اب ملت ایران کا راستہ ہے اور شہادت اس ملت کی آرزو ہے

ایران قبروں انقلاب ایک اسلامی انقلاب ہے اور یہ پورے عالم اسلام کا سرمایہ ہے اگر خدانخواستہ
عالمی کافر طاقتیں اسے ناکام کرنے میں کامیاب ہو گئیں تو پھر اسلامی انقلاب اور اسلامی نظام کا نام لینا
_ مشکل تر ہو جائے گا

(عراق اور ایران جنگ)

: ایران کے "" اسلامی انقلاب "" کے قائد خمینی کا عقیدہ ملاحظہ فرمائیں ! وہ لکھتے ہیں

امام اپنے منصب کے لحاظ سے بہت بلند مقام پر فائز ہوتا ہے اور اس کی ولایت کائناتی ہوتی ہے _ یعنی "
اس کائنات کا زرہ زرہ اس کے حکم واقتدار کے اگے سرنگوں ہوتا ہے _ ہمارے مذھب کی بنیادی
تعلیمات میں یہ عقیدہ موجود ہے کہ کوئی بھی آئمہ کے مقام معنویت تک نہیں پہنچ سکتا چاہے وہ مقرب
"" _ فرشتہ ہو یا نبی مرسل

(حکومت اسلامیہ)

.بتائیے ایسے عقائد کے حاملین کے کے انقلاب کو اسلامی انقلاب کیسے کہا جا سکتا ہے ؟ ؟ ؟ ؟ ؟ ؟ ؟ ؟

جمہوریت کے چکر میں ملک کی اکثریت کو اپنا ھم نوا بنانے کے لیے جماعت اسلامی کے رھنماؤں نے
اپنے ایمان اور عقیدہ کو عوام کی خوشنودی کی بھینٹ چڑھا دیا _ جماعت اسلامی کے لیڈر پروفیسر غفور
احمد صاحب نے الیکشن کے دوران المعرؤف "" بابا فرید گنج شکر "" اور امام بری "" کے مزار پر جاکر چادر
: چڑھائی اور دستر بندی کی اور ایک بیان میں انہوں نے کہا

_ "" جماعت اسلامی میں عقائد کی کوئی پابندی نہیں اور میں خود بریلوی مسلک سے تعلق رکھتا ہون "

(ھفت روزھ طاہر لاہور جلد نمبر 5 شمارہ 31 روزنامہ نواے وقت 19 فروری 1977)

جماعت اسلامی کے امیر میاں طفیل محمّد نے علی ہجویری کی تصنیف "کشف ال مجوب ""کا اردو ترجمہ کیا :_ دیباچہ اول میں لکھا

مولانا مودودی ہی سے سن رکھا تھا کہ اہل طریقت میں علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش ایک صحیح " الخیال اور بہت بلند مرتبہ بزرگ تھے _ جنھیں اس کوچہ کے سبھی لوگ مقتدا مانتے ہیں اور ان کی تصنیف """کشف ال مجوب """ اس فن میں سند کا درجہ رکھتی ہے ،،،،،،،،،، مجھے حکومت نے چھ ماہ کے لیے جیل میں بند کردیا _ میری اس نظر بندی میں کارپردازان حکومت کے پیش نظر جو چیز بھی ہو وھ تو اب ان کے اور خدا تعالیٰ کے درمیان معاملہ ہے لیکن میرے حق میں لاہور سے پکڑ کر سنٹرل جیل منٹگمری (حال ساہیوال) پوھنچایا جانا سلمان فارسی رضی اللہ کا فارس سے پکڑ کر مدینہ پوھنچاے جانے کے مترادف ثابت ھوا _ ہوا یہ خ جب جیل کی لائبریری کی فھرست میرے سامنے لائی گئی تو اس میں کشف المجوب شامل تھی _ میں نے اس کو نکلوا کر پڑھنا شروع کیا _ چند ہی صفحات پڑھنے کے بعد یہ بات میرے دل میں مسلط ہو گئی کہ جیسے بھی مجھ سے ہو سکے مجھے اس کتاب کو دوسرے بندگان خدا تک پوھنچانے کی کوشش کرنی چاہیے _ اپنی انفرادی زندگی کو اسلام کے معیار انسانیت کے مطابق ڈھالنے کے لیے آدمی کے سامنے جس باتوں کو آنا چاہیے وہ تقریباً سب کی سب اور اجتمائی زندگی کے سدھارنے اور اصلاح کے لیے جن باتوں کی ضرورت ہے ان میں سے بھی بہت سی اس کتاب میں قرآن مجید، حدیث شریف اور صحابہ کرام ، ائمھ دین اور دوسرے نامور بزرگوں کے اقوال کی مدد سے اس مؤثر طریقے سے بیان کردی گئی ہیں کہ اگر اس کتاب کو عام لوگوں کے لیے قابل فھم بنا دیا جائے تو آدمی کی """_ کایا پلٹ دینے والی کتابوں میں سی ایک نادر کتاب ہے

(کشف المجوب ، اسلامی پبلی کیشنز لمیٹڈ صفحہ 26 تا 28)

حالانکہ اس کتاب میں حل مشکلات اور کسب فیض کے کے لیے مزاروں پر چلہ کشی کرنے کا درس موجود ہے میاں طفیل صاحب کی مترجم کتاب کے دیباچے میں یہ واقعہ بھی موجود ہے :

معین الدین اجمیری اور المعروف خواجہ فرید الدین گنج شکر نے کسب فیض کے لیے آپ کے مزار پر چلہ
: کے بعد رخصت ہوتے وقت یہ شعر کہا

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا

ناقصان را پیر کامل کاملاں را رہنما

ترجمہ : علی ھجویری خزانے بخشنے والا، پوری دنیا کا فیض، اللہ کے نور کا مظہر، گنہگاروں کے لیے پیر کامل
_ اور کاملین (گناہوں سے پاک اللہ کے اولیا) کے لیے رہنما ہے
_ اسی کتاب سی آپ کی گنج بخش کے نام سے شہرت ہوئی
(کشف المحجوب مترجم میاں طفیل محمّد)

اس کتاب کے چند حوالے ملاحظہ فرمائیں : (صفحات نمبر ضیا ال قرآن پبلیکیشنز لاہور کی شائع کردہ کتاب
"" مترجم ابو ال حسنات محمد قادری "" کے مطابق ہیں)

1_____ اور مجھے (یعنی علی بن عثمان جلابی کو) بھی ایک دفع ایسا واقعہ گزرا میں نے اس امید پر
بہت کوشش کی کہ کسی طرح یہ واقعہ حل ہو مگر حل نہ ھوا_ اور ایک دفع اس سی قبل ایسا واقعہ
پیش آیا تو میں مزار حضرات بایزید کا اس وقت تک مجاور بنا رہا جب تک وہ حل نہ ھوا_ آخر وہ حل ہوگیا
_ اس دفعہ بھی وہاں کا قصد کیا اور تین بار مزار پاک کی مجاورت کی تاکہ حل ہو_ مگر حل نہ ھوا_ ہر
_ روز تین بار غسل کیا_ تیس بار وضو کیا اور امید کشف میں رہا مگر بلکل انکشاف نہ ھوا

(صفہ 171)

بتائیے حل مسائل کے لیے قبروں کی مجاوری کی کتاب و سنت میں کیا دلیل ہے ؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟

2______ حسین بن منصور حلاج جس نے آنا الحق (میں اللہ ہوں) "کہا اور کفر کی پاداش میں قتل
: کیا گیا_ اس کی تعریف یوں کرتے ہیں

دیکھتے نہیں کہ حضرت شبلی، حسین بن منصور کی شان میں کیا فرما رہے ہیں _ آپ کا اعلان ہے میں """ اور حسین بن منصور الحلاج ایک ہی طریق پر کاربند ہیں مگر مجھے میرے دیوانہ پن نے آزاد کر دیا اور حسین بن منصور کو اس کی عقلمندی نے ہلاک کر دیا _ اگر (معاذاللہ) وہ بے دین ہوتے تو شبلی یہ نہ فرماتے کہ میں اور حلاج ایک چیز ہی ہیں _ حضرت محمّد بن خفیف نے فرمایا کہ حسین بن منصور حلاج عالم ربانی تھے اور ایسے ہی اداروں نے بہت کچھ تعریف کی اور انھیں بزرگ بتایا _

(صفحہ 302)

بتائیے کیا ""آنا الحق"" کا دعویٰ کرنے والے کی تعریف کرتے ہووے اسے عالم ربانی کہنا جائز ہے ؟

3________ ابو الحسن بن الحواری کے بارے میں لکھتے ہیں: آپ نے ابتدا میں علم حاصل فرمایا حتیٰ کہ اماموں کے منصب جلیل پر پوھنچے اس کے بعد اپنی تمام کتابیں اٹھا کر دریا برد فرما دیں اور کہا میرے لیے بہترین دلیل اور میرا رھبر تو ہے جب تو میرے لیے کافی ہے تو اشتغال بالدلیل (علمی مشغولیت) وصل الی اللہ (حصول قرب الٰہی) کے لیے محال ہے _

(صفحہ 203)

سوچئے کیا علم سی یہ دشمنی دین داری ہے ؟؟؟؟؟؟؟؟؟

2________ پردے کے بارے میں اسلامی احکامات سامنے رکھتے ہووے یہ وقعہ پڑھیے :

ایک دفعہ حضرات احمد بن خضرویہ اور ان کی زوجہ فاطمہ دونوں با یزید کے سامنے آگیے _ حضرات """ فاطمہ نے نقاب ہٹا دیا اور حضرات با یزید سی بی حجابانہ گفتگو شروع کر دی _ حضرات احمد خضرویہ کو ان کی اس حرکت پر تعجب ھوا اور غیرت زوجیت آپ پر مستولی ہوئی _ فرمانے لگے : """ فاطمہ ! جس بی حجابی سی تم با یزید کے سامنے باتیں کر رہی ہو اس کی وجہ مجھے معلوم ہونی چاہیے "_ حضرات فاطمہ نے فرمایا : احمد ! تم محرم طبیعت ہو اور با یزید محرم طریقت، تمہارے ذریعہ میری آتش حرص وہوا کا علاج ہوتا

ہے اوران کے ذریعہ خدا رسی ہوتی ہے اوراس کی دلیل یہ ہے کہ با یزید مجھ سی بی نیاز ہے اور تم میرے محتاج ہو ـ""

غرضیکہ فاطمہ ہمیشہ حضرات با یزید کے سامنے بی حجابانہ رہتیں اور نھایت بی تکلفی سے کلام فرماتیں ـ ایک روز حضرت با یزید کی نظر فاطمہ کے ہاتھ پر پڑی ، دیکھا مہندی لگی ہوئی ہے ، فرمانے لگے : " فاطمہ ! ہاتھ میں مہندی لگا رکھی ہے ـ "" فاطمہ نے فرمایا : " با یزید! جب تک آپ کی نظر میرے ہاتھ پر نہ پڑی تھی ، میرا آپ کے ساتھ رابطہ بی حجاب تھا ، اب جبکہ آپ کی نظر مجھ پر پڑنے لگی اب آپ سے بے حجابی حرام ہے ـ "پس اسی روز واپس ہو گئیں ـ

(صفحہ 256)

ایسی کتاب کی تعریف کی وجہ قوم کی اکثریت کو راضی کرنے کے سوا کیا ہو سکتی ہے ـ مسلمان کو مسلمان بن کر اسلام سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ وہ اسلام اور کفر میں تمیز کر سکے جو اسلام اور کفر میں تمیز نہ کر سکے اس کا اسلام کیسا اور وہ مسلمان کیسا ؟ ؟ ؟ ؟ ؟ ؟ ؟ ؟ ؟

کیا یہ جماعت اسلامی کی انتہائی دینی پستی کی دلیل نہیں ہے کہ 17 نومبر 2000 ء کو منصورہ میں انھوں نے سکھ یاتریوں کو عشائیہ دیا اور جماعت اسلامی کے مرکزی ترجمان امیر ال عظیم اور امیر پنجاب حافظ محمّد ادریس نے کہا کہ سیکھون کا اور ہمارا دشمن مشترک ہے ، درد مشترک ہے ـ اخلاقی قدریں ایک ہیں ـ سکھ اور مسلمان دونوں توحید کے ماننے والے ہیں ـ ان قبروں عقیدہ ایک ہے ـ

(نوائے وقت 18 نومبر 2000 ء)

جماعت اسلامی کا ذکر بطور مثال کیا گیا ہے کیونکہ اس جماعت نے اس وقت کلمہ حق کہا تھا جب کلمہ حق کہنا بہت مشکل تھا ـ ورنہ دیگر مذہبی سیاسی جماعتوں کے حالات بھی قابل افسوس ہیں ـ مرکزی جمیعت اہل حدیث تک سرحد میں شرک کرنے والوں کے ساتھ مل کر مجلس اتحاد عمل قائم کرتی ہے اور حکومت میں شامل ہوتی ہے اور مسلم لیگ کے ساتھ مل کر اسلام کے نفاذ کی کوشش کرتی ہے ـ

1996ء میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کے مجلس شوریٰ کے اجلاس میں قائد مسلم لیگ کی موجودگی میں پروفیسر ساجد میر صاحب نے کہا: "ہماری مجلس شوریٰ نے آپ کا ساتھ دیا،،،،،،،،،،،،،،(تاکہ) آپ کی قیادت میں اسلام اورکتاب وسنت کی بالادستی کا جھنڈا لہرائے" _

(ھفت روزہ اہل حدیث جلد 27 شمارہ 26 صفہ 5)

بتائیے کیا ایسی جماعتوں کے ساتھ حق کی تائید، باطل کے انکار اور دائیاں الی اللہ کے ساتھ وابستگی کی بنیاد پر تعاون ہو سکتا ہے ؟ دین کی بنیادی دعوت توحید سے بیزار لوگوں کے لیے علماے عرب کے فتووں کو دلیل نہیں بنایا جاسکتا ہے _ سلفی علما تو خلاف شریعت قانون نافظ کرنے والوں کو کفار جانتے ہیں

الشیخ عبدللہ بن عبدل رحمان آل جبرین حافظ اللہ کا فیصلہ :

"ھم کہتے ہیں کہ جو کوئ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کرے (اللہ کے دین کو) ناقص یا حقیر جانتے ہووے یا یہ عقیدہ رکھے کہ دوسرا قانون اس کی نسبت زیادہ اصلاح کرنے والا اور نفع بخش ہے ،پس وہ کافر ہے اور ملت اسلامیہ سی خارج ہے _ اور جو لوگوں کے لیے اسلامی شریعت کے مخالف قانون بناتے ہیں تاکہ لوگ اس قانون پر عمل کریں یہ صرف اس وقت ممکن ہے ہے جب ان کا یہ عقیدہ بھی ہو کہ خلاف شریعت قانون مخلوق کے لیے زیادہ اصلاح کرنے کی صلاحیت رکھنے والا اور زیادہ نفع بخش ہے کیونکہ عقلی اور فطری طور پر یہ بات مسلم ہے کہ انسان ایک راستہ چھوڑکر اس کا مخالف راستہ اسی صورت اختیارکرتا ہے جب اسکا عقیدہ ہو کہ جس راستہ کو وہ اختیارکر رہا ہے وہ فضیلت والا ہے اور جسے چھوڑ رہا ہے وہ ناقص ہے _ ""

(آل فتاویٰ الشریعہ فی المسائل العصریعہ من فتاویٰ علما بلد الحرام _ صفحہ نمبر 80، 81)

الشیخ صالح فوزان الفوزان حافظ اللہ لکھتے ہیں :

جس حاکم نے شریعت اسلامیہ کو مٹایا اور گھڑے ہوے قانون کو اسکی جگہ نافذ کر دیا تو یہ اس بات کی "" دلیل ہے کہ وہ اس قانون کو شریعت سے بہتر اور زیادہ اصلاح کرنے والا سمجھتا ہے اور ایسا سمجھنا بلا شبہ ""_ کفر اکبر ہے جو ملت اسلامیہ سے خارج کر دیتا ہے اور توحید باری تعالیٰ کا الٹ ہے

(کتاب ال توحید صفحہ 40)

کیا جماعت اسلامی ،جمعیت اہل حدیث اور دیگر مذہبی سیاسی جماعتیں اس فتویٰ کو تسلیم کر کے اس طاغوت سے اعلان برآت کرنے کو تیار ہیں ؟

10 پارٹ

اللہ کے حکم کے منافی قانون سازی کرنے والا طاغوت ہے ؟؟؟؟؟؟؟

: عبدل خالق حفظہ اللہ کے قلم سے ___1

میں سب سے پہلے اس بات کا اعتراف کرتا ہوں کہ جمہوری نظام جو عوام کو حاکم اور اسکو تمام طاقتوں کا سرچشمہ قرار دیتا ہے ایک غیر اسلامی نظام ہے اور اسلام کی سب سے اہم خصوصیت اور سب سے بڑی بنیاد کے منافی ہے جو یہ ہے کہ بالا دست اور مقتدر اعلی اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس ہے سو ہر چھوٹی بڑی چیز پر اللہ ہی کی فرمانروائی قائم ہے _ اور اللہ کی شریعت کے خلاف فیصلہ کرنے والا طاغوت ہے اگر وہ اللہ کے فیصلے کو چھوڑ کر کسی اور کے فیصلے کو فوقیت دیتا ہے _ باوجودیکہ وہ جانتا ہے کہ یہ فیصلہ اللہ کی "" شریعت کے خلاف ہے تو وہ کافر ہے

(اسلام اور جمہوریت ص 220 (وہ کتاب جو جمہوریت کے حق میں لکھی گئی))

: امام محمّد بن عبدل وہاب رحمتہ اللہ کے قلم سے ________2

ہر وہ شخص طاغوت ہے جو اللہ کے سوا پوجا جاتا ہے اور وہ اپنی اس عبادت راضی ہے چاہے وہ معبود بن کے ہو، پیشوا بن کے یا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت سے بے نیاز، واجب ال اطاعت بن کے :_ طواغیت بہت سارے ہیں

پہلا طاغوت شیطان ہے جو غیر اللہ کی عبادت کی طرف بلاتا ہے _ اس کی دلیل یہ آیت ہے

اَلَمۡ اَعۡهَدۡ اِلَيۡكُمۡ يٰبَنِىۡۤ اٰدَمَ اَنۡ لَّا تَعۡبُدُوا الشَّيۡطٰنَ‌ ۚ اِنَّهٗ لَكُمۡ عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ

(سورہ یٰسین 600)

_"" اے بنی آدم کیا میں نے تم سے کہ نہ دیا تھا کہ شیطان کو نہ پوجنا وہ تمہارا کھلا دشمن ہے

_ دوسرا طاغوت وہ ظالم حکمران ہے جو اللہ کے احکام قوانین کی جگہ اور احکام لاتا ہے

: اس کی دلیل یہ آیات ہے

اَلَمۡ تَـرَ اِلَى الَّـذِيۡنَ يَزۡعُمُوۡنَ اَنَّـهُـمۡ اٰمَنُـوۡا بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ وَمَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ يُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ يَّتَحَاكَمُوۡۤا اِلَى الطَّاغُوۡتِ وَقَدۡ اُمِرُوۡۤا اَنۡ يَّكۡـفُرُوۡا بِهٖ ؕ وَيُرِيۡدُ الشَّيۡطٰنُ اَنۡ يُّضِلَّهُـمۡ ضَلٰلًاۢ بَعِيۡدًا

(النساء 600)

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو داویٰ کرتے ہیں کہ ھم اس کتاب پر ایمان لاے جو تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اور ان کتابوں پر جو آپ سے پہلے نازل کی گئی ہیں مگر چاھتے یہ ہیں کہ اپنے معملات کا فیصلہ کروانے کے لیے طاغوت کی طرف رجوع کریں حالانکہ انہیں طاغوت سے کفر کرنے کا حکم دیا گیا """"تھا_ شیطان انہیں بھٹکا کر راہ راست سے بہت دور لے جانا چاہتا ہے

(بضع رسائل ایشخ محمد بن عبدل وہاب ص 31)

: ایشخ عبدالعزیز بن عبدللہ بن باذ رحمتہ اللہ لکھتے ہیں _______3

علماء کا اجماع ہے کہ جو شخص یہ گمان کرے کہ غیر اللہ کا حکم، اللہ کے حکم سے اچھا یا کسی غیر کا" طریقہ رسول ﷺ کے طریقہ سے اچھا ہے تو وہ کافر ہے اسی طرح اس بات پر بھی علماء کا اجماع ہے کہ جو شخص یہ گمان کرے کے کسی کے لیے محمد رسول ﷺ کی شریعت سے خروج جائز ہے تو وہ کافر اور گمراہ ہے لہٰذا جو لوگ سوشلزم، کیمیونزم یا دیگر مخالف اسلام مزاھب باطلہ کی طرف دعوت دیتے ہیں وہ کافر اور گمراہ ہیں، یہود ونصاریٰ سے بھی بڑے کافر ہیں کیونکہ یہ ایسے لوگ ملحد لوگ ہیں کہ ان کا اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان ہی نہیں ہے ""۔

(مقالات وفتاویٰ الشیخ ابن باذ ص 117)

جو لوگ اللہ کی شریعت کو چھوڑ کر غیر شریعت سے فیصلہ کرتے، اسے جائز سمجھتے اور شریعت الٰہی کی روشنی میں فیصلہ کی نسبت اسے زیادہ بہتر سمجھتے ہیں تو بلا شک وشبہ وہ دائرہ اسلام سے خارج، کافر، ظالم اور فاسق ہیں """"۔

(مقالات ابن باذ ص 119)

ان نصوص کے نقطہ نظر سے (المائدہ 44) ہر وہ حکومت جو اللہ کی شریعت کے ساتھ فیصلہ نہیں کرتی اور اللہ کے حکم کے اگے نہیں جھکتی وہ حکومت جاہلیت کی حکومت ہے، کافرہ، ظالمہ، اور فاسقہ حکومت ہے۔ اللہ کے راستہ میں اس سے دشمنی اور بغض رکھنا اہل اسلام پر فرض واجب ہے اور ان سے محبت اور دوستی رکھنا ان پر حرام ہے حتیٰ کہ حکام اللہ وحدہ لا شریک پر ایمان لائیں اور شریعت کو حاکم بنائیں ""۔

(نقد القومیہ العربیہ، صفحہ 40)

3____________ فتح المجید کے مؤلف العلامہ الشیخ عبدل رحمان بن حسن آل الشیخ رحمتہ اللہ کے قلم سے، فرماتے ہیں:

""اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے علاوہ کسی سے فیصلہ کروانے والے شخص کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے پوری شریعت اسلامیھ کا انکار کر دیا ہو اور مزید براں یہ کہ اس نے غیر اللہ کو اپنی اطاعت میں شریک ٹھہرا لیا ہو۔ پس جو شخص اللہ اور رسول ﷺ کی مخالفت یوں کرتا ہو کہ وہ کتاب و سنت کے علاوہ کسی اور جگہ سے فیصلہ کرواتا ہے یا اپنی خواہشات کی تکمیل میں مگن ہے تو گویا اس نے عملاً ایمان اور اسلام کی رسی کو گردن سے اتار پھینکا ہے ۔ اس کے بعد خواہ وہ کتنا ایمان اور اسلام کا دعوہ کرے بیکار ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو جھوٹا قرار دیا ہے """ ۔

(ہدایتہ المستفید ج 2ص 1066 ۔1067)

: امام ابن کثیر کے قلم سے ________4

: اللہ نے فرمایا

اَفَحُكۡمَ الۡجَـاهِلِيَّـةِ يَـبۡغُوۡنَ‌ ؕ وَمَنۡ اَحۡسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكۡمًا لِّقَوۡمٍ يُّوۡقِنُوۡنَ

((المائدہ (50

"""تو کیا پھر وہ جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں حلانکہ جو لوگ اللہ پر یقین رکھتے ہیں ان کے نزدیک اللہ سے بہتر فیصلہ کرنے والا کوئی نہیں """ ۔

: اس آیت کی تفسیر کرتے ہوے امام ابن کثیر رحمت اللہ لکھتے ہیں

"""اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی تردید کرتا ہے جو اس کے ان احکام سے اعراض کرتے ہیں جن میں خیر ہی خیر ہے ۔ جن میں ہر کسم کے شر سے روکا گیا ہے اور ایسی آراء، اقوال اور اصطلاحات کی طرف رجوع کرتے ہیں جن کو ان لوگوں نے وضع کیا ہے جو شریعت اسلامیہ کی ابجد سے بھی واقف نہیں ہیں جیسے تاتاریوں نے چنگیز خان کی تقلید اور اس کی آراء کے مطابق فیصلے کرنے شروع کر دیے ۔ چنگیز خان نے یاثق کے نام سے ایک دستور مرتب کیا جو حقیقت میں مختلف مزاہب ۔ مثال کے طور پر یھودیت، نصرانیت اور ملت اسلامیہ سے اخز شدہ تھا اور اس انتخاب میں بھی اس نے اپنی خواہشات اور ذاتی

نظریہ کو ملحوز رکھا_ یہ ایسا مجموعہ ہے جس کے پیروکار کتاب وسنت پر مقدم کر دیتے اور اسکو مقدس سمجھتے ہیں پس جو شخص ایسے شخس ایسے فعل کا مرتکب ہوگا وہ کافر ہے جس سے اس وقت تک جنگ کی جائے گی جب تک کتاب وسنت کی طرف رجوع نہ کرلے اور معمولی سے معمولی اور بڑے سے بڑے تنازع میں کتاب وسنت کو حکم نہ مان لے""""""

(بحوالہ ہدایتہ المستفید ص 1074)

5____اس آیت کے تحت اس صدی کے مایہ ناز محدث وفقہیہ علامہ احمد محمد شاکر رحمت اللہ لکھتے ہیں :

میں کہتا ہوں کہ اس دوٹوک حکم اور بیان کے ہوتے ہووے مسلمان اس بات کی جرات کیسے کرتے ""ہیں کہ وہ شریعت اسلامیہ کو چھوڑکر یورپ کی لا دین اور اوثان پرست شریعتوں سے لیے ہووے قانون اپنے ممالک میں اپنائیں_ ایسی شریعت کہ جس میں خواہشات اور غلط آراء کو داخل کر دیا گیا ہے_ جیسے ان کے جی میں آے اس میں تغیر وتبدل کرتے رہتے ہیں_ اس کے بنانے والوں کو اس بات سے کوئی سروکار نہیں ہے کہ ان کی شریعت، شریعت اسلامیہ کی موافقت کرتی ہے یا مخالفت ،،،،،،،، ان من گھڑت قوانین کا معاملہ تو بلکل واضح ہے_ ایسا کہ جیسے چمکتا ھوا سورج_ یہ قوانین کفر بواح (واضح کفر) ہیں یہ کوئی ایسی بات نہیں کہ وہ ڈھکی چھپی ہو نہ ہی اسکی کوئی توجیح پیش کی جا سکتی ہے_ اسلام سے نسبت رکھنے والا خواہ کوئی بھی ہو ان قوانین کے ساتھ عمل کرنے، ان کے سامنے جھکنے یہ انکا اقرار کرنے کے لیے اپنے ہاں بلکل کوئی عذر نہیں رکھتا_ پس ہر شخص کو اپنے بارے میں ڈرنا چاہیے اور محتاط اور صیح روش اختیار کرنی چاہیے_"

(عمدہ التفاسیر)

6__________سعودی عرب کے مایہ ناز علامہ، محدث، فقیہ اور مفتی آعظم محمد بن ابراہیم رحمت اللہ علیہ آل ال شیخ متوفی 1389 ہجری اپنے رسالہ تحکیم القوانین میں لکھتے ہیں _

اللہ کے نازل کردہ احکام کے علاوہ کسی اور چیز فیصلہ کروانے والا کافر ہے "" پھر اس اعتقادی کفر کی "
6: صورتیں بیان کیں _ پانچویں صورت کے تحت لکھتے ہیں

یہ اللہ کی شریعت کی مخالفت کے اعتبار سے سب سے بڑی ہے _ یہ اللہ کے احکام کے سامنے تکبر، ""
اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی مخالفت اور شرعی عدالتوں کی نقل ہے _ جہاں یہ (غیر اللہ کا حکم نافذ کرنے والے) ادارے شرعی عدالتوں کی طرح ہی قائم کیے جاتے ہیں _ ان کی باقاعدہ امداد کی جاتی ہے _ انکو اصول و فروع کے اعتبار سے شرعی عدالتوں کا ہی مقام دیا جاتا ہے _ ان کے فیصلوں کو ویسے ہی مانا اور بزور منوایا جاتا ہے ، انکو ویسے ہی مستند قرار دیا جاتا ہے جس طرح عدالتوں کا مرجع و ماخذ کتاب و سنت ہے اسی طرح ان کی خد ساختہ عدالتوں کا ماخذ بہت سے قوانین سے لیا ھوا قانون کا پلندہ ہوتا ہے _ جسکو فرانسیسی ، امریکی ، برطانوی اور دیگر قوانین سے اخز کیا گیا ہے .... اس نہج پر تیار شدہ عدالتوں کے دروازے اسلامی ممالک میں آپ کو جا بجا کھلے ملیں گے ___ لوگ گروہ در گروہ ان میں جا رہے ہیں _ ان ملکوں کے حکام اپنے عوام کے درمیان کتاب و سنت کے مخالف وضعی قانون کے احکام کے مطابق فیصلے کرتے ہیں ان پر ان عدالتوں کے فیصلے لاگو کیے جاتے ہیں ، ان فیصلوں کو ان سے اقرار کروایا جاتا ہے ،،،،،،،،، تو پھر اس کفر سے بڑھ کر اور کفر کیا ہو سکتا ہے محمد رسول ﷺ کے رسول اللہ ہونے کی گواہی کی مخالفت اور اس سے انحراف اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا ،،،،،،،، جیسے مخلوق کو اپنے مالک کے سوا کسی کو سجدہ روا نہیں اور بندے مخلوق کی نہیں صرف پیدا کرنے والے ہی کی عبادت کرتے ہیں اسی طرح ان پر فرض ہے کہ وہ حکمت والے ، جاننے والے ، تعریف کیے گیے اور رحم کرنے والے کے حکم اور فیصلے ہی کہ سامنے سر تسلیم خم کریں _ مخلوق کے حکم اور فیصلے کے سامنے
نہیں ،،،،،،،،، اہل عقل و خرد پر واجب ہے کہ وہ اس ذلت سے بچ کر رہیں کیونکہ اس طرح مخلوق میں سے ہی چند لوگ اپنے جیسے دوسرے بندوں سے اپنی عبادت کروا رہے ہیں _ اپنی اغراض و خواہشات کو ان پر مسلط کر رہے ہیں _ اپنی غلطیاں ان پر ٹھونس رہے ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ، یہ ہے بھی
: کفر ، جو کہ واضح نص میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے بیان فرما دیا ہے

وَمَنۡ لَّمۡ یَحۡکُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الۡکٰفِرُوۡنَ

(المائدہ 444)

"" اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی کافر ہیں""

یہ نقطہ قابل غور ہے کہ ال شیخ محمد بن ابراھیم رحمتہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ کی روایت "" کفر دون کفر "" کی بنیاد پر کفر کی تقسیم اعتقادی اور عملی کفر میں کرنے کے باوجود اس پانچویں قسم کو اعتقادی کفر میں شمار کیا حالانکہ اس کفر کے تفصیلی بیان میں اس حاکم کے کفر کی عملی تصویر ہی تو کھینچی ہے _ شاید اس لیے کہ ایسے حاکم کا عمل ہی ایسا واضح کفر ہے کہ اس کے عقیدہ کو صحیح کہنے کی دلیل باقی نہیں رہتی اس کا عمل ہی اس کے کفریہ عقیدہ کا اظہار ہے _ جسے بعض فقہاء نے تقام مقام العقیدہ (ایسے اعمال جو عقیدہ کی نمائیندگی کریں) کے تحت ایسے قولی یا عملی کفر کو "" مخرج من الملتہ "" قرار دیا ہے _

صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ سورہ المائدہ کی آیت 50 کے تحت قول رسول ﷺ __________7

لاے ہیں "" اللہ کو سب سے زیادہ ناپسند وہ ہے جو اسلام میں جاہلیت کے طریقھ کا متلاشی ہو اور جو نا حق کسی کا خون بہانے کا طالب ہو" ___ (صحیح بخاری ، کتاب الدیات) پھر لکھتے ہیں :

یہ آیت اور حدیث آج کل کے مسلمان حکمرانوں کے لیے لمحہ فکریہ ہے جو اسلامی ملکوں میں اسلامی"" تعلیمات کی بجاے جاہلیت جدیدھ کو اپناے ہووے ہیں اور اسی کو فروغ دے رہے ہیں _ چناچہ اسلامی ملکوں میں اسلام محبوس و محکوم ہے اور جاہلیت غالب اور حکمران _ یہ ظالم اور اسلام سے منحرف حکمران اللہ کے ہاں کس طرح سرخرو ہونگے ؟ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے ہاں باذ پرس پر انکا یقین ہی نہیں ہے "" _

(تفسیر احسن البیان) حافظ صلاح الدین یوسف بھی گویا ان کے عمل کو ان کے کفر میں مبتلا ہونے کی شہادت قرار دے رہے ہیں _

علامہ ناصر الدین البانی فرماتے ہیں __________8 :

_ جمہوریت ایک نظام طاغوت ہے جبکہ ہمیں طاغوت سے کفر کرنے کا حکم ہے""

: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ "

((النحل 366

اور ھم نے ہر امت کی طرف رسول بھیجا کہ اللہ ہی کی عبادت کرو اور طاغوت کی پرستش سے دور رہو

_"""

جمہوریت اور اسلام ایک دوسرے کی ضد ہیں جو کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے یا تو اللہ پر ایمان اور اللہ کی نازل کردہ شریعت قانون ہے اور یا پھر طاغوت پر ایمان اور اسکا بنایا ھوا دستور قانون ہے _ کیونکہ اللہ کی شریعت کے متصادم ہر نظام ہی طاغوت ہے _ رہے وہ جو لوگ جو جمہوریت کو اسلامی شورائیت کا پرتو قرار دیتے ہیں تو ان کی رائے کسی اعتبار کے قابل نہیں کیونکہ شوریٰ کی نوبت وہاں آتی ہے جہاں شریعت سے نص موجود نہ ہو اور اس شوریٰ کے مجاز بھی صرف دین کے عالم اور متقی اہل حل وعقیدہ ہو سکتے _""" ہیں مگر جمہوریت اس کے برعکس ہے

(فتویٰ علامہ ناصر الدین البانی رحمت اللہ)

: حافظ حامد محمود نے کیا خوب لکھا ہے

عبادت اور بندگی یہ ہے کہ کسی کے قانون پر چلا جائے اور اس سے حلال وحرام کے ضابطے اور جائز و"" ناجائز کے پیمانے لیے جائیں _ سو اللہ کے قانون پر چنا اللہ کی عبادت ہے اور غیر اللہ کے قانون پر چلنا غیر اللہ کی بندگی _ مسند احمد اور ترمزی میں روایت ہے کہ حضرات عدی بن حاتم نے ، جو پہلے عیسائی تھے ، بوقت قبول اسلام اس امر کا انکار کیا " اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللھ والمسیح ابن مریم وما امروا الا لیعبدوا الھا واحدا لا الھ الا ھو سبحانھ عما یشرکون ۔ (التوبہ : 31)

ترجمہ:انہوں (یہودی ونصاریٰ) نے اپنے علما اور مشائخ اور مسیح ابن مریم کو اللھ کے سوا رب بنا لیا حالانکہ ان کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ ایک الہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور وہ ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے پاک ہے۔

جب یہ آیات نازل ہوئیں تو حضرت عدیؓ بن حاتم، جو اسلام لانے سے پہلے عیسائی تھے، نے رسول ﷺ سے دریافت کیا کہ ہم نے تو کبھی علما اور صوفیا کی عبادت نہیں کی تو قرآن پاک نے ایسا کیوں کہا؟ آپ ﷺ نے جواب دیا

بلی انھم حرمو علیھم ال حلال واحلو لھم ال حرام فاتبعو ھم "

ترجمھ : علما اور صوفیوں نے جو چیزیں از خود حلال و حرام کر دی تھیں (یعنی محض اپنی طرف سے نہ کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے) تم اس کو حجت نہیں مانتے تھے؟ حضرت عدیؓ نے کہا ضرور سمجھتے تھے۔

:آپ ﷺ نے فرمایا

فذلک عبادتھم ایاھم (سنن الترمذی)

ترجمہ:یہی تو ان کی عبادت کرنا ہے

(تفسیر ابن کثیر)

سو قرآن اور رسول ﷺ کا فیصلہ تو یہی ہے کہ کسی کا قانون تسلیم کرنا دراصل اس کی عبادت ہے اگرچہ اس کام کو عبادت اور بندگی کا نام نہ بھی دیا جائے ___________ چاہے یہ کام کرنے والوں کو معلوم تک نہ ہو کہ بندگی اور عبادت یہی ہے ___________ جیسا کہ عدی بن حاتم رضی اللہ کو معلوم نہ تھا ___________ قرآن کی رو سے یہ بھی ضروری نہیں کہ کوئی انسان خدا کہلا کر ہی خدائی کے مرتبے پر فائز ہوتا ہے جیسا کہ احبار ورھبان خدا نہ کہلاتے تھے مگر قرآن نے انکو اربابا من دون اللہ کہا ہے ___________ چناچہ ہر وہ انسان جو انسانوں کے لیے قانون صادر کرنے کا حق رکھتا ہو وہ اللہ کا شریک ہے ___________ زمین کے جھوٹے خداؤں میں ان کا باقاعدھ شمار ہوگا اگرچہ

اس کا لقب فرعون نہ ہو اور اگرچہ وہ عوام کا نمائندہ یا خدمتگار کہلاتا ہو_ (کیا ووٹ ایک مقدس امانت ہے)

علماء اہل سنت کی ان تصریحات سے واضح ہے کہ جمہوریت طاغوت ہے اور اہل ایمان کو اس سے کفر کرنا ہے_

/_______________________________

: شریعت بل کی حقیقت

قرارداد مقاصد کو آئین کا حصہ بنا لینے کے باوجود اس ملک پر حکمرانی اللہ کی نہیں بلکہ اسمبلی کے اکثریتی ارکان کی ہے_ ان عوامی نمایندگان کو وہی اختیارات حاصل ہیں جو کافر ملک کی پارلیمنٹ کو حاصل ہیں_ اس کا مظاہرہ اس وقت ھوا جب اسمبلی میں شریعت بل پیش کیا گیا ::

1________ پہلا کفر یہ ثابت ھوا کہ شریعت اسلامیہ کو پاکستان کا نظام سرے سے قانون ہی تسلیم نہیں کرتا_ ظاہر ہے اگر اسے قانون مانا جاتا تو بل بنا کر پیش کیوں کیا جاتا___ ؟؟؟؟

2________ دوسرا کفر یہ ثابت ھوا کہ اس نظام میں مزدور کے کے نعرے ،،،،، بازاری عورتوں کے کسی مطالبے اور شریعت الٰہی کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکا جاتا ہے_ دوسرے تمام بلوں کی طرح شریعت کو بھی ایوان کے منتخب رکن کی تحریک کے بغیر اسمبلی میں پیش ہونے کی اجازت نہیں ، تف ہے ایسے نظام پر_ جن لیجیے ! بالفرض اگر یہ شریعت اس کفر کے نظام یعنی جمہوریت کے ذریعہ نافذ بھی ہو جائے پھر بھی یہ اللہ کا دین نہ ہوگا بلکہ جمہور کا دین ہوگا_ اللہ کا دین صرف اللہ کی حاکمیت پر ایمان لانے سے ہی قائم ہو جاتا ہے اور یہ شریعت بل جمہوری حکومت کی شرط اکثریت کے پورا ہونے کی وجہ سے نافذ ہوگا_ یہ شریعت بل عوامی نمائیندوں کے اختیارات کا واضح ثبوت ہے_

3______ تیسرا کفر یہ ثابت ھوا کہ یہ بل ہاؤس کے ضابطہ کار کے مطابق اور خلاف آئین نہ ہونے کی بنا پر ایوان میں بحث کے لیے منظور ہو گیا______ بتائیے کیا اللہ کے دین کو زندگی پر نافذ کرنے کے لیے

بحث کرنا کسی مسلمان کے لیے جائز ہے ؟ حقیقت یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے دین کی شدید تذلیل ہے ___ یہ جرات تو فرعون نے بھی نہ کی کہ شریعت کو اللہ کی طرف سے تسلیم کرکے اس پر بحث کرتا کہ اس کو انسانوں پر نافذ کروں یا نہ کروں مگر جمہوریت کے طاغوتی نظام سلطنت میں 217 انسانوں کے ادارے کو اللہ تعالیٰ کے ارادے پر فوقیت حاصل ہے انہیں شریعت اسلامی کے نفاذ یا عدم نفاذ پر بحث و فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل ہے _ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے _

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا

((ال احزاب 366

کسی مومن مرد اور کسی عورت کو یہ حق حاصل نہیں کہ جب اللہ اور اسکا رسول کسی معاملے کا فیصلہ " کردیں تو پھر اسے اپنے معاملے میں خد فیصلہ کرنے کا اختیار رہے اور جو کوئی اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کرے تو وہ صریح گمراہی میں پڑگیا "" _

اس بحث میں "" مسلمان "" ممبران کی بھانت بھانت کی کفریہ بولیاں سننے کو ملیں ________ تف ہے تمہارے آئین پر، تمہارے ایوان پر، اور اسکے تقدس پر، عرش سے اترے ہووے دین کو اس گھٹیا ایوان میں اپنے ساتھ ذلت کی بھیک منگوانے کے ذمہ دار وہ "" اسلام پسند "" بھی ہیں جنھوں نے اس شریعت کو بل بنا کر ایوان میں پیش کیا ________

چوتھا کفریہ ثابت ھوا کہ بحث سے فارغ ہونے کے بعد ایوان میں رائے شماری ہوئی ________4 شریعت کے لیے یہ سب سے کٹھن وقت تھا___ اگر ارکان کی نصف سے کم تعداد اسکی حمایت کرتی تو _ اسے سر نیچا کرکے ایوان سے نکلنا ہوتا اور مسجد ہی میں قیام کرنا ہوتا یعنی اکثریت کا ایک اشارہ اللہ کی شریعت کو مسترد کردینے کا واضح ترین مجاز ہے _____بتائیے اس ملک میں ربکم الاعلی کون ہے اللہ بزرگ و برتر یا ایوان سیاست کے خدا ؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟

5____________ پانچواں کفریہ ھوا کہ اسمبلی نے بل پاس کردیا مگر مگر مسلم لیگ کے پاس سینٹ میں اکثریت نہیں تھی لہٰذا یہ سینٹ میں پیش ہی نہیں کیا گیا اور شریعت قانون نہ بن سکی ______ ان کوڑی کے انسانوں کی یہ مجال کہ یہ مالک الملک کے حکم کو منظور کرتے پھریں ________ آسمان سے نازل ہونے والے اس قانون کو منظور نہیں کیا جاتا بلکہ اس کے آگے سر تسلیم خم کیا جاتا ہے __________ اسلام کو منظوری دینے کے اختیارات تو بڑی جرات ہے اللہ تو قسم اٹھا کر انہیں کافر کہتا ہے جو اطاعت کرتے ہوئے اپنے دل میں اسلام کے کسی حکم سے تنگی محسوس کریں:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

((النساء 655

نہیں (اے محمد) تیرے رب کی قسم یہ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے اختلافات میں یہ تم """ کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں _ پھر جو کچھ تم فیصلہ کرو اس پر اپنے دلوں میں کوئی تنگی تک محسوس نہ کریں بلکہ سر بسر تسلیم کر لیں""" _

پارٹ 11

کلمہ پڑھنے کے باوجود انسان کافر ہو سکتا ہے ___ ؟؟؟

آج مرجیہ کا عقیدہ مسلمانوں میں عام ہو چکا ہے اور لوگ سمجھتے ہیں کہ کلمہ پڑھ لینے کے بعد خواہ کچھ بھی کرے آدمی کا ایمان ختم نہیں ہوتا _ حالانکہ بعض عقائد و اعمال ایسے جن کا مرتکب کلمہ پڑھنے کے

باوجود کافر ہو جاتا ہے _ علماء اہل سنت اپنی کتب میں "" حکم المرتد "" کے عنوان سے یہ باتیں بیان کر چکے ہیں _____

: صحابہ کا منکرین زکوٰۃ کے خلاف جہاد

جن لوگوں نے حضرات ابو بکر رضی اللہ کے دور میں زکوٰۃ دینے سے انکار کیا صحابہ رضی اللہ عنھم نے انکو قتل کیا _ کیا وہ کلمہ گو نہیں تھے ؟ ؟ ؟ ؟

ملاحظہ فرمائیں

رسول ﷺ کا انتقال ہوتے ھی عرب کے بعض لوگوں نے کفر اختیار کیا (زکوٰۃ دینے سے انکاری ہووے) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے جنگ کا ارادہ کیا _ سیدنا عمر فاروق نے کہا آپ ان لوگوں سے کیسے لڑ سکتے ہیں ؟ حلانکہ رسول ﷺ نے فرمایا : مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک لڑوں جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہ کہیں پھر جس نے یہ کلمہ پڑھ لیا تو اسنے اپنا مال اور اپنی جان کو مجھ سے بچا لیا مگر کلمہ کا حق اس سے لیا جائے گا اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے "" _ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا _ "" اللہ کی قسم میں ضرور اس لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں
فرق کرے گا (یعنی نماز پڑھے گا لیکن زکوٰۃ نہیں دے گا اللہ کی قسم اگر ایک بھیڑ کا بچا بھی جو وہ رسول ﷺ کو دیا کرتے تھے مجھے نہ دیں گے تو میں ضرور ان سے اس بچہ کو روک لینے پر جنگ کروں گا _ " سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں " اللہ کی قسم ! اللہ نے ابوبکر رضی اللہ کے سینہ کو کھول دیا تھا بعد میں میں بھی سمجھ گیا کہ یہی حق ہے ""
((بخاری و مسلم

صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے اجماعی طور پر منکرین زکوٰۃ کے خلاف جہاد کیا، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ کلمہ پڑھنے کے بعد بھی آدمی کافر ہو سکتا ہے _ امام ابو عبیدہ قاسم بن سلام رحمتھ اللہ نے اپنی کتاب " _ کتاب الایمان " میں منکرین زکوٰۃ سے قتال کو رسول ﷺ کے مشرکین سے قتال کے مترادف قرار دیا

: الشیخ محمد بن عبدل وہاب رحمتہ اللہ کے بیان کردہ نواقض اسلام

شیخ ال اسلام محمد بن عبدل وہاب رحمتہ اللہ نے وہ امور بیان فرماے ہیں جن کی بنا پر ایک کلمہ گو کافر
: ہو جاتا ہے انہیں نواقض اسلام کہتے ہیں

: اللہ کی عبادت میں شرک کرنا_ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے __________1

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغۡفِرُ اَنۡ یُّشۡرَکَ بِہٖ وَ یَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِکَ لِمَنۡ یَّشَآءُ ۚ وَ مَنۡ یُّشۡرِکۡ بِاللّٰہِ فَقَدِ افۡتَرٰۤی اِثۡمًا
عَظِیۡمًا (48)

النساء

بیشک اللہ تعالیٰ اس بات کو معاف نہیں کرے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس کے علاوہ
"_ دوسرے گناہ جس کے بھی چاہے گا معاف کردے گا

اِنَّہٗ مَنۡ یُّشۡرِکۡ بِاللّٰہِ فَقَدۡ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِ الۡجَنَّۃَ وَ مَاۡوٰىہُ النَّارُ ؕ وَ مَا لِلظّٰلِمِیۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ (72)

المائدہ

بیشک جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا اللہ اس کے لیے جنت حرام کردے گا اور اس کا مقام آگ ہے ""
_"_ اور ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا

_ جیسے غیر اللہ کے لیے ذبح کرنا، جن یا قبر کے لیے زبح کرنا

جو اللہ اور اپنے درمیان واسطے بناے، ان واسطوں کو پکارے ان سے شفاعت کا__________2
_ سوال کرے، ان پڑ بھروسہ رکھے، اس سب کا اتفاق ہے

_ جو مشرکین کو کافر نہ کہے، یہ ان کے مذہب کو صحیح کھے __________3

4__________ جو یہ عقیدہ رکھے کہ نبی اکرم ﷺ کے علاوہ کسی اور کی ہدایت آپ ﷺ کی ہدایت سے زیادہ کامل ہے اور کسی اور کا حکم آپ ﷺ کے حکم سے بہتر ہے ، وہ کافر ہے جیسا بعض لوگ طاغوت کے حکم کو فضیلت دیتے ہیں _

5__________ جو نبی رحمت ﷺ پر آنے والی شریعت کی کسی ایک بات سے بغض رکھتا ہو وہ کافر ہے چاہے وہ (بظاھر) اس بات پر عمل بھی کرتا ہو _

6__________ جو کوئی رسول ﷺ پر نازل ہونے والے دین میں سے کسی بات کا مذاق اڑاے وہ بات ثواب سے متعلق ہو یہ عذاب سے وہ کافر ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

قُلۡ اَبِاللّٰہِ وَاٰیٰتِہٖ وَرَسُوۡلِہٖ کُنۡتُمۡ تَسۡتَہۡزِءُوۡنَ (65) لَا تَعۡتَذِرُوۡا قَدۡ کَفَرۡتُمۡ بَعۡدَ اِیۡمَانِکُمۡ (66)

التوبہ

فرما دیجئے کیا اللہ اور اسکی آیات اور رسول کے ساتھ تم مذاق کرتے ہو ، بہانہ بازی نہ کرو تم ایمان""
لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو "" _

شریعت رسول ﷺ کی کسی بات کا مذاق اڑانے والا اجماع کی رو سے کافر ہے چاہے حقیقتاً مذاق اڑانے کی اسکی نیت بھی نہ ہو اور اس نے بطور مزاح گپ شپ کرتے ہووے ایسا کہا ہو ___

7__________ جادو چاہے جدائی پیدا کرنے کے لیے کیا جائے یا محبت پیدا کرنے کے لیے جو کوئی ایسا کرے یا ایسا کرنے پر راضی ہو ، کافر ہے _ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

وَمَا یُعَلِّمٰنِ مِنۡ اَحَدٍ حَتّٰی یَقُوۡلَاۤ اِنَّمَا نَحۡنُ فِتۡنَۃٌ فَلَا تَکۡفُرۡ 102

البقرہ

"" اور وہ کسی کو جادو نہیں سکھاتے تھے یہاں تک وہ کہتے کہ بیشک ھم تو آزمائش ہیں پس تو کفر نہ کر _

8__________ مسلمانوں کے مقابلے میں مشرکین کے غالب ہونے میں مدد دینے والا کافر ہے ، اللہ فرماتا ہے :

(51) وَمَنْ یَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ

المائدہ

اور جو کوئی تم میں سے ان سے دوستی کرے گا پس وہ انھیں میں سے ہوگا، بیشک اللہ ظالم قوم کو """"
"""" ہدایت نہیں دیتا

جو کوئی یہ عقیدہ رکھے کے بعض لوگوں کے لیے شریعت محمدیہ سے خروج جائز ہے ________9
_ جیسے خضر علیہ سلام نے شریعت موسیٰ سے خروج کیا تھا وہ کافر ہے

اللہ کے دین سے بے پرواہی کرنے والا کہ نہ ھی اسکو سیکھتا ہے اور نہ اس پر ________10
: عمل کرتا ہے، کافر ہے _ اللہ فرماتا ہے

(22) وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا ۚ إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنتَقِمُونَ

السجدہ

اور اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جس کو اللہ کی آیات کے ساتھ نصیحت کی گئی پھر اس نے ان سے منہ """
""" پھیرا بیشک ھم مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں

: ال شیخ سلیمان بن ناصر بن عبدللہ العلوان حفظہ اللہ ان نواقص کی شرح میں لکھتے ہیں

نواقص اسلام کسی شخص کے کے اسلام کے لیے وہ آفات ہیں کھ ان میں سے کسی ایک کا شکار ہونے """
_""" والا جھنم کی آگ میں ہمیشہ رہے گا اور اس کے اعمال ضائع ہو جائیں گے

: تیسرے ناقص کی شرح میں لکھتے ہیں

کسی شخص کو اس وقت تک مسلم نہیں کہا جا سکتا جب تک وہ مشرکین کو کافر نہ سمجھے _ اور اگر وہ انکے "
کھلے شرک کے ظاہر ہونے کے بعد توقف کرے (یعنی کافر کہنے سے رک جائے) یہ ان کے کفر میں شک
_ کرے تو وہ ان جیسا ہے

رسول ﷺ نے فرمایا کھ جو کوئ لا الاہ الا اللہ کہے اور جن کی اللہ کے علاوہ عبادت کی جاتی ہے ان کا انکار کرے تو اسکا مال اور خون مسلمانوں پر حرام ہوگیا اور اسکا حساب اللہ کے ذمہ ہے ""_
((صحیح مسلم

معلوم ھوا کے مسلمان کا خون صرف لا الاہ الا اللہ کہنے سے حرام نہیں ہوتا بلکہ اس پر لازم ہے کہ وہ انکا کفر بھی کرے جن کی اللہ کے سوا عبادت کی جاتی ہے _پس اگر وہ ان سے کفر نہیں کرتا جن کی بندگی کی جا رہی ہے تو اسکا خون اور مال حرام نہیں اور اس کے لیے اسلام کی تلوار بے نیام ہے کیونکہ اسنے ملت ابراہیمی کی بنیادوں میں سے ایک بنیاد کو گرا دیا جس کے قائم کرنے کا ہمیں حکم دیا گیا تھا اور اللہ _کے دشمنوں کی خواہش پر ملت ابراہیم کو چھوڑ دیا

: جس سنت ابراہیمی کی پیروی کا حکم ہے وہ یہ ہے

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰۗؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۡ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاۗءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ (4)
ال ممتحنہ

تمہارے لیے ابراہیم اور ان کے ساتھیوں میں بہترین نمونہ ہے جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ "" ھم تمہارا کفر کرتے ہیں اور جب تک تم اللہ اکیلے پر ایمان نہ لاؤ ھم میں اور تم میں ہمیشہ کھلم کھلا _"" عداوت اور دشمنی رہے گی

: ال شیخ محمد بن عبد ال وہاب رحمتہ اللہ کے نزدیک طاغوت کے ساتھ کفر کا مطلب

ال شیخ محمد بن عبد ال وہاب رحمتہ اللہ فرماتے ہیں کہ

طاغوت کے ساتھ کفر کا مطلب یہ ہے کہ تو یہ عقیدہ رکھے کہ غیر اللہ کی عبادت باطل ہے ، اس کی " عبادت کو چھوڑ دے ، اس سے بغض رکھے اور اس کی عبادت کرنے والوں کی تکفیر کرے اور ان سے

دشمنی رکھے _ اس بیان سے مسلمانوں کے اکثر حکام کا حال تجھ پر کھل جائے گا یہ حکام اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں انھوں نے شرک کرنے والوں کو اپنا دوست بنا رکھا ہے ان کی تعظیم کرتے اور انکو مقربین بناتے ہیں _ ان کی کفار سے دوستیاں اور روابط ہیں ، علاوہ ازیں یہ دیندار لوگوں سے دشمنی رکھتے ہیں ان کو تکلیفیں پوھنچاتے ہیں انہیں جیلوں میں ڈالتے ہیں _ کیا اب بھی انکا اسلام باقی ہے ؟
شیخ الاسلام رحمت اللہ نے کہا "" او صحح مز ھبھم "" میں آج کے کثیر لوگ شامل ہیں جو اشتراکیت کی طرف بلاتے ہیں _ یا جو سیکولرزم کی طرف یا قومیت کی طرف بلاتے ہیں _ یہ سب گمراہ فرقے ہیں ، _"""کافر فرقے ہیں اگرچہ یہ اپنا نام اسلامی رکھیں کیونکہ ناموں سے حقیقت نہیں بدلا کرتی
(التبیان شرح نواقص الاسلام شائع کردہ دار المسلم للنشر والتوزیع الریاض)

پارٹ 12

جمہوریت سے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ

قارئین کرام! علماء اہل سنت کے ان دلائل کے بعد کیا کوئی ایسی دلیل ہے جو پاکستان میں رائج جمہوریت کو اسلامی ثابت کر سکے ؟ اور آج تک کسی کو علماء اہل سنت کے ان دلائل کا جواب دینے کی

جرات نہیں ہوئی ___ جمہوریت کے لیے ووٹ ڈالنے کے حق میں میں جو دلائل دیے جاتے ہیں انکو غلط فہمی کے عنوان سے اوران کے جوابات کو ازالہ کے عنوان سے """" ملاحظہ فرمائیں :

غلط فہمی 1 :

قرارداد مقاصد

موجودہ اسمبلیاں مشاورتی مجالس ہیں اور شریعت کی منشاء کے مطابق ہیں ____ قرارداد مقاصد کو آئین پاکستان کا حصہ بنانے کے بعد یہ اسمبلیاں "" اسلامی "" ہیں ____ البتہ جن لوگوں کے پاس حکومت کی باگ ڈور ہے وہ آئین کی خلاف ورزی کرتے ہووے انہیں غیر اسلامی طریقوں پر چلاتے ہیں ____ قرآن و سنت کے منصوس احکام کے خلاف بل پیش کرتے ہیں _____ قرآن و سنت کے منصوص احکام کو بالا دست قانون کا درجہ نہیں دیتے _____ قرارداد مقاصد نے ان پر جو پابندی عائد کی ہے کہ وہ قرآن و سنت کی حدود میں رہ کر قانون سازی کریں گے اسے نظر انداز کرتے ہیں ____ اس لیے دیندار لوگوں کو الیکشن میں حصہ لے کر اسمبلی میں جانا چاہیے ________

ازالہ :

یہ بات درست ہے کہ آئین پاکستان میں اس بات کی تصریح موجود ہے کہ تمام موجودہ قوانین کو قرآن و سنت میں منضبط اسلامی احکام کے مطابق بنایا جائے گا اور کوئی ایسا قانون وضع نہیں کیا جائے گا جو اسلامی قانون کے منافی ہو _____ صدر پاکستان بھی حلف اٹھاتے ہووے کہتا کہ میں اسلامی نظریے کو برقرار رکھنے کیلیے کوشاں رہوں گا جو پاکستان کی بنیاد ہے _____

وہ شخص پارلیمنٹ کا رکن چنے جانے کا اہل نہیں جو اسلام کے مقرر کردہ فرائض کا پابند نہ ہو ______ اسلامی تعلیمات کا خاطر نہ رکھتا ہو نیز کبیرہ گناہ سے اجتناب نہ کرتا ہو _____

ان اسلامی دفعات کے باوجود آخر کیا وجہ ہے وجہ ہے کہ ایسے لوگوں کی اکثریت چنی جاتی ہے جو اسمبلی کو اسلامی طرز پر نہیں چلاتے ______ یقیناً خرابی بنیاد میں ہے ______ آئیے ھم قرارداد مقصد پر غور کریں جس کو آئین میں شامل کرنے کی وجہ سے پاکستان کو اسلامی مملکت قرار دیا جاتا ہے ______

قرارداد کہتی ہے کہ دنیا کی بادشاہت صرف اللہ ہی کیلیے ہے اور اللہ ہی کی بتائی ہوئی حدود کے مطابق پاکستانی عوام کے اختیارات ایک مقدس امانت ہیں اور یہ پاکستانی جمہور کی مرضی کے عین مطابق ہے کہ یہاں ایک ایسا نظام رائج ہو جس کے زریعے حکومت اپنے اپنے منتخب عوامی نمائیندوں کے زریعے اپنے اختیارات کو استعمال میں لاے ________

: قرارداد کے ان ابتدائی تین فقروں میں غور فرمایے

پاکستانی عوام کے اختیارات ________ پاکستانی جمہور کی مرضی __________ عوامی نمائیندوں کے زریعے ________

یہ وہ الفاظ ہیں جن کی وجہ سے قرارداد مقاصد کو آئین میں شامل کرنے سے قبل اور اسکے بعد کے پاکستان میں ذرا سا بھی فرق واقع نہیں ھوا _____ معاشرے کی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں آئی کیونکہ پاکستان کے جمہور میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو کلمہ پڑھ لینے کے بعد _____ :

1________ رسول ﷺ، سیدنا علی رضی اللہ عنہ، سیدنا فاطمہ رضی اللہ عنہا، سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما کو مشکلات کے حل کے لیے پکارتے ہیں انھیں مشکل کشا اور حاجت روا مانتے ہیں اور بعض وہ بھی ہیں جو اکثر صحابہ کرام رضی اللّٰہ عنھم کو کافر سمجھتے ہیں، قرآن مجید کو بدلی ہوئی کتاب جانتے ہیں ________

2_________ فوت شدہ بزرگوں کے مزاروں پر حاضری دیتے ہیں _____ ان کا طواف کرتے ہیں، ان کے نام کی نظر و نیاز دیتے ہیں _____ انھیں سجدھ تک کر دیتے ہیں _____ ان کے سامنے جھکتے ہیں اور ان سے ایسی امیدیں وابستہ رکھتے ہیں جو صرف اللہ کا حق ہے __________

طریقت کو شریعت سے الگ راستہ جانتے ہیں _____ خانقاہی سلسلوں سے منسوب _____ 3
ہو کر قادری، نقشبندی اور سہروردی طریقوں کو اختیار کرتے ہیں _____ وحداۃ الوجود، وحداۃ الشہود اور
_____ حلول جیسے شرکیہ نظریات رکھتے ہیں

اپنی عقل کے ذریعہ قرآن مجید کی وہ تفسیر بیان کرتے ہیں جو احادیث رسول ﷺ اور _____ 4
سلف صالحین کی بیان کردہ تفسیر کے صریحاً مخالف ہوتی ہے _____ جو دین ہمیں تواتر سے ملا اس کی
مخالفت کرتے ہووے صلوٰت، صوم، حج اور زکوٰت کے وہ معنی بیان کرتے ہیں جس سے آج تک امت نا
_____ آشنا رہی

لَا إِلٰہ الاّ اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰہ پر جمع ہونے کی بجاے قومیت (مہاجر، پنجابی، _____ 5
_____ بلوچ، سندھی اور پٹھان) کے عقیدے کی بنیاد پر امت میں تفرقہ ڈالتے ہیں

اسلام کو کامل دین سمجھنے کی بجاے سوشلزم کو اپنی معیشت قرار دیتے ہووے _____ 6
_____ اس کی طرف دعوت دیتے ہیں

مغربی افکار و نظریات کے حاملین اور پاکستان کو مغربی طرز کی سیکولر ریاست _____ 7
بنانے کی کوشش کرنے والے بھی ہیں _____ یہ سب کلمہ پڑھنے کی بناء پر پاکستان کی جمہور میں
شامل ہیں _____ ان میں اس خود ساختہ اسلام کے لیڈر بھی ہیں اور ان کے پیچھے اندھا دھند چلنے
والے عوام بھی _____ حتٰی کہ قیام پاکستان کے وقت اور قرارداد مقاصد کو آئین میں شامل کرتے
وقت مرزا قادیانی کو رسول ماننے والے بھی پاکستان کے مسلم عوام میں شامل تھے

_____

جب یہ اور اس قسم کے لوگوں کا """"""اسلام"""""" بھی اسلام ہی ہے اور وہ سوچ سمجھ کر اس پر قائم رہنے
کے بوجود """"""مسلمان"""""" ہی ہیں تو ان پاکستانی عوام کے اختیارات، پاکستانی عوام کی مرضی سے اور

عوامی نمائندوں کے ذریعے جو دستور پاس ہوگا یا جو انقلاب برپا کیا جائے گا اسے اسلامی کیسے تسلیم کیا جائے گا ؟؟؟؟؟؟؟

البتہ اس کا یہ عظیم نقصان ہوا کہ جو لوگ اس باطل نظام کو بدلنے کے لیے اٹھے تھے وہ اسکا حصہ بن گیے اور کتنے ہی علماء کرام ہیں جو اس باطل نظام کو بدلنے کے لیے اٹھے تھے وہ اسی جمہوریت کے ذریعہ الیکشن جیتنے کے بعد اسمبلی بھی پوھنچے مگر وہ اس باطل نظام کو نہ بدل سکے بلکہ باطل نظام نے انکو بدل دیا _____ ان لوگوں نے تحریک پاکستان میں ،،،،،، مرزائیوں کو کافر قرار دینے میں ،،،،،، نظام مصطفٰی کی تحریک میں ،،،،،، جہاد کشمیر میں ،،،،، تحریک حرمت قرآن اور تحریک ناموس رسالت جیسی بہت سی تحریکوں میں ان سب لوگوں کے """"""" اسلام """"""" اور ان عقائد اور اعمال پر ڈٹے ہووے اشخاص کو """"""" علماء دین """"""" قرار دیا حالانکہ انہوں نے اپنی تحریروں اور تقریروں میں انہی لوگوں کے کفر کو واضح کیا تھا کیونکہ وہ اسلام کے منافی امور یعنی نواقص اسلام کے مرتکب تھے _______________

غلط فہمی 2 :

نسوانی حکومت سے بچنے کیلئے ووٹ ڈالنا :

پیپلز پارٹی کے مقابلہ کے لیے ضروری ہے کہ ھم مسلم لیگ کا ساتھ دیں تاکہ نسوانی حکومت قائم نہ ہو سکے کیونکہ پیپلز پارٹی اسلام دشمن اور پاکستان دشمن جماعت ہے _______

ازالہ :

پہلے ووٹ کا مطلب سمجھ لیجیے ____ ووٹ دینے کے معنی یہ ہیں کہ ھم کسی شخص کو اسمبلی کا ممبر منتخب کریں جو دستور کے مطابق قانون سازی کرے ____ یعنی ووٹ کے بل بوتے پر کچھ انسانوں کو پانچ سال کے لیے اللہ کے حق حاکمیت کو غصب کرنے کا آئینی حق مل جاتا ہے ____ پھر کیا طاغوت کی پانچ سالہ تقریب ولادت میں شرکت جرم نہ ہوگی ؟ کفر چھوٹا ہو یا بڑا، نسوانی ہو یا مردانہ اسکا مطلب ہی اللّٰھ کی بغاوت ہے اور ہمیں اس طاغوت کے ساتھ کفر کا حکم دیا گیا ہے ____ لہٰذا کفر بلطاغوت کے بنیادی

فریضے کو نسوانی قیادت جیسے کم اہم مسلہ کی بھینٹ چڑھانا قطعاً حرام ہے ____ کسی بھی مقصد کیلیے ھم اس باطل نظام میں ایک چھوٹے کفر کو منتخب نہیں کر سکتے اس کو اپنی نمایندگی گا حق دے کر اللہ کا شریک منتخب کرنا اہل ایمان کا کام نہیں ہے ____________

: حافظ حامد محمود حفظہ اللہ نے کیا خوب دلیل دی

رہی بات یہ کہ کفر کو "" تشریع مالم باذن اللہ "" کا حق نہ دے کر بڑے کفر کی راہ ہموار کر رہے ہیں تو سوال یہ ہے کہ دنیا کب چھوٹے اور بڑے کفروں سے خالی رہی ہے ؟؟؟ پھر یہ اصول کس فقیہ نے استنباط کیا ہے کہ جب بھی کبھی دو بدمعاشوں کی طبیعت جنگ وجدل کے لیے کسمسائے تو "وارثان نبوت" پر فرض ہو جاتا ہے کہ اپنا پورا وزن کمتر بدمعاشوں کے پلڑے میں ڈال دیں ؟؟؟ ذرا اس اصول کو دنیا کے فسادات میں میں "" اسلامی کردار "" ادا کرنے کیلیے لاگو کیجئے آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ آپ کس دلدل میں پھنس گیے ہیں _ باطل کا بلکلیہ انکار اور طاغوت سے کفر جو اللہ نے فرض کیا ہے اس سے عہدہ برآں ہونے کے لیے ایسے وقت کے انتظار کی آخر کیا دلیل ہے ، جب جہاں بھر کے چھوٹے بڑے کفر سائز میں ایک جیسے ہو جائیں گے اور تاوقتیکہ ایسا نہ ہو باطل اور کفر کا بلکلیہ انکار معلق رہے گا!!!؟؟؟؟؟؟؟

(کیا ووٹ مقدس امانت ہے ص 75)

: سیاسی انتخابات کے بارے میں علامہ ناصر الدین البانی رحمتہ اللہ فرماتے ہیں

"""" جمہوری طریقہ سے عمل میں آنے والے انتخابات بھی حرام اور ناجائز ہیں............ یہ انتخابات اس طریقہ سے اس بات کا سبب بنتے ہیں کہ مسلمانوں پر اقتدار کا حق ان لوگوں کو ملنے لگے جن کو اقتدار سونپنا جائز نہیں بلکہ انکو شریک مشورہ تک کرنا جائز نہیں _____ مزید برآں یہ کہ اسکو منتخب کرنے کا مقصد

یہ ہے کہ وہ قانون ساز مجلس نمایندگان کا رکن بنے جو اپنا فیصلہ کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ سے نہیں بلکہ اکثریت سے طے کرتے ہیں _____ اس لیے یہ طاغوتی ایوان ہیں ان کو سرے سے تسلیم کرنا جائز نہیں کجا یہ کہ ایک مسلمان انکو وجود میں لانے کیلیے دوڑ دھوپ کرے اور ان کو قائم کرنے میں تعاون کرے ______ حالنکہ یہ ایوان اللہ کی شریعت سے مصروف جنگ ہیں مزید یہ کہ یہ مغربی طریقہ کار ہے اور یہود ونصاریٰ کی پیداوار ہے ______ جبکہ ان سے مشابھت رکھنا ہی ناجائز ہے ______ رہا سیاسی جماعتوں کا طریقہ کار تو اسکی ممانعت کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ اس کے لیے کوئی شرعی ضابطے مقرر نہیں اور جو مقرر ہیں وہ اس بات کا مؤجب ہیں کے ایک غیر اسلامی قوت کو اقتدار ملے جبکہ فقہا میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو اسکو جائز کہتا ہو _______""""""

(فتویٰ البانی رحمتہ اللہ علیہ)

پارٹ 13

جمہوریت سے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ

غلط فہمی 3 :

یہودیوں سے معاہدوں کی حقیقت :

نبی اکرم ﷺ نے مدینہ کے یہودیوں کے دو قبائل بنو قریظہ اور بنو نضیر سے دفاعی معاہدہ کیا ھوا تھا کہ "" تم پر کوئی حملہ کرے تو ہم حمایت کریں گے اور ہم پر کوئی حملہ کرے تو تم حمایت کرنا تو ہم نے اسی بنیاد پر مسلم لیگ سے اتحاد کا اعلان کیا ""_

ازالہ :

علامہ ناصر الدین البانی رحمتہ اللہ یہودیوں کے ساتھ دفاعی معاہدوں کے بارے میں فرماتے ہیں :

1____ سند کے لحاظ سے یہ ثابت ہی نہیں کیونکہ یہ روایت معضل ہے (معضل وہ روایت ہوتی ہے جس کی سند میں دو یا دو سے زائد راوی یکے بعد دیگرے ساقط ہوں ، ایسی منقطع روایت سے مسلہ کیسے ثابت ہوگا ؟)

2_____ اگر ایسا معاہدہ رسول ﷺ سے ثابت بھی ہوتا تو بھی (بعد میں نازل ہونے والے) جزیہ کے احکام کی رو سے منسوخ ہو جاتا _____

3_____ یہود مدینہ میں اسلامی ریاست کی رعایا تھے یہ کسی ہمسر کا اپنے ہمسر سے اتحاد نہ تھا ____

4______ اس معاہدہ کی سند اگر صحیح بھی ہوتی تب بھی اسکی شقیں موجودہ سیاسی اتحاد کے مضمون سے مماثلت نہیں رکھتیں _ (فتویٰ ناصر الدین البانی رحمتہ اللہ)

علامہ البانی رحمتہ اللہ کا یہ فرمانا بلکل صحیح ہے کہ یہودیوں کے ساتھ رسول ﷺ کے دفاعی معاہدوں اور پاکستان میں بننے والے اتحادیوں میں کوئی مماثلت نہیں ہے ____

پاکستان کے اندر مختلف جماعتوں کے اتحاد کا مقصد دفاعی نہیں بلکہ خلافت اسلامیہ کا قیام ہوتا ہے ___ قومی اتحاد میں اسغر خان ،بیگم ولی خان ، نورانی اور مفتی محمود صاحبان نظام مصطفے کے قیام کے لیے اکٹھے ہووے اور اور مرکزی جمعیت اہل حدیث نے مسلم لیگ کے ساتھ کتاب و سنت کی بالادستی کے لیے اتحاد کیا______ کیونکہ شرک وکفر کے عقائد کے حاملین کے ساتھ کتاب و سنت کی بالادستی کے لیے اتحاد کرنے کی کیا دلیل ہے ؟

غلط فہمی نمبر 4:

: مشرکین سے مدد حاصل کرنا

سیرت رسول ﷺ سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اور بعض اوقات رسول ﷺ نے بھی مشرکین سے مدد حاصل کی ___ انکی پناہ لے کر مکہ میں رہے ___ بعض صحابہ کرام حبشہ کی طرف ہجرت کر گیے اور نبی اکرم ﷺ اور نبی اکرم ﷺ پر ایمان لانے والا حبشہ کا حاکم اصحمہ نجاشی رحمتہ اللہ علیہ مسلمان ہو کر مسلمانوں کی حمایت تو کرتا رہا لیکن اپنی ماتحت رعایا کو مسلمان نہ بنا سکا اور نہ ہی ان پر اسلام کا نفاذ کر سکا حتیٰ کے اسکی موت پر نماز جنازہ پڑھانے والے بھی موجود نہ تھے اسی وجہ سے رسول اکرم ﷺ نے اس کی غائبانہ نماز جنازہ کا خصوصی اہتمام کیا ___

: ازالہ

یہ درست ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے حبشہ میں پناہ لی رسول ﷺ نے مطعن بن عدی کی پناہ لی اور آپ نے ہجرت مدینہ کے موقعہ پر ایک مشرک کو راستہ بتانے کے لیے اجرت پر رکھا مگر یہ سب کچھ نظام مصطفیٰ کے قیام کے لیے اور اسلامی خلافت کے حصول کے لیے گمراہ سیاسی جماعتوں کے ساتھ اتحاد کی دلیل کیسے بنے گا ؟ کیا اللہ کے نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے حق سے ذرا سی بھی دست برداری کی ؟ کیا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ شرک وکفر کے دائیوں کو اسلامی رہنما ہونے کا بھرپور تاثر دیا جائے ؟ نجاشی رحمتہ اللہ علیہ نے اسلام کے قانون کے خلاف کون سا قانون جاری کیا ؟ اس سے یہ تو ضرور ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان کفر کی حکومت کے ماتحت رہ سکتے ہیں اور انکی ایسی ملازمت بھی کر سکتے ہیں جن سے قرآن وسنت کے کسی حکم کی صریح مخالفت نہ ہوتی ہو ، مگر کیا یہ بنک کی نوکری کی دلیل بن سکتی ہے ؟

جس میں اسے سودی کھاتے لکھنے پڑتے ہوں _ کیا یہ شراب خانہ کا مینیجر بننے کی دلیل بن سکتی ہے ؟ جس میں اسے شراب پلانے والوں کی نگرانی کرنی پڑتی ہو ؟ _ کیا ایسی نوکری کر سکتا ہے جس میں اسے

کتاب وسنت کے خلاف قانون کے مطابق فیصلہ کرنا پڑتا ہو یا اس پر عمل درآمد کروانا پڑتا ہو ؟؟؟؟یقیناً نہیں __________ ہمیں اگر نجاشی کی حکومت کی تفصیلات معلوم نہیں تو قرآن مجید کی محکم آیات پر عمل کرنے میں کیا روکاوٹ ہے ؟

وَمَنۡ لَّمۡ يَحۡكُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۤـئِكَ هُمُ الۡكٰفِرُوۡنَ

((المائدہ : 44

_"اور جو کوئی اس قانون کے ساتھ فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے نازل کیا تو وہی لوگ ہی کافر ہیں ""

غلط فہمی نمبر5:

: قصہ یوسف علیہ السلام سے دلیل پکڑنے کی حقیقت

یہ بھی حقیقت ہے کہ یوسف علیہ السلام باوجود ایک عادل وزیر خزانہ ہونے کے تمام معملات میں حق و عدل قائم نہ کرپائے تھے ____ کیونکہ مصری حکومت کے کئی ایسے مالی قوانین بھی تھے جو عدل و انصاف کے سراسر منافی تھے ،،،،،،،،،، اوریوسف علیہ السلام کے لیے ممکن نہ تھاکہ وہ اللہ کے دین کو مکمل طور پر عملاً نافذ کرنے کے لیے جو کچھ چاہتے تھے ،،،،،،،،،،، مَا كَانَ لِيَاۡخُذَ اَخَاهُ فِىۡ دِيۡنِ الۡمَلِكِ (وہ اپنے بھائی کو بادشاہ کے قانون کے مطابق نہیں پکڑ سکتے تھے) ______ اس آیت میں دین الملک سے مراد چوروں کے متعلق مصر کا قانون تھا جو قانون انبیاء کے خلاف تھا ،،،،،،،،،،، گویا یوسف علیہ السلام نے اہل مصر پر جزوی حکمرانی کی ،،،،،،،،،،،

: ازالہ

جب اس بات پر کسی کا اختلاف سرے سے ہے ہی نہیں کہ قرآن وسنت کی نصوص سے متصادم یا مختلف قانون بنانے اور چلانے کا اختیار کسی کو نہیں اور جو جان بوجھ کر ایسا کرے وہ طاغوت ہے تو پھر اللہ کے سچے نبی یوسف علیہ السلام کریم ابن کریم ابن کریم کے بارے میں ایسی سوچ کی تو قطعاً کوئی گنجائش ہرگز

ہرگز نہیں ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے احکامات کے خلاف معاز اللہ بادشاہ کے کسی قانون کی تابعداری کی ہو یا کروائی ہو ______ وہ یوسف علیہ السلام جن کا نعرہ ہی یہ تھا ..،اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ "" "" فرمانروئی صرف اللہ ہی کیلئے ہے "(یوسف : 67/12) ایسا کہ سکتے تھے ؟؟؟؟؟

پھر جو مثال پیش کی گئی ہے اس سے بھی تو اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ آپ نے باشاہ کے قانون کی بجاے شریعت یعقوب کے مطابق اپنے بھائی کو روکا اور نبی ہوتے ہووے انھیں یہ لائق ہی نہ تھا کہ وہ بادشاہ کے قانون پر عمل کرتے ______ (تفسیر ابن کثیر)

خد اس آیہ مبارکہ کا مضمون ہی اللہ کے نبی یوسف علیہ السلام کی مثالی توحید پر شاہد ہے : مَاکَانَ لِیَأْخُذَ اَخَاهُ فِیْ دِیْنِ الْمَلِکِ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ -

(یوسف : 76/12)

یوسف علیہ السلام کو لائق نہ تھا کہ وہ اپنے بھائی کو باشاہ کے قانون کی رو سے لے لے مگر یہ کہ اللہ " "" ___ ہی چاہے

: اس آیت کی تفسیر میں سید مودودی صاحب کیا خوب لکھتے ہیں

(سوال یہ ہے) کہ یوسف علیہ السلام ایک راستباز آدمی بھی تھے یا نہیں ؟؟؟؟؟ اگر راست باز تھے "" تو کیا ایک راست باز انسان کا یہی کام ہے کہ قید خانے میں تو وہ اپنی پیغمبرانہ دعوت کا آغاز اس سوال سے کرے کہ "" بہت سے رب بہتر ہیں یا وہ ایک اللہ جو سب پر غالب ہے "" اور بار بار اہل مصر پر بھی واضح کردے کہ تمہارے ان بہت سے متفرق خد ساختہ خداؤں میں سے ایک یہ شاہ مصر بھی ہے اور صاف صاف اپنے مشن کا بنیادی عقیدہ یہ بیان کرے کہ

"""" فرمانروائی کا اقتدار اللہ کے سوا کسی کے لیے نہیں ""

مگر جب عملی آزمائش کا وقت آے تو وہی شخص خود اس نظام حکومت کا خادم بلکہ ناظم اور محافظ اور پشت پناہ تک بن جائے جو شاہ مصر کی ربوبیت میں چل رہا تھا اور اس کا بنیادی نظریہ """ فرمانروائی کے اختیارات اللہ کے لیے نہیں بلکہ بادشاہ کیلیے ہیں"" تھا ______

حقیقت یہ ہے کہ اس مقام کی تفسیر میں دور انحطاط کے مسلمانوں نے کچھ اسی ذہنیت کا اظہار کیا جو کبھی یہودیوں کی خصوصیت تھی ______ یہ یہودیوں کا حال تھا کہ جب وہ ذہنی و اخلاقی پستی میں مبتلا ہوے تو پچھلی تاریخ میں جن جن بزرگوں کی سیرتیں انکو بلندی پر چڑھنے کا سبق دیتی تھیں ان سب کو وہ نیچے گرا کر اپنے مرتبے پر اتار لاے تاکہ اپنے لیے اور نیچے گرنے کا بہانہ پیدا کریں ______ افسوس یہی کچھ مسلمانوں نے بھی کیا ______ انہیں کافر حکومتوں کی چاکری کرنی تھی مگر اس پستی میں گرتے ہووے انہیں اسلام اور اس کے علمبرداروں کی بلندی دیکھ کر انہیں شرم آئی ______ لہٰذا اس شرم کو مٹانے اور اپنے ضمیر کو راضی کرنے کے لیے یہ اپنے ساتھ اس قدر جلیل القدر پیغمبر کو بھی خدمت کفر کی گہرائی میں لے گرے جس کی زندگی انہیں دراصل یہ سبق دے رہی تھی کہ اگر کسی ملک میں ایک اور صرف ایک مرد مومن بھی خالص اسلامی اخلاق اور ایمانی فراست وحکمت کا حامل ہو تو وہ تن تنہا مجرد اپنے اخلاق اور اپنی حکمت کے زور سے اسلامی انقلاب برپا کر سکتا ہے اور یہ کہ مومن کی اخلاقی طاقت فوج ، اسلحہ اور سامان کے بغیر بھی ملک فتح کر سکتی ہے اور سلطنتوں کو مسخر کر لیتی ہے

______

(تفہیم ال قرآن جلد دوئم ، سورہ یوسف حاشیہ 47)

یقیناً یوسف علیہ السلام نے حکومت کا اقتدار اس لیے طلب کیا تھا کہ وہ ملک کو اسلام کے مطابق ڈھال سکیں ______ اللہ تعالیٰ کے احکام جاری کر کے حق کو قائم کر دیں ______ یہ کیسے ممکن ہے کہ اللہ کا رسول کفر کے نظام کو کافرانہ اصولوں پر چلانے کے لیے اپنی خدمات پیش کرے ؟؟؟؟؟؟؟؟

پھر اس واقعہ میں اس بات کی دلیل کہاں ہے کہ ایک مسلمان پانچ سالوں کے لیے ان حکمرانوں کو اپنے ہاتھ سے منتخب کرے جو کامیاب ہونے کے بعد قبروں ، تعزیوں اور شرک کے اڈوں کے محافظ بنیں ،

سود کا نظام ملک میں چلائیں _____ فحاشی کے قانونی اداروں کی حفاظت کریں _____ شرک و کفر کے سرپرستوں کو اسلامی رہنما اور ورثۃ الانبیاء ہونے کا تاثر دینے کا ثبوت قصہ یوسف علیہ السلام میں کہاں ہے ؟؟؟؟

الولاء (اللہ کے دوستوں سے پیار) والبراء (اللہ کے دشمنوں سے دشمنی) کے عقیدہ کے خلاف ان سے اظہار محبت کی آخر کیا دلیل ہے ؟؟؟؟؟؟؟

پارٹ 14

جمہوریت سے متعلق شبہات کا ازالہ

غلط فہمی 6 :

: صلح حدیبیہ سے دلیل پکڑنے کی حقیقت

رسول ﷺ نے چونکہ صلح حدیبیہ کی ہے ،،،،،،،، تو ہمیں بھی دنیا میں رہنے کے لیے ایسی گنجائش رکھنی چاہیے _______

ازالہ :

حقیقت یہ ہے کہ مذہبی جماعتوں کو ان سیاسی جماعتوں کے ساتھ اتحاد کرنے میں اسلام کے اصول الولاء والبرء سے دستبردار ہونا پڑتا ہے جبکہ صلح حدیبیہ کے بارے میں علامہ ناصر الدین البانی رحمتھ اللہ فرماتے ہیں :

صلح حدیبیہ میں اسلام کی کسی بات سے جوہری دستبرداری نہ ہوئی تھی چناچہ آپ نے "" الرحمان الرحیم "" کی جگہ "" باسمک اللھم "" لکھ دیا______ رہی یہ بات کہ آپ ﷺ نے (اس معاہدہ میں) رسول اللہ ﷺ نہ لکھوایا تو اس بات سے یہ قطعاً ثابت نہیں ہوتا کہ آپ ﷺ نے اپنی رسالت کی نفی کر دی تھی بلکہ آپ ﷺ نے فرمایا :

واللہ ! انی لرسول اللہ

____ "" اللہ کی قسم ! میں بے شک اللہ کا رسول ہوں "

(فتاویٰ البانی رحمتہ اللہ)

(کچھ اضافہ)

صلح حدیبیہ اور مجبوری میں سور کا گوشت کھانے اور انتہائی اضطراب میں کلمہ کفر کی اجازت کے واقعات سے انھوں نے یہ مجموعی ذہنی تاثر قائم کیا ہے کہ ہم مشکل اور مجبوری میں جائز طور پر کمپرومائز کر سکتے ہیں_____

آئیں ذرا ان واقعات کو تھوڑا سمجھتے ہیں___________

صلح حدیبیہ کسی کمزوری کی وجہ سے نہیں ہوئی تھی بلکہ اس معاہدے کا اصل پس منظر مندجہ ذیل ہے کہ :

رسول ﷺ نے خواب دیکھا کہ آپ اور دیگر مسلمان حج کر رہے ہیں____نبی کا خواب وحی ہوتا ہے تو آپ نے یہ خیال کیا کہ اللہ کی طرف سے حج اداکرنے کا حکم آیا ہے تو پھر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اسی سال (6 ھجری) میں 1400 مسلمانوں (صحابہ اکرام) کو ساتھ لیے مدینہ سے مکہ کی طرف عمرہ کے ارادہ سے روانہ ہوئے۔ مشرکینِ مکہ نے خالد بن ولید (جو اس وقت تک مسلم نہیں ھوئے تھے) کی قیادت میں دو سو مسلح سواروں کے ساتھ مسلمانوں کو حدیبیہ کے مقام پر مکہ کے باہر ہی روک لیا۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ مسلمان مکہ میں داخل ہوں وہ ڈرتے تھے کہ محمد ص مکہ میں داخل ہوں گے تو عوام سے رابطہ ہوں گے اور عوام میں شعور پھیلے گا تو رسول اللہ ص نے حضرت عثمان غنی کو سفیر بنا کر مکہ بھیجا۔ انھیں وہاں روک لیا گیا، ان کے واپس آنے میں تاخیر ہوئی اور یہ افواہ پھیل گئی کے اہل مکہ نے عثمان غنی رض کو شہید کر دیا ہے تو آپ ص نے صحابہ سے.بیعت لی جو.بیعت رضوان کے نام سے مشہور ہے۔اس.بیعت میں مسلمانوں نے موت پر بیعت کی کہ آخر دم تک لڑیں گے۔۔ تھوڑی دیر بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ واپس آگئے اس.بیعت کی خبر مکہ والوں کو ہوئی اور انھوں نے مسلمانوں کو جنگ کے لیے تیار پایا۔ تو انہوں نے صلح کرنے کو بہتر جانا۔ تو اللہ کے رسول نے مکہ والوں کی شرائط قبول فرمالیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ صلح نامہ لکھوایا گیا۔ اس معاہدے کی رو سے اگلے سال اللہ کے نبی اور مسلمانوں کو امن کے ساتھ حج کرنے کی شرط شامل تھی اور پھر ایسا ھی ہوا اگلے سال مسلمانوں نے حج ادا کیا اور اللہ نے اپنے نبی کے خواب کو سچا کر دکھایا-______

یہ معاہدہ دراصل فتح مبین تھی کہ جس سے بغیر لڑے ھی اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مکہ والوں کو شکست فاش دی تھی-الحمد للہ

لہذا مذہبی جماعتوں کے اکابرین وکارکنان کا اس عظیم معاھدے کو مثال بنا کر موجودہ دور کے سیکولرز سے اتحاد قائم کرنے کی دلیل پکڑنا کم عقلی اور کج فہمی کے سوا کچھ بھی نہیں ھے _

صلح حدیبیہ کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فتح مبین قرار دیا. اس معاہدے کے ذریعے رسول__________ ﷺ نے قریش مکہ اور یہود مدینہ کو الگ الگ کر دیا اور اس معاہدے کے صرف پندرہ دن بعد خیبر کے

یہود پر حملہ کر کے انھیں مسلمانوں کی تلوار کے آگے جھکا دیا___اس معاہدے کی """ذلت والی شقوں""" کو قریش نے خود درخواست کر کے ختم کروایا________دو سال میں قریش کا اقتدار ختم ہوئے اور عمرہ بھی legitimize گیا________مسلمان ایک برابر کی پارٹی کے طور پر ہوا________مزید یہ کہ رسول ﷺ خود شریعت کا ماخذ ہیں، وہ جو کرتے ہیں، وہ خود شریعت ہوتا ہے، _شریعت پر کمپرومائز تو ان سے ہونا ممکن ہی نہیں کہ ان کا عمل خود شریعت اور وحی ہے

جہاں تک شدید بھوک میں سور کا گوشت کا تعلق ہے، یا اضطرار میں کلمہ کفر، تو وہ__________ وہیں تک محدود ہے کہ جب جان جانے یا عضو کٹنے کا خطرہ ہو تو وہ مخصوص شخص یہ مخصوص عمل کر سکتا ہے______یہ کسی اور حرام کا جواز نہیں، نہ یہ کوئی اصول ہے کہ مجبوریوں میں جو مرضی حرام کام کرو_____آج تو نعوذ باللہ کسی نے رشوت لینی ہو، کفار کو اڈے دینے ہوں یا مسلمانوں کو مارنا ہو، تو جھٹ سے صلح حدیبیہ یا مجبوری میں حرام کام کے جائز ہونے کے فتوے لگانا شروع کر دیتا ہے________پرویز مشرف نے امریکہ کا ساتھ صلح حدیبیہ کے نام پر ہی دیا تھا________(یہی کچھ آج اردگان اسرائیل معاہدے پر کہا جا رہا ہے) جو شرمناک حد تک نبی کریم ﷺ کے معاہدہ صلح حدیبیہ کی توہین اور اسلامی احکامات کا مذاق ہے___ایک تو غلط کام کرنا پھر اسلام سے جواز ڈھونڈنا_______

مزید برآں :

صلح حدیبیہ سے مومنین کیلئے سبق___________ :

1۔ مسلمانوں کے فائدے کے لیئے مشرکین سے محدود مدت کے لیئے معاہدہ کیا جا سکتا ہے ۔

2۔ ایک مسلمان کا بدلہ لینے کے لیئے جہاد اور موت کی بیعت کرنے والوں سے اللہ راضی ہوتا ہے ۔

3۔ دارالکفر میں رہنے والے مسلمانوں کے وقتی نقصان پر دارالسلام میں رہنے والے مسلمانوں کے فائدے کو مقدم رکھا جا سکتا ہے ۔

۔ کافر کا خون اللہ کے نزدیک کتے کے خون کے برابر ہے ۔4

۔ مسلمان عورتوں کو کسی بھی قیمت پر کفار کے حوالے کرنا جائز نہیں اللہ نے منع کیا ہے ۔5

۔ ایک مسلمان کے قتل سے معاہدہ ٹوٹ جاتا ہے ۔6

: صلح حدیبیہ سے منافقین کے لیئے سبق__________

۔ رسول اللہ نے معاہدہ کیا اس لیئے ہر کافر سے کسی بھی قسم کا معاہدہ جائز ہے ۔1

۔ رسول اللہ نے ایک مسلمان کی مدد نہیں کی تو مسلمانوں کو تنہا چھوڑنا اور ان کے خلاف کافروں کی2 مدد کرنا اسلام ہے ۔

۔ رسول اللہ نے صحابی کو کفار کے حوالے کیا تو کسی بھی مسلمان مرد و عورت اور بچوں کو امریکہ کے3 حوالے کرنا عین اسلام ہے اور فرض ہے ۔

۔ رسول اللہ نے معاہدے کی پاسداری کی اس لیئے ہمارا معاہدہ ٹوٹ نہیں سکتا چاہے سارے4 مسلمان شہید کر دیئے جائیں ۔

۔ ابو سفیان مدینہ آیا اس لیئے ہر بدترین کافر کو اپنے ملک بلا کر چومنا رقص کرنا اور سونے کے ہار پہنانا5 عین اسلام ہے ۔

(اللّٰھ مسلمانوں کے حال پر رحم فرمائیں_ آمین)

: غلط فہمی 7

: رومیوں کی کامیابی سے دلیل پکڑنے کی حقیقت

سورہ روم میں ہے کہ رومی چند سالوں میں کامیاب ہو جائیں گے اور مسلمان اس دن اللہ کی مدد سے خوش ہوں گے ____ حالانکہ رومی بھی کافر تھے مگر عیسائی تھے ____ ان کی فتح سے مسلمانوں کو خوشی

ہوگی کیونکہ وہ لوگوں کو مذہبی آزادی دیتے ہیں اور مجوسی مسجدوں کو مسمار کرتے ہیں

____

ازالہ :

درج ذیل عبارتوں پر غور کیجیے اور سوچئے کے کیا یہ جواب کافی نہیں ؟؟؟؟

کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے روم وایران کی جنگ میں روم کی حمایت کی تھی اس لیے ھم "" بھی انتخابات میں چھوٹے کفر کی حمایت کرنے کے مجاز ہیں _____ یہ شبہ دو غلط فہمیوں پر مبنی ہے

____

1______ اول تو یہ ثابت نہیں کیا جاسکتا کہ رسول اکرم ﷺ نے رومیوں کی کسی طرح کی حمایت کی تھی ،،، حدیث کی کسی روایت میں آیا ہو کہ آپ ﷺ نے رومیوں کی کسی طرح کی مدد کی تھی یا زبان کی حد تک حمایت کا اعلان فرمایا تھا ؟؟؟؟؟؟؟ ایسی کسی بھی بات کا دعویٰ کیا جاسکتا ہے نہ ثبوت فراہم ہو سکتا ہے ______ واقعہ صرف اتنا ہے کہ ایرانیوں کی فتح پر قریش خوش ہوتے تھے اور رومیوں کی فتح پر مسلمان ' علمی امانت سے کام لیا جائے تو اس سے بڑے کافر کی شکست پر خوش ہونے کا جواز ہے ______ رہا کسی کفر کا ہاتھ بٹانا ، ساتھ دینا یا زبان کی حد تک ہی تائید وحمایت کرنا تو ایسے کسی بھی واقعہ کا اگر اللہ کے رسول ﷺ پر دعویٰ کیا جاتا ہے تو وہ آپ ﷺ پر بہتان ہے اور اگر ایسا دعویٰ نہیں کیا جاتا ________ تو پھر سرے سے مسلہ ہی نہیں بنتا

یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ وہ خوشی جس کا قرآن مجید میں ذکر آیا ہے وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ (4 الروم) مفسرین کی ایک جماعت کے نزدیک وہ رومیوں کی فتح کے بارے میں نہیں بلکہ غزوہ بدر کی فتح کی پیشین گوئی ہے ______ تاہم اگر رومیوں کی فتح کے بارے میں بھی ہو تو اس سے صرف خوشی کا جواز نکلتا ہے ______ اس کے علاوہ یہ وضاحت بھی فائدے سے خالی نہیں کہ حضرات ابوبکر رضی اللہ نے جو شرط بدلی تھی وہ بھی رومیوں کے لیے جذباتی ہونے کی بنا پر نہیں بلکہ قرآن اور

رسول اکرم ﷺ کی پیشین گوئی کی حقانیت کی وجہ سے تھی کہ کافر روم کی فتح ناممکن قرار دیتا تھا

____

دوسری غلط فہمی ووٹ اور منڈیٹ کا مطلب نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے __________2

______ یہ فرض کر لینے کے بعد کے رسول اکرم ﷺ نے رومیوں کی تائید کی تھی ووٹ کو بھی ویسی تائید سمجھ کے جائز کر لیا جاتا ہے _____ سو نہ پہلا مقدمہ درست ہوتا ہے نہ دوسرا ______ جبکہ ووٹ _"" ایک جاہلی نظام میں اس کے شہریوں کی شرکت اور خود طاغوتوں ہی کا انتخاب ہوتا ہے

(کیا ووٹ مقدس امانت ہے _ از حافظ حامد محمود، ص 73،74)

____

غلط فہمی 8:

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمتہ اللہ علیہ کی مثال اس سلسلہ میں نمایاں ہے _ جنھوں نے حکمرانوں اور _______ معاشرہ کی دعوت واصلاح کے ساتھ ساتھ خیر کے کاموں میں عملاً تعاون بھی کیا

ازالہ:

کلمہ پڑھنے کے باوجود ملکی نظام کو بشری قوانین کے تحت چلانے کے کفر کا ارتکاب سب سے پہلے تاتاری حکمرانوں نے کیا جو کلمہ پڑھ کر اسلام میں داخل ہونے کے باوجود چنگیز خان کے "" یاسق "" کو اپنے مابین قانون قرار دیتے تھے البتہ دور حاضر کے حکام کے برعکس وہ اسلامی بلاد کو فتح کرنے کے بعد ان پر یاثق کو نافذ کرنے کی بجائے انہیں پرانے اسلامی طریقہ پر ہی چھوڑ دیتے ________ حافظ ابن تیمیہ رحمتہ اللہ علیہ وہ پہلے بڑے امام ہیں جنھوں نے اس تاتاریوں کو اس وجہ سے بھی کھل کر کافر قرار دیا

____

ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے تاتاریوں کے بارے میں پوچھا گیا کہ:

سوال : یہ لوگ ایک ایک مسلمان ممالک پر حملے کر رہے ہیں خود کو بظاہر مسلمان کہتے ہیں مگر اسلام کے اکثر احکام پر عمل نہیں کرتے ان کا کیا حکم ہے ؟؟؟

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے جواب دیا"" ان لوگوں میں سے ہوں یا کوئی اور ہو جو شرعی احکام متواترہ کا التزام نہیں کرتے وہ کافر ہیں ان سے قتال واجب ہے جب تک اسلامی شرائع کو نہ تھام لیں ۔ اگرچہ یہ لوگ زبان سے شہادتین کا اقرار کرتے ہوں اور کچھ شرعی احکام کو اپناتے ہوں جیساکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مانعین زکاۃ سے قتال کیا تھا____ اسی وجہ سے فقہاء نے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے مناظرہ کے بعد صحابہ رضی اللہ عنہم کے اتفاق کی بنا پر حقوق اسلام کے قتال پر اتفاق کیا ہے کتاب وسنت پر عمل کرتے ہوئے ___خوارج کے بارے میں احادیث میں آتا ہے کہ وہ بدترین مخلوق ہوں گے اور تمہاری نمازیں اور روزے ان کے روزوں اور نمازوں کے سامنے تمہیں حقیر لگتے ہوں گے ________۔(بخاری ۔ مسلم) اس سے معلوم ہوا کہ شرائع کے التزام کے بغیر صرف اسلام کو اپنانا قتال کو ساقط نہیں کرتا______جب تک دین ایک اللہ کے لیے نہ ہو جائے قتال واجب ہے جب غیر اللہ کا دین ہو قتال واجب ہوگا______ جو بھی گروہ نماز، روزہ، حج یا مال وجان کی حرمت یا زنا وشراب کی حرمت یا ذی محرم سے نکاح کی حرمت یا کفار سے جہاد کے التزام یا اہل کتاب پر جزیہ مقرر کرنے جیسے امور سے منع کرتا ہو وہ کافر منکر ہے ______ان سے روکنے والے گروہ سے قتال کیا جائے گا """اگرچہ وہ ان کا اقرار کرتا ہو اس بات میں علماء کے مابین کوئی اختلاف نہیں ہے

(مجموع الفتاوی ۵۰۲/۸۲-۵۰۳)

پس ظاہر ہے کہ جن حکام سے وہ تعاون کرتے رہے وہ یقیناً وہی لوگ ہیں جنکا آئین قرآن وسنت ہی تھا یعنی اسلامی بنیاد ابھی باقی تھی ______ علاوہ ازیں یہ بتائیے کہ ووٹ ڈال کر ان لوگوں کو چننا جو منتخب ہونے کے بعد قرآن وسنت سے آزاد قانون سازی کریں " خیر "کا کام کیسے ہے ؟ یہ تو شرک وکفر

ہے جیسا کہ ثابت کیا جا چکا______ شرک وکفر میں تو ہرگز ہرگز تعاون نہیں کیا جاسکتا

____

____

: غلط فہمی 9

: جمہوری انتخاب میں حصہ لینے والوں پر فتویٰ لگانے کی حقیقت

اگر جمہوریت کو کفر مان لیا جائے تو سلف صالحین بلخصوص برصغیر پاک وہند کی تمام بزرگ شخصیات جو ملکی سیاست اور مختلف ملکی تحریکوں اور انتخابات میں حصہ لیتی رہی ہیں (خاکم بدھن) وہ تمام کافر قرار پائیں گے ______ صرف وہی نہیں وہ بھی جو جمہوری انتخابات میں ووٹ ڈالتے رہے یعنی ان لوگوں کی زبان.یک حرکت کروڑوں مسلمانوں اور صاحبان ایمان کو کافر بنا ڈالتی ہے

____

: ازالہ

جمہوریت کفر ہے """ کی بنیاد پر جو نتائج اخز کیے گیے ہیں وہ خالصتاً خارجیوں کا طریقہ ہے ،،،آج کلمہ پڑھنے""" والوں کی اکثریت شرک وکفر میں ملوث ہے ______ دعوت کے میدان میں کام کرنے والوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایمان کی تفصیلات.بیان کریں _______ جن باتوں سے آدمی کافر ہو جاتا ہے یعنی نواقص السلام صاف صاف لوگوں کو سنائیں تاکہ لوگ اپنے شرک وکفر سے بعض آجائیں _______ البتہ یہ ضروری نہیں کہ کفر وشرک میں واقع ہونے والے سب لوگ کافر و مشرک قرار پائیں _______ گویا ھم نے کفر مطلق کو.بیان کرنا ہے کہ فلاں بات کہنے یا فلاں کام کرنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے البتہ کفر معین یعنی کسی خاص شخص (محمد علی ولد عبد القادر) کو کافر و مشرک کہنا اس وقت تک درست نہیں جب

تک کہ متعین شخص کے حق میں کچھ شروط پوری اور کچھ موانع ختم نہ ہو جائیں______ کیونکہ کفر مطلق سے ہمیشہ کفر معین لازم نہیں آتا ______

اہل سنت کے آئمہ خصوصاً امام ابن تیمیہ رحمتہ اللہ یہ وضاحت کر چکے ہیں کہ گمراہ فرقوں _________ میں بھی ہر شخص پر ایک جیسا فتویٰ نہیں لگتا____ ان میں بھی مختلف قسم کے لوگ ہوتے ہیں ____ مثلاً :

1_________ مجتہد مخطی ، قابل عذر :

گمراہ فرقوں میں بعض ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو جان بوجھ کر اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی مخالفت نہیں کرتے بلکہ ظاہراً اور باطناً اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے ساتھ ہی ایمان رکھتے ہیں مگر بعض ایسے امور کا انہیں علم نہ ھوا جنہیں اللہ کے رسول ﷺ لے کر آے یا کسی غلط اجتہاد کے باعث یا تاویل کی بنا پر سنت سے مخالفت ہوئی _____ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو خطا (غلطی لگ جانا) اور نسیان (بھول جانا) معاف فرما دیا اور تقویٰ کی بنا پر اللہ سے دوستی اور وفاداری کا رشتہ قائم رکھتا ہو ______

2__________ جہالت ، قابل عذر :

شرک جلی میں جہالت قابل عذر نہیں مگر بعض امور خفیہ ایسے بھی ہیں جن میں جہالت قابل عذر ہو سکتی ہے _____ کیونکہ گمراہ فرقوں میں عوام اپنے بزرگوں اور علماء کے بدعتی اقوال پر سہارا کرتے اور گمان یہ رکھتے ہیں کہ ان بزرگوں کے اقوال کی بنیاد قرآن و سنت ہے _____ یہ سنت کی اس لیے خلاف ورزی کرتے ہیں کیونکہ انہیں علم نہیں ہوتا_____ علم ہو جانے کے بعد یہ خلاف سنت افعال سے توبہ کر لیتے ہیں _____ تو ایسی جہالت کا شکار، گمراہ فرقے میں ہونے کے باوجود صرف ناقص ال ایمان اور مبتدع کہلائیں گے ______ انکی خطاء قابل مغفرت ہو سکتی ہے

____

3_______ فاسق وعاصی، قابل عذر :

گمراہ فرقوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جو باطناً اور ظاہراً ایمان رکھتے ہیں مگر جہالت اور ظلم کی بنا پر سنت کی مخالفت کرتے ہیں ____ دین کے بعض ایسے امور بھی ہیں جن کی مخالفت کی بنا پر کوئی شخص کافر یا منافق نہیں ہوتا بلکہ فاسق ٹھرتا ہے __________

:کافر و مشرک ، ناقابل عذر_____4

گمراہ فرقوں میں کافر و مشرک بھی ہیں جو صریحاً کفر و شرک کا عقیدہ رکھتے اور اس کی طرف دعوت دیتے ہیں _____

ایسے لوگوں کیلیے اللہ کے ہاں مغفرت کی کوئی گنجائش نہیں ہے __________

معلوم ھوا کے اہلسنت کے نزدیک گمراہ فرقوں میں کسی گروہ پر معصیت ، فسق ، کفر یا شرک کا مطلق حکم لگانا درست ہے مگر ان میں شامل ہر شخص کو کافر و مشرک سمجھنا غلط ہے _________

الغرض اعزار کی بنا پر کفریہ فعل کا مرتکب کافر نہیں ہوتا ہے _________

ھم نے جمہوریت کا دین جدید ہونا قرآن و سنت کے دلائل اور کئی علماء عرب و عجم کی فیصلہ کن تحریرات سے ثابت کر دیا_ یہ علماء کرام جمہوریت کو غیر اسلامی ثابت کرنے باوجود اس میں حصہ لینے والے ہر شخص کو کافر نہیں کہتے تو ھم آخر ایسا کیوں کریں ؟؟؟؟؟؟ اہل سنت امت عدل ہیں_____دین کے نام پر پھیلی ہوئی گمراہیوں میں ملوث ہر شخص پر ایک حکم نہیں لگاتے اس گمراہی کا مطلقاً ایک حکم ہے جو اس رسالہ میں ثابت کر دیا گیا ہے اور جہاں تک ان مسلمانوں کا حکم ہے جو اس میں حصہ لیتے ہیں تو ان کا معاملہ جدا جدا ہے ان کو تین بڑے گروھوں میں تقسیم کر کے سمجھنا آسان بنایا جا سکتا ہے _____

وہ لوگ جو اس (جمہوریت) دین جدید کی فکر سے پورے ہوش وہواس کے ساتھ اس _______1 کو اسلام کی ضد جان لینے کے بعد بغیر کسی تعویل ، دھوکہ اور اکراہ کے مکمل مطمئن ہیں اور اس پر انکا

قول وفعل بھی شہادت دے رہا ہے بلکہ اللہ کے دین کے ساتھ استہزا اور اہانت کا اظہار بھی ان کے ہاں مل جاتا ہے تو ان کا معاملہ یقیناً ناقض کا ارتکاب یعنی کفر ہے ___________

2___________ وہ گروہ جو اسلام پر ایمان اور جمہوریت کی فکر کی اصل کا انکار کا دعویٰ تو ضرور کرتا ہے مگر اس کا عمل اس کے اس دعویٰ کی ہر طرح سے تکذیب کر رہا ہوتا ہے ایسا گروہ نفاق کا شکار نظر آتا ہے جو کہ نفاق اکبر بھی ہو سکتا ہے لیکن دنیا میں انکے ساتھ مسلمان والا سلوک ہی کرنا ہوگا

____

3___________ وہ لوگ (جو) اس دین (جمہوریت) جدید کی فکر کا صریح انکار کرتے ہیں اور اللہ کے دین ہی کو اپنا مرجع سمجھتے ہیں جس کی شہادت انکا قول وفعل بھی دے رہا ہے ،،،،،، کسی نہ کسی حد تک اس میں ملوث ہیں تو ان میں کوئی اجتہادی غلطی ،،، کوئی فسق اور کوئی کبیرہ گناہ کا مرتکب بھی ہو سکتا ہے _________

ہمارے سلف نے متعین اشخاص کی تکفیر کی ہے ________ اور یہ اہل سنت کا باقاعدہ اصول ہے کہ وہ شروط پوری ہونے اور موانع دور ہونے کے بعد تکفیر معین کرتے ہیں تاکہ اہل اسلام کو فتنوں سے بچایا جا سکے ________ اگرچہ ایسا کرنا صرف اور صرف جید علماء کرام ہی کی ذمہ داری ہے _________

یہی وجہ ہے کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو آگ میں جلا دیا اور محمد بن عبد الوہاب رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابن تیمیہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ابن الخفیری نے اپنے والد شیخ الخفیری جو احناف کے بڑے آئمہ میں سے ہیں سے روایت کی ہے کہ شہر بخارا کے فقہا ابن سینا کے متعلق کہتے ہیں کہ وہ کافر تھا مگر بلا کا زہین تھا_ اسپر محمد بن عبد الوہاب یہ اضافہ کرتے ہیں کہ بخارا کے تمام فقہا نے متعین طور پر ابن سینا کی تکفیر کی جو اس بات کی دلیل ہے کہ ہمارے دین میں متعین طور پر تکفیر کرنا روا ہے _________

(مفید المستفید)

اس کی وجہ یہ ہے کہ جب حق کو باطل بنا کر پیش کیا جاتا رہے جس سے عامتہ المسلمین گمراہ ہو سکے تو علماء حق کا خاموش رہنا جرم بن جاتا ہے ____ اسلام میں اس مداہنت کی کوئی گنجائش نہیں موجودہ دور میں بھی علماء کرام نے خصوصاً سعودیہ عرب کے دارالافتاء الجنہ الدائمہ نے قادیانیوں کی مجموعی طور پر اور مرزا غلام احمد کی متعین طور پر تکفیر کی ________

پارٹ 15

: جمہوریت سے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ

غلط فہمی 10:

: اسلام پسند بمقابلہ سیکولر جماعتیں

ھم جمہوریت کو کفر جانتے ہیں لیکن حقیقت پسندی کا تقاضا یہ ہے کہ ھم ووٹ کاسٹ کریں یہ نہ کریں بہر حال کوئی ایک ھم پر مسلط ہو کر رہے گا ___ تو کیوں نہ بدترین گروہ یا شخص کو روکنے کی کوشش میں ووٹ کاسٹ کیا جائے یقیناً جب اسلام پسندوں کا مقابلہ دین بیزار یہ سیکولر لوگوں سے ہو تو اس وقت ووٹ نہ دینا صرف ووٹ کا ضیاع ہی نہیں ہوتا بلکہ بالواسطہ بے دین لوگوں کو فائدہ پوہنچانا ہوتا ہے ___ لہٰذا ___ ایسے موقع پر ووٹ ڈالنا فرض عین اور جہاد قرار پاتا ہے

: ازالہ

پہلے تو یہ دیکھ لینا چاہیے کے کیا یہ تاویل انہوں نے صرف دیندار طبقہ کو اس مہم میں داخل ____1 کرنے کیلیے تراش رکھی ہے یا کبھی کسی سیاسی فورم ، میڈیا یا ایوان سے بھی اسے اپنی پہچان بنایا ہے ؟ اگر وہ اس تاویل کو اپنی پہچان بنانے کی جرات کرتے تو یقیناً انہیں اس کے بودے پن کا جلد ہی ادراک ____ ہو جاتا

ہمارے ملک میں الیکشن میں حصہ لینے والے دین بیزار، سیکولر اور بدترین لوگ بش ، واجپائی یا____2 موزے تنگ نہیں ہیں بلکہ ہر ایک دوسرے سے بڑھ کر اسلام کا دعویدار ہے ____ اسلام کا لیبل ان کی شدید ترین مجبوری اور ضرورت ہے ____ امر واقعہ تو یہ ہے کہ جب یہ دیندار طبقہ تاویل کے ساتھ ان میں سے کسی ایک پلڑے میں اپنا وزن ڈال دیتا ہے تو اس کا یہ عمل ایسوں کے اسلام کی دلیل اور پہلے ____ سے واضح لیبل بن جاتا ہے
یہ بات تو ہو چکی کہ ہمارے ملک میں وہ اسلام پسند جماعت کونسی ہے جس نے اپنی پالیسی _____3 _____ عقیدہ توحید کے تقاضوں کے مطابق بنائی ہو اور وہ سیکولر لوگوں سے مقابلہ بھی کر رہی ہو

سوچئے کہ ووٹ دینے کا مطلب کیا ہے ؟ ؟ ______4

: حافظ حامد محمود حافظہ اللہ کیا خوب لکھتے ہیں
اگر کوئی صاحب ووٹ کا مطلب سمجھنے کی بابت مغرب کی محتاجی کا روادار نہیں تو بھی یہ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ اس نظام باطل میں کوئی انسان یہ انسانوں کا گروہ طاغوتی مناصب پر از خود اپنا تقرر نہیں کرتا___ سوال یہ ہے کہ وہ کون سا عمل ہے جو ایک عام انسان کو عام حیثیت سے بلند کر کے خدائی کے مرتبہ پر فائز کر دیتا ہے ؟ ؟ ؟ وہ کون سے فارمیلٹی ہے جو معبودوں کی خالی آسامیاں پر کر دیا کرتی

ہے ؟؟؟ وہ کیا چیز ہے جو طاغوت جو زندگی اور وجود بخشتی ہے اگر یہ نہ ہو تو طاغوت کو اپنی ولادت کے لیے کوئی اور ""ناجائز"" طریقہ اپنانا پڑے گا ؟؟؟ وہ کونسا عمل ہے جو الوہیت کے کچھ خصائص آسمان سے اتارکر پانچ سال کے لیے زمین پر ایوان پارلیمنٹ میں محبوس کردیتا ہے ؟؟؟ کس بل بوتے پر کچھ انسانوں میں مالک الملک کے حق حاکمیت کو پانچ سال تک غضب کیے رکھنے کی آئینی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے ؟؟؟

وہ لوگ جو طاغوت سے ازلی وابدی جنگ ان کے ایمان کا حصہ اور زندگی کا سرمایا ہے اور پاکستان میں رہتے ہووے ان سے یہ بات بھی اوجھل نہیں کہ طاغوت نہ تو کوئی خلائی مخلوق ہے اور نہ بیرون ملک پائی جانے والی سوغات، بلکہ ان کے سروں پرچھائی ایک زندہ اور بھیانک حقیقت ہے وہ ان سبھی سوالات کا جواب اس ملک کے بالغ انسانوں کے "" حق راے دہی "" کے علاوہ اور کیا دے سکتے ہیں ؟؟؟ اس اہم ترین مسلہ کے بارے میں اگر سوال بھی واضح ہو جائے اور جواب بھی تو اس کے حکم کے بارے میں ویسے ہی کچھ کہنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی ______

طاغوت کو جان لینے اور پھر اسے ووٹ اور منڈیٹ دینے کا مطلب سمجھ لینے کے بعد اس کا شریعت میں حکم پوچھنا کوئی معنی ہی نہیں رکھتا _____ اگر آپ یہ علم ہی نہیں بلکہ ایمان بھی رکھتے ہیں کہ یہ نظام باطل ہے اور اسکے کارساز اللہ کے شریک، جو کہ ننگی فلموں اور طوائف کے کوٹھوں سے ہزار یا گنا بڑھ کے اللہ کے غضب اور اسکے عذاب کو دعوت دینے والا ہے تو پھر ایسے طاغوت کی پانچ سالہ تقریب ولادت میں شرکت جرم کیوں نہ ہوگی ؟ جہنم اور ہلاکت کے لیے جب یہ دروازہ ہے تو اسکو کھولنے کے لیے زور مارتی خلقت کا ساتھ دینا اور اور جب کھل جائے تو گزرنے والوں کے جرم سے لاتعلقی کا اظہار کرنا یا یہ کہنا کہ میں نہ بھی کھولتا تو وہ کھل ہی جاتا "" کون سی ایمانی منطق ہے ؟؟؟؟؟؟

وہ سارا کفر پانچ سال تک کرتے رہنے کے لیے کے لیے یہ نظام ملک کے ہر بالغ انسان کی ایک پرچی کا محتاج ہوتا ہے ____ کہنے کو تو یہ ایک پرچی ہے مگر کسی کو اس کے بارے میں اختلاف نہیں کہ رائج الوقت نظام کو پانچ سال تک چلانے کے لیے اصولاً یہ ایک اختیارات کی کی سند ہوتی ہے ______

قرآن مجید صرف طاغوت ہی نہیں ""اولیاء طاغوت "" کا بھی ذکر کیا ہے کیونکہ طاغوت کو جب تک طاغوتی منصب پر فائز نہ کیا وہ رب بن ہی نہیں سکتا_____ چناچہ طاغوت اپنے تقرر کے لیے اولیاء طاغوت کا محتاج ہوتا ہے _____ اب بتائیے اگر اس ملک کے طاغوت کا چناؤ لوگوں کے ووٹ نہیں کرتے تو اور کیا چیز ہے جو طاغوت کے تقرر کی رسم پوری کرتی ہے ؟

طاغوت کے انتخاب کی صورت میں باطل کی ھمنوائی تو بہت بڑی بات ہے اللہ نے تو ظالمین کی جانب تھوڑے سے جھکاؤ اور میلان ہی کی وجہ سے جہنم کی وعید سنائی ہے ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار : ذرا شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب سے اس جھکاؤ کی تفسیر بھی سن لیجئے

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : لا ترکنو سے مراد میلان بھی نہ رکھو____ عکرمہ رضی اللہ "" عنہ فرماتے ہیں مراد ہے تم انکی بات نہ مانو ، ان سے محبت اور لگاؤ نہ رکھو ، نہ انہیں (مسلمانوں) کے امور سونپو مثلاً کسی فاسق وفاجر کو کوئی عہد سونپ دیا جائے ____ امام سفیان فرماتے ہیں "" جو ظالموں کے ظلم کے لیے دوات بنائے یا قلم تراش دے یا انہیں کاغز پکڑا دے وہ بھی اس آیت کی وعید "_ میں آتا ہے

(مجموع التوحید116)

سیدنا بریدھ سے مرفوعاً مروی ہے کہ : "" منافق کو صاحب ، جناب تک بھی نہ کہو کیونکہ اگر وہ تمہارا _"" صاحب ہے تو تم نے اپنے رب کو ناراض کر لیا

(مجموع التوحید از محمد بن عبدالوہاب ص 118_119)

غیر اللہ کے انکار کے لیے طاغوت کی ہمنوائی ترک کر دینا تو ضروری ہے ہی ،،،،، مگر یہ غیر اللہ کے انکار کی صرف ایک ہی شق ہے ____ اب اسکی دوسری شق ہے کے اس سے بڑھ کر
طاغوت سے کفر اور مخاصمت بھی کی جائے

وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ یَّکْفُرُوْا بِهٖ ""

((النسا آیت 600

"جبکہ انکو طاغوت سے کفر کرنے کا حکم دیا گیا تھا"

سو یہ کہنا انتہائی مضحکہ خیز ہے کہ زبان سے تو طاغوت کے ساتھ کفر ہو مگر اسے منتخب تک کر لیا جائے اور اس میں کوئی حرج وقع نہیں ہوتا_____ اہل سنت کے ہاں ایمان قول اور عمل کا نام ہے اور ایمان سے عمل کو خارج کر دینا مرجعہ کا عقیدہ ہے لہٰذا کفر بالطاغوت دل، زبان اور عمل ہر لحاظ سے فرض ہوگا_____ یہ ایک ایسی دلیل ہے خ اصول اہل سنت سے واقف انسان اس کا انکار ہی نہیں کر سکتا_______

اب اگر طاغوت سے کفر کا مذکورہ بالا مطلب سمجھتے ہیں تو بتائیے کفر بالطاغوت اور انتخاب طاغوت بیک وقت کیونکر جمع ہو سکتے ہیں! ؟؟؟؟؟

(کیا ووٹ مقدس امانت ہے ہے از حافظ حامد محمود_ص_62 تا 67)

16 پارٹ

جمہوریت سے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ

غلط فہمی 11 :

مصلحت کو ترجیح دینے کی حقیقت :

_ "" مصالح اور مفاسد کا باہمی تقابل کر کے مصلحت کو ترجیح دینا اور مفسدھ سے بچنا ضروری ہے "

ازالہ :

مصلحت کے تقاضے کے تحت حافظ حامد محمود حفظہ اللہ کی یہ عبارت بات سمجھنے کے لیے کافی ہے :

پارلیمنٹ کی ممبری کو "" مصلحت "" کا تقاضا قرار دینے والے حضرات ذرا مصلحت کی دو شرطوں پر غور" فرمالیں جو فقہاے اسلام کے نزدیک مصلحت کا اعتبار کرنے کے لیے شرعاً عائد ہوتی ہیں ________

پہلی شرط________1 :

مصلحت شریعت کی ترتیب میں آتی ہو : امام شاطبی "" الموفقات "" کے جز اول میں فرماتے ہیں کہ جان ومال اور عقل ونسل کی حفاظت مقاصد دین میں شامل ہے مگر حفظ دین سب سے پہلے اور مقدم ہے ____ دیگر فقہاء بھی مصلحت کی اس شرط سے متفق ہیں کہ وہ مقاصد شریعت کے ترتیب کے تابع ہو جو کہ حفظ دین سے شروع ہوتے ہیں اور دین کے بعد ہی جان ' مال ' عقل اور نسل کی حفاظت کی نوبت آتی ہے ____ آج تک کسی فقیہ نے اس بات سے اختلاف نہیں کیا کہ حفظ دین سب سے بڑی مصلحت ہے ____ پھر دین میں ہر آدمی جانتا ہے کہ عقیدہ اہم ترین ہے اور عقائد میں عقیدہ توحید سب سے پہلے ہے ____ اس لحاظ سے علمی بنیاد پر مصلحت کو لیا جائے تو یہ ایک شرعی دلیل ہے اور اسکا تقاضا ہے کہ

رسول اکرم ﷺ کے چھوڑے ہووے دین کو خالص اورشفاف عقیدہ کی تروتازگی قائم رکھنے کے لیے اگر جان ومال ' چودھراہٹ یا تعلقات واثر ورسوخ کی قربانی دینی پڑے تو ایسی قربانی سے نہ صرف دریغ نہ کیا جائے بلکہ اسے انبیاء وصالحین کی سنت سمجھ کر اپنی انتہائی خوش قسمتی سمجھا جائے 'کہ یہ رتبہ بلند ہر ایک کو نہیں ملا کرتا اور اللہ ہر ایک سے ایسی قربانی قبول بھی نہیں فرماتا____ انما یتقبل اللہ من المتقین ____

آج اس باطل نظام میں امیدوار یا ووٹر کی حیثیت سے شرکت فرمانے والے دیندار حضرات آخر اپنی جان و مال یا پھر بد عقیدہ و بے عمل اکثریت کے قومی مفاد کی مصلحت سے زیادہ کیا دلیل رکھتے ہیں ؟.بتائیے یہ مصلحت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کی والدہ سمیہ رضی اللہ عنہا کی خاک پا کے سامنے کیا حیثیت رکھتی ہے جنہیں دو اونٹوں سے باندھ کر مخالف سمت میں چرونا قبول کرلینا ہی محمد ﷺ کے ہاں مصلحت تھی ؟؟؟؟؟؟

آخر کفار کا آپ ﷺ سے ذرا نرمی اختیار کر لینے کے سوا اور کیا مطالبہ تھا______
جس کے بدلے سمیہ و یاسر رضی اللہ عنہما کی جان ومال ایسی مصلحتیں تو کیا بادشاہت بھی قدموں میں ڈھیر ہوتی تھی______ ووٹ دے کر بڑے کفر کا راستہ روکنے والے اور ایک ایک سیٹ کی خاطر ذلت کی خاک چھاننے والے اس حقیقت کو کیسے قبول کرتے ہوں گے کے خاتم المرسلین ذرا نرم رویہ اختیار کرنے کے عوض جان بخشی یا چند سیٹیں نہیں پوری بادشاہت کی پیش کش ٹھکرانے پر بضد ہیں ؟؟؟؟ ایک ایک دو دو سیٹوں کے بل پر دین کے پرچم گاڑھنے والے کیا نہیں سوچتے کہ کیوں بلال رضی اللہ عنہ و صحیب رضی اللہ عنہ نے ماریں کھاتے ہووے ، رسول اکرم ﷺ کو مشورہ دیا کہ قومی مفاد بھی ہے اور اسلامائزیشن کا راستہ بھی آپ کیوں ہمیں مروانے پر ہی تلے ہووے ہیں ؟ مصالح ومفاسد کا تفقہ کوئی بلال رضی اللّٰہ عنہ سے لے جو تپتی ریت پر چیختیے ہووے کفار سے گویا ہیں """ تمہیں جلانے ستانے کے لیے مجھے کوئی اس سے بھی سخت بات آتی ہو تو میں وہ کہنے سے بھی گریز نہ کروں """ ایمانی عزت اور احساس برتری و بے نیازی جاہلیت کی خاک چھاننے سے کہاں نصیب ہوا کرتی ہے __________

: مصلحت کے لیے دوسری شرط یہ ہے کے وہ مصالح مرسلہ میں آنی چاہیے __________2

یعنی نہ تو وہ شریعت کی کسی نص سے متصادم ہو : """ لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ """ کا یہی مطلب ہے مثلاً سود کے مال کو صدقہ کرنے میں بظاہر مصلحت ہے مگر شریعت اسے مصلحت نہیں مانتی ______ مصلحت کا تقاضا مفسدت (فساد) ہے "" اب اگر کوئی جاہل نصوص سے متعارض چیز کو مصلحت مانتا ہے تو نصوص کا مفسدت (فساد) ہونا خود بخود لازم آجائے گا (معاذ اللہ) _____ دیکھ لیجیے ایسا اعتقاد کتنی بڑی گمراہی کا موجب ہے _____ پھر جب نصوص سے متعارض چیز کا مصلحت جاننا ظلم عظیم ہے تو عقیدہ توحید ہی سے متصادم امر کو مصلحت قرار دینے کے بارے میں کیا خیال ہے ؟ یہ نظام اگر باطل ہے اور پارلیمنٹ اس کا سب سے بڑا طاغوت تو اس کی رکنیت اختیار کر کے اللہ کی ہمسری اختیار کرنا یا ووٹوں کے زریعہ اللہ کے ھمسر بھرتی کرنا مصلحت کب سے ہوگیا ؟؟؟؟؟؟؟؟

مصلحت کی بابت ایک اور اصولی امر بھی جان لیجیے کہ اہل ایمان کے نزدیک نصوص کی مطابقت ہی مصلحت ہوتی ہے ، جبکہ خلاف نصوص مصالح سے حجت پکڑنا منافقین کا مسلک ہے چناچہ یہود و نصاریٰ سے _ دوستی رکھنے کی حرمت کے مقابلے میں منافقین کی دلیل قرآن نے یوں نقل کی ہے

" فَتَرَى الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ يُسَارِعُونَ فِيهِمْ يَقُولُونَ نَخْشَىٰ أَن تُصِيبَنَا دَائِرَةٌ "

تم دیکھتے ہو کہ جن کے دلوں میں نفاق کی بیماری ہے وہ انہی (یہود و نصاریٰ کی دوستی) میں دوڑ"" """" دھوپ کرتے پھرتے ہیں ____ کہتے ہیں کہ کہیں ہم مصیبت کے چکر میں نہ پھنس جائیں

یہ فلسفہ بھی منافقین کا ہے کہ مقصد صالح ہو تو اس کے لیے جو کام بھی کیا جائے گا وہ مصلحت ہوگا اسی :: لیے وہ کہا کرتے تھے کہ

"" انما نحن مصلحون""

"" اور یہ بھی کہ """ ان اردنا الا الحسنی

"" ہمارا مقصد تو نیک ہی تھا"

اس بنا پر اہل ایمان کے ہاں صرف نیک نیتی معتبر نہیں ہوتی، کیونکہ اس سے اہل نفاق اور اہل بدعت کے لیے جو دروازہ کھلتا ہے وہ پورے دین پر تباہی لانے کے لیے کافی ہے "" بلکہ حق سے مطابقت اور عقیدہ وایمان کی متابعت بھی عمل صالح کے لیے شرط ہے ____ اعمال صالح کی ان دو شرطوں پر پوری امت کا اجماع ہے اب مصلحت اگر عمل صالح کے علاوہ کوئی چیز ہوتی ہے تو پھر ہمیں اس پر کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ____

(کیا ووٹ ایک مقدس امانت ہے از حافظ حامد محمود ص 57،58)

17 پارٹ

جمہوریت سے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ

غلط فہمی 12 :

کیا ملوکیت اسلام ہے ؟

اگر آپ جمہوریت کو نہیں مانتے تو کیا آپ ملوکیت اور بادشاہت کو اسلام سمجھتے ہیں ؟

ازالہ :

حافظ صلاح الدین یوسف لکھتے ہیں :

بات دراصل یہ ہے کہ اسلام میں اصل مطاع اور قانون ساز اللہ ہے ____ خلیفہ کا منصب نہ قانون سازی ہے نہ اسکی ہر بات واجب الاطاعت ہے ____ وہ اللہ کے حکم کا پابند اور اس کو نافذ کرنے والا ہے اور اسکی اطاعت بھی اسی شرط کے ساتھ مشروط ہے ____ حکمرانی کا یہ اسلامی تصور پہلے چار خلفاء کے دل و دماغ میں جس شدت کے ساتھ جاگزیں تھا بعد میں یہ تصور بدستور دھندلاتا چلا گیا ______ اسی کیفیت کو بادشاہت کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے ورنہ فی الوقع بادشاہت اسلام میں مذموم نہیں ______ عمر بن عبدالعزیز اصطلاحی طور پر بادشاہ ہی تھے یعنی طریقہ ولی عہدی ہی سے خلیفہ بنے تھے لیکن اپنے طرز حکمرانی کی بناء پر اپنا نیک نام چھوڑ گیے ______ اسلامی تاریخ میں اور بھی متعدد بادشاہ ایسے گذرے ہیں جن کے روشن کارناموں سے تاریخ اسلام کے اوراق مزین اور جن کی شخصیتیں تمام مسلمانوں کی نظروں میں محمود و مستحسن ہیں ،،،،،،،،،،، پھر یہ بات بھی سمجھنے کی ہے کہ اسلام میں فی نفسہ بادشاہت کوئی مذموم شے نہیں ________ صرف وہ بادشاہت مذموم ہے جو اللہ اور رسول ﷺ کی بتلائی ہوئی حدود سے ناآشنا جو جس طرح ہمارے دور کے حکمران ہیں _______ موجودہ دور کے حکمرانوں کو اگر کوئی شخص "" امیر المومنین "" کا لقب بھی دیدے تب بھی وہ مشرف بہ اسلام نہیں ہو سکتے _______ اللہ کی نظروں میں وہ مبغوض ہی ہیں تاآنکہ وہ اللہ کو مطاع حقیقی اور قانون ساز تسلیم ________ کر کے اپنے آپ کو اس کے احکامات کا پابند اور انکو نافذ کرنے کی کوشش نہ کریں

(خلافت و ملوکیت کی شرعی حیثیت صفحہ 399)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل کی سیاست انبیاء علیھم السلام کیا کرتے تھے جب ایک نبی فوت ہوتا تو دوسرا نبی اس کا جانشین بن جاتا اور میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میرے بعد خلفاء ہوں گے اور _______ بہت ہوں گے

(بخاری 3455، مسلم 1842)

گویا جو لوگ خلافت کو صرف پہلے چار خلفاء تک محدود کرتے ہیں وہ خطاء پر ہیں __________ یقیناً بنو امیہ اور بنو عباس کے حکمرانوں میں سے بہت سے خلفاء بھی تھے __________

جابر بن ثمرہ رضی اللہ سے روایت ہے رسول ﷺ نے فرمایا کہ اسلام بارہ خلیفوں تک ہمیشہ قوی رہے گا اور وہ سب قریش میں سے ہیں _______

(بخاری 7222، مسلم 1820)

اس حدیث نے وضاحت کر دی کے خلافت صرف چار خلفاء تک محدود نہیں _________

عبدللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خلافت ہمیشہ قریش میں رہے گی جب تک کہ ان میں دو آدمی باقی رہیں _________

(بخاری 3501، مسلم 1820)

صحابہ کرام رضی اللہ عنھم تابعین اور تبع تابعین رحمتہ اللہ علیھم کے بہترین ادوار میں مسلمانوں نے بنو امیہ اور بنو عباس کے حکمران کی بیعت کی ان کی غلط بات کا انکار کیا لیکن جماعت اور امیر جماعت سے الگ نہ ہووے ________ کیونکہ رسول ﷺ نے ایسا کرنے کا حکم دیا ___________

آپ ﷺ نے فرمایا:

تم پر امیر ہونگے ان کے بعض کام تم اچھے سمجھو گے اور بعض کو برا سمجھو گے ، جس نے انکی غلط بات "" کا انکار کیا وہ بری ھوا اور جس نے انکی بری بات کو مکروہ جانا وہ سالم رہا اور لیکن جو ان کی بری بات پر راضی ھوا اور ان کی پیروی کی (وہ نقصان میں رہا) صحابہ کرام نے عرض کیا "" کیا ھم انسے لڑائی نہ کریں ؟ " فرمایا " نہیں جب تک وہ نماز پڑھیں ______ نہیں جب تک وہ نماز پڑھیں ______ ""

(مسلم 1854)

رسول ﷺ نے فرمایا :

جو شخص اپنے امیر میں کوئی ایسی چیز دیکھے جس کو وہ مکروہ سمجھتا ہے پس چاہیے کہ وہ صبر کرے کیونکہ جو شخص جماعت سے ایک بالشت بھی جدا ھوا اور اس حال میں مرگیا تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا

___

(بخاری 7053 و مسلم 1849)

ان حوالہ جات سے واضح ہے کہ بادشاہت فی نفسہ بری چیز نہیں ______ جو بادشاہ اللہ کو قانون ساز تسلیم کرے پھر اس کے احکام پر خود بھی چلے اور لوگوں پر بھی ان احکام کو نافذ کرے تو یقیناً وہ "الامیر" اور "خلیفۃ المسلمین "" ہی کے حکم میں ہے ____ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر احسان جتلاتے ہووے ایسی بادشاہت کو انعام قرار دیا :

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ يَا قَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّـٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖ وَّاٰتَاكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ"""" ""اَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِيْنَ

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم اللہ کی ان نعمتوں کو یاد کرو جو اس نے تم پر کیں "" جب تم میں سے انبیاء بنائے اور تمہیں بادشاہ بنایا اور تمہیں وہ کچھ عطا فرمایا جو تم سے پہلے دنیا میں کسی ""_کو نہ دیا گیا

(المائدہ :20)

18 پارٹ

جمہوریت سے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ

: غلط فہمی 13

: جمہوریت کا متبادل

جمہوریت کے ان مخالفین سے ایک اہم سوال یہ بھی ہے کہ وہ جس نظام کو بھی جمہوریت کا نعم البدل گردانتے اور جمہوریت سے اسکو یکسر مختلف سمجھتے ہیں، اسے نافذ اور قائم کرنے کا ان کے پاس عملی طریقہ کار کیا ہے ؟

: ازالہ

: علماء کرام یہ ثابت کر چکے ہیں کہ

جمہوریت کی بنیاد اسلام کے مطابق نہیں اور جب بنیاد غیر اسلامی ہو تو جزئیات کے بارے ______1 میں ایسی بحث کی ضرورت نہیں ہوتی کہ وہ اسلام کے مطابق ہے یا نہیں ____

___ کوے کو مور کے پر لگانے سے کوا مور نہیں بن سکتا

(اسلام اور جمہوریت ص 213)

یہ خیال بلکل غلط ہے کہ لادینی نظاموں کے ذریعہ نفاذ شریعت کا مقصد حاصل ہو سکتا ہے ______2
_____

(اسلام اور جمہوریت ص 213)

: ان دو باتوں کو تسلیم کر لینے کے بعد درج ذیل عبارات پر غور کیجئے

اسلام سے حل پیش کرنے کے مطالبہ کا مذاق تو نیا نہیں تشویش ناک بات یہ ہے کہ اس جاہلی مطالبے میں اچھے خاصے معقول لوگ بھی شامل ہو جاتے ہیں _____

دنیا کے نظام ایک دوسرے کے کے متبادل ہون تو ہوا کریں مالک ملک کے دین کو متبادل مان لینے سے زیادہ اور اس کی کیا اہانت ہو گی ؟ سو جہانوں کے رب سے متبادل نہیں طلب کیا جاتا بلکہ پورے ادب کے ساتھ اس سے یہ سوال کیا جاتا ہے کہ جہنم کے عذاب سے بچنے کے لیے ہمارا فرض کیا ہے ؟ سارا فرق " متبادل " اور " فرض " دریافت کرنے میں مضمر ہے ____ اسلامی متبادل کا مطالبہ تو دین برحق کے ساتھ محض دل لگی ہے ، ہاں جو اپنا فرض دریافت کرنے کیلیے اسلام کی چوکھٹ پر آتا ہے اللہ اسے خالی ہاتھ نہیں لوٹاتا ______

(کیا ووٹ ایک مقدس امانت ہے از حافظ حامد محمود _ ص _ 81)

: سید مودودی صاحب نے بھی اسکا شافی جواب دیا ہے ____ فرماتے ہیں

""" میرا خیال ہے کہ آپ حضرات ایک ایسی پیچیدگی میں پڑ گیے ہیں جسکا کوئی حل شاید آپ نہ پا سکیں اور پیچیدگی یہ کہ آپ ایک طرف تو اس پوری مسلمان قوم کو """ مسلمان """ کی حیثیت سے لے رہے ہیں جس کے 99% افراد اسلام سے جاہل 95% فیصد انحراف پر مصر ہیں یعنی وہ خود اسلام کے طریقہ پر چلنا نہیں چاہتے اور نہ اس منشا کو پورا کرنا چاہتے ہیں جس کے لیے انکو مسلمان بنایا گیا ہے دوسری طرف آپ حالات کے اس پورے مجموعہ کو جو اس وقت عملاً قائم ہے ، تھوڑی سی ترمیم کے بعد قبول کر لیتے ہیں

اور چاہتے ہیں کہ حالات تو یہی رہیں اور پھر اسکے اندر کسی اسلامی اسکیم کے نفاذ کی گنجائش نکل آئے یہی چیز آپ کے لیے بڑی پیچیدگی پیدا کرتی ہے اور اسی وجہ سے میرا خیال یہ ہے کہ جن مسائل سے آپ حضرات تعرض کر رہے ہیں ان کا کوئی حل آپ کبھی نہ پا سکیں گے "____

(تحریک آزادی ہند اور مسلمان حصہ دوم ص 223)

:یہی بات حافظ حامد حفظہ اللہ کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیے

دراصل ایسا مطالبہ کرنے والے حضرات کی خواہش ہے کہ معاشرے کا یہ ڈھب تو جوں کا توں رہے اس" پر جو شیطان مسلط ہیں ان پر بھی ہاتھ نہ ڈالا جائے ، اس کے شب و روز بھی یونہی رہیں ، شغل میلے بھی چلتے رہیں ، کوئی بڑی تبدیلی بھی نہ کرنی پڑے ، اس میں موجود باطل عقائد اور افکار پر بھی تیشے نہ چلیں ، اس کے تہذیب وتمدن کو بھی مسخ نہ کرنا پڑے ، نظام تعلیم بھی ویسے کا ویسا رہے اس کے معیاروں کو بھی ختم نہ کیا جائے ، اس کی قدروں کو بھی پامال نہ کیا جائے اور اسکی شکل و صورت پر بھی کوئی آنچ نہ آنے پائے ،،،،،،،،،،، غرض یہ سب کچھ رہتے ہووے اگر کوئی اسلامی حل پیش کر دے تو منہ مانگا انعام حاصل کر سکتا ہے ....!آخر یہ سوال کیوں نہیں کیا جاتا کہ دوزخ کے کنارے پر ایستادہ عمارت زمین بوس کیونکر ہو ؟؟؟؟؟؟؟ اسلام کی فطرت سے ناواقف کیا جانیں کے جاہلی نظام میں سمانا تو درکنار، ایمان اور تقویٰ کی عمارت کے لیے تو شرک کا ملبہ تک کام نہیں آیا کرتا اور اللہ کے دین کی اقامت ایسی بنیاد اٹھانے کے لیے ایک ایک فرد کو پاک صاف کر کے جاہلیت کے انھیروں سے ہدایت کے نور میں لیا جاتا ہے ________

طاغوت کے اس ڈھانچے کو ختم کرنے کی بجاے اسے اسلامی لباس کا ضرورت مند سمجھنے والے والے ہزاروں سال تک صحرا نوردی کا شوق پورا کرنا چاہیں تو نہ کر سکیں گے ________

(کیا ووٹ ایک مقدس امانت ہے از حافظ حامد محمود_ص 81)

متبادل کے متلاشیوں کے لیے ماضی قریب میں محمد بن عبدالوہاب رحمتہ اللہ علیہ کی تحریک بہترین مثال ہے _____ سعودی عرب میں محمد بن عبدالوہاب رحمتہ اللہ علیہ کی تحریک کو اسلامی حکومت قائم کرنے کی توفیق نصیب ہوئی _____ انہوں نے اللہ کے قانون عدل کو اس کے بندوں پر جاری کیا اور آج بھی اس تحریک کے اثرات پوری دنیا میں محسوس کیے جا سکتے ہیں _____ انہوں نے عقیدہ توحید کی بنیاد پر ایسی تحریک اٹھائی جس کی بنیاد میں وہ نظریہ حیات ، وہ مقصد زندگی ، وہ معیار اخلاق ، وہ سیرت وکردار تھا جو اسلام کے مزاج سے مناسبت رکھتا تھا _____ اس تحریک کے لیڈر اور کارکنان وہ لوگ تھے جو جو اسلامی ڈھانچے میں ڈھلے _____ اسی بنیاد پر تعلیم وتربیت کا نظام قائم کیا _____ عقیدہ توحید کے مخالفین ان کے خلاف اکٹھے ہو گیے _____ اسلامی تحریک کے علمبرداروں نے مصیبتیں اٹھا کر ، سختیاں جھیل کر ، قربانیاں دے کر اور جانیں قربان کرکے اپنے خلوص کا ثبوت دیا جس سے سوسائٹی کے وہ تمام عناصر اس تحریک کی طرف متوجہ ہو گیے جن کی فطرت میں عقیدہ توحید سے محبت تھی ، جو شرک وبدعت سے بچنا چاہتے تھے ____ آخرکار اللہ نے ان کو اسلامی حکومت قائم کرنے کی توفیق دی _______ محمد بن عبدالوہاب رحمتہ اللہ علیہ نے محمد رسول ﷺ کے نقش قدم پر چل کر اسلامی انقلاب برپا کیا اور ثابت کر دیا کہ اللہ کے نبی محمد رسول اللہ ﷺ نے نظام سیاست وحکومت کیلیے اکمل طریق کار اور بھرپور رہنمائی چھوڑی ہے _________

خیر الھدی ھدی محمد ﷺ

"" "" بہترین راستہ محمد ﷺ کا راستہ ہے

پارٹ 19 (سیکنڈ لاسٹ)

چند اختتامی باتیں

: قوم کی اصل ضرورت

حافظ حامد محمود حفظہ اللہ قوم کی اصل ضرورت یوں بیان کرتے ہیں : "" اور وہ یہ ہے کہ اسے لا الہ الا اللہ کے معنی بتا دیے جائیں ____ اسے اللہ کی بندگی سے تائب کرا لیا جاے ____ یہاں قانون و دستور اور ہیروان قوم کے مزارات ، ارشادات اور مورت پرستی کے جو جو بچھڑے مغرب سے لاکر پوجے جا رہے ہیں ان کی راکھ تک پہلے دریا برد کردی جاے ____ لندن اور پیرس کی تہذیب یہاں کوڑے کے ڈھیر پر پڑی نظر آے ___ اللہ کی کبریائی کا اعلان صرف ریڈیو اور لاؤڈ سپیکر پر نہیں طرز معاشرت تک کر سے کر دیا جائے ___ محمد ﷺ کی شریعت اور تہذیب کو ان شہروں اور بستیوں میں عملی تور پر نظر آنے دیا جائے____ اس قوم کے کم از کم مؤثر اور فعال عناصر کو اللہ کے کے حکم و قانون پر عمل کرنے اور کرانے کا ڈھنگ آتا ہو اور اسکی فکری و ادبی قیادت لادین ادبوں ، ملحد صحافیوں اور دانشورں کی بجائے اہل علم کے پاس ہو جو اسے اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی بات بتا اور سکھا سکیں ،،،،،،،،،،،،،،،، اس قوم کی آپ کوئی خدمت کر سکتے ہیں تو وہ یہی ہے کہ آپ اسے اللہ کی بندگی کا مطلب سمجھانے پر جان کھپا دیں ________ اور اسکو اس بات پر تیار کرلیں کہ یہ باطل معبودوں کا ،،،،،،،،،،، جو سرحد سے باہر نہیں آپ کے اس ملک میں وجود رکھتے ہیں ،،،،،،

کھلم کھلا انکار کرے ________ شیاطین مغرب کی پیروی ترک کر کے اپنی بستیوں کو اللہ اور رسول

ﷺ کی اطاعت کا عملی نمونہ بنانے پر کمر بستہ ہو اور طاغوتوں کی اطاعت کا قلادہ اپنی گردن سے اتار ڈالنے کے لیے بے چین ہو ""

(سہ ماہی ایقاظ ___ ماہ جنوری تا مارچ ص 46)

آج طریق کار یہی ہے کہ ھم اپنا وہ بنیادی کام کریں جس پر اسلامی حکومت کی بنیاد رکھی جا سکے اور وہ کام رسول ﷺ کی سنت کی اتباع ہے جس پر آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی مقدس جماعت کی تربیت کی تھی اسکا اظہار بار بار اپنے خطبہ میں کیا خیر الھدی ھدی محمد ﷺ "_" بہترین راستہ محمد ﷺ کا راستہ ہے ""_ رسول ﷺ نے دعوت کی ابتدا ان افراد میں کی تھی جن کے متعلق آپ سمجھتے تھے کہ ان میں قبول حق کی استعداد موجود ہے ___ ھم بھی لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں اور اس کے ساتھ ساتھ اسلام کو ان اجنبی عقائد و اعمال سے پاک صاف کرنے کی کوشش کریں جن کا اسلام سے کوئی رشتہ نہیں، یہ باہر سے آکر اس میں داخل ہو گیے ہیں اور اسلام کی شاندار عمارت کے انہدام کا سبب بنے ہیں ______

علامہ ناصر الدین البانی رحمتہ اللہ دعوت الی اللہ کا طریق کار یوں بیان کرتے ہیں :

1________ ھم فہم سلف کے بنیاد پر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کی طرف حکمت اور موعظ حسنہ کے ساتھ دعوت دیتے ہیں ________

2_______ ھم اپنا یہ اہم ترین فریضہ سمجھتے ہیں کہ درآمد شدھ افکار و بدعات کا مقابلہ علم نافع اور دعوت الی اللہ کے ساتھ کیا جائے جائے اور اسکے لیے بیداری پیدا کی جائے عقائد اور مفہومات درست کیے جائیں اور اس پر مسلمانوں کی وحدت مجتمع ہو _______

3_______ ھم سمجھتے ہیں کہ تختے الٹنا اور قاتلانہ حملے کرنا امت کی ضرورت نہیں بلکہ امت کی ضرورت یہ ہے کہ اسکو ایمانی تربیت دی جائے اور فکر کو صاف ستھرا بنایا جائے _______ امت کو

اپنی شوکت رفتہ اور عظمت کی راہ پر پھر سے گامزن کرنے کیلیے یہی سب سے کامیاب ذریعہ ہے

____

(فتویٰ البانی رحمتہ اللہ ص 9)

آئیے ھم اپنے کردار کا تعین کریں اپنے فرائض اور امت کی سمت کا تعین بصیرت کے بغیر ممکن نہیں ________ ھم قرآن حکیم سے بصیرت حاصل کریں ________ قرآن جو توحید اور شرک کے مسلہ کو اپنی دعوت اور تحریک کی بنیاد بنانا ہر نبی علیہ السلام پر لازم قرار دیتا ہے ________ توحید کو سب سے بڑا اور پہلا فرض ماننا اور شرک کو سب سے بڑی اور سب سے سنگین برائی تسلیم کرنا اسلام کی ابتدا ہے ________ لا الہ الا اللہ شرک اور نظام شرک کے لیے موت کا پیغام ہے ________ اللہ تعالیٰ ________ ہمیں کلمہ کا صحیح مفہوم جاننے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق دے

: اسلام اور جمہوریت میں فرق از پروفیسر حافظ عبداللہ بہاولپوری

پاکستان کو بنے ہوئے کوئی زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا' کہ مشرقی پاکستان ٹوٹ گیا۔ اب ٹوٹ پھوٹ کا وہی عمل مغربی پاکستان میں شروع ہے۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ جس رشتہ سے مختلف زبانیں بولنے والے ' مختلف قوموں اور مختلف علاقوں کو ایک لڑی میں پروکر پاکستان بنایا تھا۔ اب وہ رشتہ کمزور ہو گیا ہے۔ یہ اسلامی جذبہ ہی تھا جس نے پاکستان بنا دیا۔ ورنہ مغرب کو مشرق سے 'پٹھان کو پنجابی سے' سندھی کو بلوچی سے جھوڑنے والی سوائے اسلام کے اور کوئی چیز نہ تھی۔ جب یہ جذبہ علاقائی اور لسانی عصبیتوں تلے دب گیا' تشتت اور افتراق کا عمل شروع ہو گیا' یہی قومیں تھیں جنھوں نے متحد ہو کر اسلام کے نام پر پاکستان بنایا تھا' اب وہی قومیں ہیں جو مختلف عصبیتوں کا شکار ہو کر پاکستان کو ختم کرنے کے درپے ہیں۔ اس کا واحد سبب اسلام کا نافذ نہ ہونا اور اس کی جگہ جمہوریت کا رواج پانا ہے۔ یہ جمہوریت جہاں جاتی ہے

وہاں کے عوام کو لادین بناتی ہے اور مختلف عصبیتیں پیدا کرتی ہے۔ اسی لیے اس کا اسلام کے ساتھ تصادم ہے۔ اسلام ایک دین ہے اور یہ ایک لادینیت ہے۔ تجربہ گواہ ہے کہ جب اور جس ملک میں یہ جمہوریت آئی ' مسلمان لا دین ہو گئے۔ اوران میں طرح طرح کی عصبتیں پیدا ہو گئیں۔ اور جب مسلمان لادین ہو جاتا ہے ' اس کی دینی غیرت وحمیت اور اسلامی اخوت ومودت ختم ہو جاتی ہے اور یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ جب دینی غیرت گئی تو جذبہ جہاد گیا' اور جب دینی اخوت گئی تو اتحاد گیا۔ اور جب دونوں گئے تو اسلام گیا۔

مغربی ممالک چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں جمہوریت ہی رہے خواہ اسلامی جمہوریت کے نام سے ہی ہو۔ ان کو خطرہ ہے کہ اگر مسلمان جمہوریت کے چنگل سے نکل گئے تو وہ ضرور اسلام کے نظام خلافت کی طرف دوڑیں گے۔ مسلمانوں کو تو خلافت یاد نہیں رہی ' لیکن کفر کو وہ کبھی نہیں بھولتی۔ کفر کے لیے وہ پیغام موت ہے اور اسلام کے لیے وہ آب حیات۔ کفر کو جو نقصان پہنچا ہے وہ خلافت سے ہی پہنچا ہے۔ وہ خلافت راشدہ ہو یا خلافت بنو امیہ ' خلافت عباسیہ ہو یا خلافت عثمانیہ۔ بیت المقدس کو فتح کیا تو خلافت نے ' قسطنطنیہ کو سر کیا تو خلافت نے۔ ہندوستان کو مسلمان کیا تو خلافت نے۔ یورپ کو تاراج کیا تو خلافت نے۔ جمہوریت نے تو خلافت کے فتح کیے ہوئے علاقے دیئے ہیں۔ لیا کچھ نہیں۔ اسلام کے عروج اور فتوحات کا زمانہ یہ خلافتیں ہی ہیں۔ جمہوریت نہیں۔ خلافت کے تصور میں مسلمانوں کے شاندار ماضی کی یاد ہے۔ خلافت اور جہاد دو ایسے لفظ ہیں کہ جن سے کفر بہت خائف ہے۔ وہ جانتا ہے کہ ان الفاظ سے مسلمانوں کی وہ دینی حس بیدار ہوتی ہے جو جمہوریت کی پیدا کردہ تمام عصبیتوں کو ختم کر کے مسلمان کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر دیتی ہے اور مسلمان اپنے آپ کو ملت واحدہ کے ارکان سمجھنے لگ جاتے ہیں اور سب جہاد کے لیے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔

کفر خلافت کے تصور کو کبھی برداشت نہیں کرتا۔ وہ بہرصورت اسے مسلمانوں کے ذہنوں سے مٹانا چاہتا ہے۔ وہ مسلمانوں کو جمہوریت کا سبق پڑھاتا ہے تاکہ مسلمان اللہ کی حاکمیت کو بھول کر اپنی حکمرانی میں لگ جائیں۔ مختلف عصبیتیں پیدا کر کے الیکشن لڑیں اور انتشار کا شکار ہو جائیں۔ خلافت کا عالمگیر

تصور اور جہاد کا جذبہ ان کے دلوں سے نکل جائے۔ وہ اپنی چھوٹی چھوٹی جمہوریتیں بنا کر آپس میں دست وگریبان رہیں اور کمزور ہو کر کفر کے دست نگر ہو جائیں۔ کفر نے جمہوریت کی اسی تکنیک سے ترکوں کا ستیاناس کیا' اسی تکنیک سے عربوں کو پارہ پارہ کیا۔ اسی جمہوریت سے پاکستان کو دولخت کیا' اسی آزمودہ ہتھیار سے وہ اب بقیہ کو ختم کرنے کی فکر میں ہیں۔ جب ہی دن رات بحالی جمہوریت کے مطالبے کیے جا رہے ہیں۔

مغرب جو جمہوریت کا مطالبہ کرتا ہے وہ کرے' وہ تو مغرب ہے ' اسلام دشمنی اسی کا کام ہے۔ پاکستان کے مسلمان مغرب کی آواز میں آواز ملا کر جمہوریت کا مطالبہ کیوں کرتے ہیں ؟ کیا انھوں نے جمہوریت کی تباہ کاریاں نہیں دیکھیں یا وہ مغرب اور بھارت کو جو ہمارے لیے جمہوریت چاہتے ہیں پاکستان کا خیر خواہ سمجھتے ہیں۔ اگر جمہوریت مسلمانوں کے لیے ذرا بھی مفید ہوتی تو ہمارے دشمن کبھی اس کا نام نہ لیتے۔ جیسا کہ وہ کبھی خلافت کا نام نہیں لیتے' جو تیرہ سو سال تک مسلمانوں کا نظام رہا ہے۔

وہ جانتے ہیں کہ خلافت کا تصور اسلام اور اتحاد بین المسلمین کے احیا کا تصور ہے۔ اس لیے وہ اس کا کبھی نام نہیں لیں گے۔ وہ جمہوریت کا ہی نام لیں گے۔ جو کافروں کا نظام ہے اور مسلمانوں کو کافر بناتا ہے۔ قرآن نے کیا خوب کیا ہے۔

[وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا فَتَكُونُونَ سَوَاءً)[4:النساء:89)

کافر تو تمھیں اپنے جیسا بنانا چاہتے ہیں(تاکہ ان کو تم سے کوئی خطرہ نہ رہے)

مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ جمہوریت سے خبردار ہی رہیں۔ یہ مسلمانوں کے لیے زہر ہلاہل ہے۔ اسے دشمن ہی سمجھیں۔ اسے کبھی اسلام نہ سمجھیں۔ کفر کبھی اسلامی نہیں ہوتا۔ دشمن کبھی خیر خواہ نہیں ہوتا۔ یہ سمجھنے کے لیے کہ جمہوریت اسلام کی دشمن کیسے ہے ؟ اسلام اور جمہوریت کو سمجھنا چاہیے کہ ان کی حقیقت کیا ہے اور ان میں فرق کیا ہے ؟ جمہوریت کی لوگوں نے بہت سی تعریفیں کی ہیں۔ سب سے بہتر اور جامع ابراہیم لنکن کی تعریف مانی جاتی ہے جس کے الفاظ ہیں:

جس کا مطلب یہ ہے کہ جمہوری نظام میں عوام ہی سب کچھ ہوتے ہیں۔ جو چاہتے ہیں کرتے ہیں، وہ اپنے ملک کا خود ہی دستور بناتے ہیں، خود ہی قانون۔ اکثریت جو چاہے قانون بنا دے۔ شراب کو حلال کو جائز کرلے یا ناجائز۔ چنانچہ برطانیہ وغیرہ یورپی ملکوں (Sodomy) کرلے، یا حرام۔ لواطت یعنی لواطت جیسا غیر فطری فعل بھی اگر رضا مندی سے کیا جائے تو جائز ہے، کوئی (Sodomy) میں جرم نہیں۔ جمہوریت میں جو پارٹی بھی اکثریت میں ہوتی ہے وہ رول کرتی ہے اور جو اقلیت میں ہوتی ہے وہ رول ہوتی ہے۔ اس طرح جمہوریت میں انسان انسان پر حکومت کرتا ہے، اللہ کا کوئی تصور نہیں ہوتا۔ انسانوں کی انسانوں پر، مخلوق کی مخلوق پر حکومت ہوتی ہے۔ جو بالکل غیر فطری عمل ہے۔

برعکس اس کے اسلام ایک دین ہے، جو مکمل نظام حیات ہے، اس میں حاکمیت اعلیٰ اللہ کی ہوتی ہے۔ سب انسان اس کے حکم کے تابع ہوتے ہیں۔ راعی اور رعایا سب اللہ کے سامنے جواب دہ ہیں۔ اسلام میں قانون اللہ کا ہوتا ہے۔ کوئی انسان کسی انسان پر اپنے قانون کے ذریعے حکومت نہیں کر سکتا۔ حکومت سب پر اللہ کی ہوتی ہے۔ کاروبار مملکت چلانے کے لیے خلافت کا منصب ہے، جس کا کام اللہ تعالیٰ کے احکام کی تکمیل کرنا اور کرانا ہوتا ہے، حکومت کرنا نہیں۔ وہ کوئی قانون اللہ کی منشا کے خلاف نہیں بنا سکتا۔ اسلام میں حکومت کا مقصد اللہ کی حاکمیت کو قائم کرنا ہے، تاکہ راعی اور رعایا، حاکم و محکوم سب کی عبودیت اور اللہ کی معبودیت ظاہر ہو اور یہی مقصود تخلیق انسانی ہے۔

(وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ)[51:الذاریات:56]

امن وامان کا قیام اسلامی حکومت کا لازمی اور منطقی نتیجہ ہے، ورنہ یہ نہ مقصود حکومت ہے، نہ مقصد حیات۔ مقصد اللہ کی بندگی اور اس کی رضا کا حصول ہے تاکہ انسان ترقی کرکے آخرت کی ابدی زندگی نہیں بلکہ آخرت کمانے کا ذریعہ ہے۔ اسی طرح امن وامان کا End حاصل کرلے۔ جیسے یہ دنیا خود نہیں کہ اس کے قیام پر مقصد زندگی پورا ہو جائے۔ امن وامان کا قیام بھی مقصد End قیام بھی کوئی زندگی کے حصول کے لیے ایک ذریعہ ہے۔ جب مقصد حیات اللہ کی بندگی ہے تو مقصد حکومت بھی اللہ کی بندگی کرنا اور کرانا ہونا چاہیے۔ چنانچہ یہی مقصد اسلامی حکومت کا ہے۔ جب اللہ نے بندے کو بندگی

کے لیے پیدا کیا ہے ' حکومت کے لیے نہیں تو اسلام اور جمہوریت میں تضاد ہوا۔ کیوں کہ حکومت اور بندگی میں تضاد ہے۔ اسلام چاہتا ہے کہ بندہ بندگی کرے ' حکومت کا خیال نہ کرے ' حکومت اللہ کا حق ہے۔ جمہوریت کہتی ہے کہ حکومت عوام کا حق ہے۔ اگر تقابل کر کے دیکھا جائے تو واضح ہو جائے گا کہ جمہوریت اسلام کی ضد ہے ' ند نہیں۔ غیر ہے ' عین نہیں۔ ذیل میں ہم اسلام اور جمہوریت کا مقابلہ کرتے ہیں تاکہ سمجھنے والوں کے لیے اس کا بعد واضح ہو جائے۔

اسلام اور جمہوریت میں فرق

1- اسلام کی بنیاد اللہ کے تصور پر ہے۔

جمہوریت کی بنیاد عوام پر ہے ' اللہ کا کوئی تصور نہیں۔

2- اسلام اللہ کا نظام ہے جو ساری کائنات میں جاری و ساری ہے ' جس کی روح یہ ہے کہ ہر جگہ اللہ کا حکم چلتا ہے۔ کیا جمادات ' کیا نباتات ' کیا حیوانات۔

جمہوریت صرف کافروں کا ایک سیاسی نظام ہے۔

3- اسلام انسانوں کا بنایا ہوا نہیں ' جمہوریت کافروں کا بنایا ہوا نظام ہے۔

4- اسلام مکمل نظام حیات ہے ' سیاست صرف اس کا ایک شعبہ ہے اس لیے اسلامی سیاست کا باقی نظاموں کے ساتھ ہم آہنگ ہونا ضروری ہے۔ اسی لیے اسلامی سیاست اسلام کے اخلاقی اور روحانی ضابطوں کی پابند ہے۔ جمہوریت صرف ایک نظام سیاست ہے ' مکمل نظام حیات نہیں۔ اس لیے یہ اخلاقی اور روحانی ضابطوں سے بے نیاز ہے۔

5- عرف میں اسلام اللہ کا حکم ماننے کو کہتے ہیں ' جمہوریت اکثریت کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کو۔

6- اللہ کو تسلیم نہ کرنے سے اسلام کا تصور ختم ہو جاتا ہے ' آدمی مسلمان نہیں رہتا۔ اللہ کو تسلیم کرے یا نہ جمہوریت میں کوئی فرق پڑتا۔

7۔ اسلام میں اللہ کا ماننے والا مسلمان، نہ ماننے والا کافر۔ جمہوریت میں جب اللہ کا کوئی تصور ہی نہیں تو مسلمان اور کافر کا فرق بھی کوئی چیز نہیں۔

8۔ اسلام میں مسلمان اور کافر کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔ جمہوریت میں کوئی فرق نہیں مسلمان اور کافر سب برابر ہیں۔

9۔ اسلام میں حاکم اعلیٰ اللہ ہے، اصل حاکمیت اسی کی ہے، جمہوریت میں اصل حاکمیت عوام کی ہوتی ہے۔ اللہ کا کوئی تصور نہیں ہوتا۔

10۔ اسلام میں حاکمیت اور اطاعت اللہ کا حق ہے، جمہوریت میں یہ عوام کا حق ہوتا ہے۔

11۔ اسلام میں اقلیت اور اکثریت کوئی چیز نہیں، بالادستی صرف حق کو حاصل ہوتی ہے، جمہوریت میں حق کوئی چیز نہیں، بالادستی اکثریت کو حاصل ہوتی ہے۔

12۔ اسلام میں اللہ ہی سب کچھ ہے، جمہوریت میں عوام ہی سب کچھ ہے۔ جمہوریت کا خدا عوام ہیں۔

13۔ اسلام میں حق وہ ہے جو اللہ کہے، باقی سب باطل، خواہ وہ اکثریت کا ہی فیصلہ ہو۔ جمہوریت میں حق و باطل کوئی چیز نہیں، جو اکثریت کہے وہی حق ہے۔

14۔ اسلام میں امیر و حاکم وہ صحیح ہے جو اللہ کے معیار پر پورا اترے، جو خود اسلام کا پابند ہو اور لوگوں کو اسلام کا پابند بنائے، خواہ منتخب ہو یا نہ۔ جمہوریت میں جو عوام کے ووٹ زیادہ حاصل کرے، خواہ وہ بدترین خلائق ہی ہو۔

15۔ اسلام میں کافر امیر اور حاکم نہیں بن سکتا، جمہوریت میں ہر کوئی حاکم بن سکتا ہے، کافر ہو یا مسلمان۔

16۔ اسلام میں دستور قانون بنانے کا اصولاً سوائے اللہ کے کسی کو حق نہیں، جمہوریت میں یہ کام عوام کے نمائندوں کا ہے۔

17– اسلام میں حاکم اللہ کی مقررکردہ حدوں کے اندر ہی قانون بنا سکتا ہے ' جمہوریت میں عوام کی منتخب کردہ اسمبلی جیسے چاہے قانون بنا سکتی ہے ' اس پر کوئی پابندی نہیں۔

18– اسلام کا نظام ہمیشہ نیک لوگوں کے ہاتھوں میں ہوتا ہے اور وہ ہمیشہ اقلیت میں ہوتے ہیں۔

جمہوریت کا نظام ہمیشہ اکثریت کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور اکثریت ہمیشہ برے لوگوں کی ہوتی ہے۔ اس لیے جمہوری طریقوں سے نہ اسلام آسکتا ہے ' نہ اسلام رہ سکتا ہے۔ اسلام صرف اس صورت میں رہ سکتا ہے جب معاشرے کی باگ ڈور نیک لوگوں کے ہاتھ میں ہو۔ جونہی باگ ڈور عوام کے ہاتھ میں آئی اسلام گیا۔ کیوں کہ عوام میں اکثریت بدوں کی ہوتی ہے۔

19– اسلام میں جو ایک دفعہ خلیفہ بن جائے منتخب ہو یا غیر منتخب اس کا ہٹانا جائز نہیں ' الا یہ کہ وہ کفر کا ارتکاب کرے۔ ایک خلیفہ کی وفات کے بعد ہی دوسرا خلیفہ بن سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ' حضرت عمرؓ' حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ کی خلافت میں اس کے بعد خیر القرون میں ہمیشہ اسی پر عمل رہا۔

جمہوریت میں تین یا پانچ سال بعد انتخابات ضروری ہیں۔ منتخب شدہ صدر یا وزیر اعظم کیسا ہی اچھا اور کامیاب کیوں نہ ہو الیکشن ضروری ہیں۔ جمہوریے اپنی لڑکی کو تو خاوند بار بار نہیں کرواتے جمہوریت کو ہر تین یا پانچ سال بعد نیا خاوند ضرور کروا دیتے ہیں۔

20– اسلام میں حکومت انسانوں کا حق نہیں ' کہ ہر ووٹر امیدوار بن کر الیکشن لڑنے کے لیے کھڑا ہو جائے۔ اسلام میں حکومت اللہ کے احکام کو نافذ کرنے کی ذمہ داری کا م ہے۔ اس ذمہ داری کا اہل ہر کوئی نہیں ہو سکتا۔ نہ اس ذمہ داری کے اہل کا ہر کوئی انتخاب لڑ سکتا ہے۔ اس لیے اسلام میں جمہوری الیکشنوں کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

جمہوریت میں حکومت عوام کا حق ہے۔ اس لیے ہر کوئی ووٹر بن سکتا ہے اور ہر کوئی امیدوار بن کر الیکشن لڑ سکتا ہے۔ اہل ہو یا نااہل ' مسلمان ہو یا کافر۔

21- اسلام میں سب انسان برابر ہیں، کیوں کہ جب اللہ کی مخلوق ہیں، اسی لیے کسی انسان کو کسی انسان پر حکومت کرنے کا حق نہیں۔ حکومت کرنے کا حق صرف اللہ کو حاصل ہے جو خالق ہے اور ساری مخلوق کا واحد مالک ہے۔ وہ جس کو جتنا حکومت کا حق دے وہ اس حق کے اندر رہ کر حکومت کر سکتا ہے۔ مثلاً خاوند بیوی پر، راعی رعایا پر، مالک نوکر پر، آقا غلام پر، بڑا چھوٹے پر۔ استاد شاگرد پر۔

جمہوریت میں انسان انسانوں پر حکومت کرتے ہیں۔ جس کو اکثریت حاصل ہو جائے وہ اکثریت کے زور سے اقلیت پر حکومت کرتا ہے۔

22- اسلام ایک دین ہے جو اللہ کا ہے، جمہوریت میں مذہب اور دین کوئی چیز نہیں۔ مذہب ہر آدمی کا اپنا ذاتی اور پرائیویٹ مسئلہ ہے۔ جمہوری ریاست کو مذہب سے کوئی غرض نہیں۔

23- اسلام باطل کو برداشت نہیں کرتا، بلکہ اسے مختلف طریقوں سے مٹاتا ہے (جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ)[17:الاسراء:81]جو اسلام سے پھر جائے ،یعنی مرتد ہو جائے ، اسلام اسے قتل کرتا ہے۔

جمہوریت میں مذہب سے آزادی ہے، ہر کوئی جو چاہے مذہب رکھے۔ کوئی پابندی نہیں، جس طرح چاہے مذہب بدلے، کوئی رکاوٹ نہیں، کوئی سزا نہیں۔ اس لیے جمہوریت میں لوگ پارٹیاں بدلتے رہتے ہیں۔

24- باطل کو مٹانا اسلام کا فرض ہے اور یہی جہاد ہے، جو قیامت تک فرض ہے ،جمہوریت میں باطل سے جہاد کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جمہوریت جہاد کو ختم کرتی ہے۔

25- اسلام کہتا ہے اگر تو اکثریت کی پیروی کرے گا یعنی جمہوری راہ پر چلے گا تو جمہوریت تجھے گمراہ کر دے گی۔ (وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)[6:الانعام:116]جمہوریت اکثریت کی پیروی کرتی ہے اس کے بغیر اس کا گزارا نہیں۔

26- اسلام میں نہ حزب اقتدار کا تصور ہے ، نہ حزب اختلاف کا۔ اسلام پارٹیوں کے سخت خلاف ہے۔ خاص طور پر سیاسی پارٹیوں کی تو قطعاً اجازت نہیں۔

جمہوریت پارٹیاں بنانا سکھاتی ہے اور پارٹیوں کے بل بوتے پر چلتی ہے۔ پارٹیوں کے بغیر جمہوریت چل ہی نہیں سکتی۔ حزب اقتدار اور حزب اختلاف کا ہونا لازمی ہے۔

27– اسلام میں عورت حاکم نہیں ہو سکتی، سربراہ مملکت ہونے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

جمہوریت میں عورت بھی سربراہ مملکت ہو سکتی ہے، کوئی پابندی نہیں۔

28– اسلام میں طاقت کا سرچشمہ اللہ ہے۔

جمہوریت میں طاقت کا سرچشمہ عوام ہیں۔

29– اسلام میں عالم اور جاہل کی رائے برابر نہیں ہو سکتی۔

جمہوریت میں عالم اور جاہل کا ووٹ برابر کا درجہ رکھتا ہے۔

30– اسلام میں ایک حق والا لاکھوں کی اکثریت پر بھاری ہے۔

جمہوریت میں جدھر زیادہ ووٹ ہوں گے وہی طرف بھاری ہے۔ حق، ناحق کا کوئی معیار نہیں۔

31– اسلام میں مرد اور عورت کا درجہ برابر نہیں۔

جمہوریت میں عورت کا ووٹ مرد کے برابر ہے۔

32- اسلام اور جمہوریت میں ایک بڑا فرق یہ بھی ہے کہ وطن اور قوم جمہوری دور کے خدا ہیں۔ ان کے بغیر جمہوریت چل ہی نہیں سکتی۔

ان تازہ خداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے

ج وپیرہن اس کا ہے وہ مذہب کا کفن ہے

اسلام میں ایسے خداؤں کا کوئی تصور نہیں۔ جب اللہ ربِ العالمین[1:الفاتحہ:1]ہے۔ رسول (رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ)[21:الانبیاء:107]ہے۔ مرکز ملی (هُدًى لِّلْعَالَمِيْنَ)ہے۔ جب اللہ نے اپنے رسول کو (کَافَّةً لِّلنَّاسِ)[34:السباء:28]کہہ کر تمام دنیا کی طرف بھیجا ہے۔ قرآن کو (بَلَاغٌ لِّلنَّاسِ)[14:ابراہیم:

52]اور(بَصَائِرُ لِلنَّاسِ)[28:القصص:43]کہہ کر تمام دنیا کے لیےپیغام ہدایت بنایا ہے۔بیت اللہ کو(وُضِعَ لِلنَّاسِ)[3:آل عمران:46]کہہ کر تمام دنیا کے لیے مرکز ہدایت بنایا ہے۔ امت مسلمہ کو(اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ)[3:آل عمران:110]اور(شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ)[2:البقرہ:143]کہہ کر تمام دنیا پر نگران مقرر کیا ہے تو اسلام اور مسلمان کسی خاص علاقے یا مخصوص وطن میں محدود کیسے رہ سکتے ہیں اور قومیت کا محدود جمہوری تصور اسلام میں کیسے ہو سکتا ہے۔ جو صحیح مسلمان ہوگا جمہوری نہ ہوگا۔ اس کا ایمان تو یہی ہوگا۔

(رسائل بہاولپوری)

آخری قسط

اسلام اور جاہلیت کا فطری تضاد _1

جاہلیت کے ساتھ اسلام کی پالیسی _2

جمہوری حکومت سے تعاون کے مسائل __3

پیشوان دین کی ذمہ داری __44

: اسلام اور جاہلیت کا فطری تضاد__1

اسلام کی زندگی اور بقا جاہلیت سے کشمکش اور معرکہ میں پنہاں ہے ، بلکل اسی طرح جاہلیت کی زندگی و بقا اسلام کے ساتھ محبت و دوستی ، ٹکڑاو کے خاتمے اور خوشگوار فضا قائم کرنے میں پوشیدہ ہے _ اسی مقصد کے لیے جاہلیت آخری دم تک قربانی دیتی نظر آتی ہے _ جاہلی دساتیر میں قرآن وسنت کا ٹانکہ ہو ، طاغوتی قوتوں کا اسلام کا لیبل لگانا ، جاہلی قیادتوں کا اسلام کا خول اوڑھنا ہو یا جاہلی تحریکوں کا دین سے اظہار محبت ہو یہ سب کچھ جاہلیت اس لیے برداشت کرتی ہے کہ اسے اسلام سے ٹکراؤ کے راستے میں اپنی موت دکھائی دیتی ہے ____ انڈیا کے ایک علمی رسالہ "" زندگی کے ایک مضمون کے چند اقتباسات جو اسی حقیقت کے چند پہلوؤں پر اچھی روشنی ڈالتے ہیں ملاحظہ فرمائیں ____ یاد رہے کے صاحب مضمون کا نام رسالہ میں شامل نہیں ہے ______ :

ہر شے اپنی ضد کی دشمن ہوتی ہے ، اس کا موجود ہونا اس بات کو لازم ہے کہ اس کا ضد معدوم ہو ، روشنی وہاں نہیں پائی جا سکتی جہاں تاریکی مسلط ہو اس کے پائے جانے کے لیے ضروری ہے کہ اس جگہ سے تاریکی کافور ہو جائے _ یہ عقل اور منطق کی بدیہیات میں سے ہے ____

اسلام بھی ایک مثبت حقیقت ہے ، اور وہ بھی اپنی ایک ضد رکھتا ہے ، جس کو اس کی زبان میں جاہلیت ، طاغوت اور باطل کے ناموں سے یاد کیا جاتا ہے ____ اصولی طور پر اسلام وہیں ہوگا جہاں غیر اسلام نہ ہوگا ، جہاں کفر نہ ہوگا ، جہاں شرک نہ ہوگا ، جہاں الحاد نہ ہوگا ، جہاں طاغوت کی پوجا نہ ہوگی ، جہاں جاہلیت کی کارفرمائی نہ ہوگی ___ دونوں کا ایک ساتھ پے جانا بداہتاً غلط اور ناممکن ہے ___ تضاد ان کی عین فطرت میں ہے اور تضاد ان کی عین فطرت میں ہے اور تصادم اس فطرت کا عین متقضا ہے

__

اسلام کیا ہے ؟ اس کی حدود اثر و عمل کیا ہیں ؟ انسانی زندگی کے کتنے گوشوں سے وہ تعلق رکھتا اور بحث کرتا ہے ؟ جس شخص کی بھی نظر کتاب وسنت پر ہوگی ، وہ یہ ماننے پر مجبور ہوگا کہ اسلام صرف عقائد و

عبادات کا نام نہیں بلکہ اس کی وسعتوں میں پوری حیات انسانی ، بلکہ ساری کائنات سمائی ہوئی ہے ___ وہ ایک جامع دستور اور مکمل ضابطہ حیات ہے ، جو انسانی زندگی کے جملہ اطراف کو ، اس کے عقائد و نظریات کو ، اس کے رسوم و عبادات کو ، اس کے تمدنی اور معاشرتی معملات کو ، غرض سارے ہی انفرادی واجتماعی مسائل کو محیط ہے _ اس کے پاس اپنا ایک نظام تمدن اور ایک نظام حکومت ہے ___ وہ دنیا میں آیا ہی اس لیے ہے کہ حیات انسانی کا پورا نقشہ اسی کے اصول اور خاکے پر پر مرتب ہو ، اور لوگ نہ صرف اسی کے ہی بتائے ہووے طریقہ پر اللہ کی عبادات کریں بلکہ اسی کے دیے ہووے دستور کے کے مطابق اپنی پوری کی پوری زندگی بسر کریں _ گھریلو معملات اسی نہج پر انجام پائیں جو اس نے بتایا ہے ، لین دین ان حدود کے اندر ہو جو اس نے قائم کی ہیں ، بستیوں اور مملکتوں کا نظم سیاست وہ ہو جو اس کے آئین میں موجود ہے ، حکومت اس طرح کی جائے جس طرح اسکی ہدایت کا تقاضا ہے ، معملات کے فیصلے ان قوانین کے مطابق کیے جائیں جو اسکی کتاب میں درج ہیں ، وہاں کٹ جاو جہاں وہ کٹ جانے کا حکم دیتا ہو اور وہاں جڑ جاو جہاں اس کا منشا ہو کہ جڑ جایا جائے ___ اسلام ہماری پوری زندگی پر حاوی ہے تو اس کا مطلب یہ ھوا کہ اسلام اور جاہلیت کا فطری تضاد چہار طرف کار فرما ہوگا ، کوئی سمت نہ ہوگی جہاں ان میں تصادم اور مسلسل کشمکش نہ ہو غرض جب اسلام زندگی کے سارے شعبے اپنے زیر نگیں رکھنا چاہتا ہے تو کسی شعبے میں اس کے سکے کا نہ چلنا اس بات کا ثبوت ہے کہ کفر و جاہلیت کا محروسہ ہے ، اور ایسا ہونا اسلام کے لیے فطری طور پر ناقابل برداشت ہے ، ہمیشہ کے لیے ناقابل برداشت __________

: جاہلیت کے ساتھ اسلام کی پالیسی____2

یہی وجہ ہے کے اسلام کی پہلی اینٹ بھی نہیں رکھی جاتی جب تک جاہلیت سے کلی علیحدگی اور بیزاری نہ ہو جائے ___ اسلام کی بنیاد توحید پر ہے ___ اس عقیدہ توحید کا اظہار جن لفظوں میں کیا جاتا ہے وہ لا اِلٰہَ اِلاّ اللّٰہُ کے الفاظ ہیں ____ ان الفاظ کا جائزہ لجیۓ اور انکے معانی پر غور کیجۓ ___ بات یوں نہیں فرمائی گئی کہ "" اللہ ایک ہے "" (اللہ احد) بلکہ اس طرح کہی گئی ہے کہ "" نہیں ہے کوئی عبادت کے

لائق سوائے اللہ کے "" معلوم ھوا کہ قرآن حکیم اسلام کی بنیاد رکھنے سے پہلے جاہلیت کی مکمل بیخ کنی ضروری سمجھتا ہے ، اور اللہ تعالیٰ کی معبودیت کے اثبات پر غیر اللہ کی نفی کو مقدم ٹھراتا ہے ______

: ٹھیک یہی بات اس آیت میں.بیان کی گئی ہے

فَمَنۡ يَّكۡفُرۡ بِالطَّاغُوۡتِ وَيُؤۡمِنۡۢ بِاللّٰهِ

((البقرہ 2566

"_ جو شخص طاغوت سے کفر کرتا اور اللہ پر ایمان رکھتا ہے "

حقیقت توحید کی ان قرانی تعبیرات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ.بنائے اسلام وایمان میں "" طاغوت سے کفر ""یعنی جاہلیت سے کنارہ کشی کی کیا اہمیت ہے ______

:نظام جاہلیت کے محکوم مسلمان________3

ان چند اصولی مقدمات کے بعد اب ہمیں دیکھنا ہے کہ اگر شامت اعمال سے کوئی مسلم گروہ کسی جاہلی نظام کا محکوم بن جائے تو اسے کیا کرنا چاہیے ؟ وہ اس نظام کو کس نگاہ سے دیکھے ؟ اس کے ساتھ کیا رویہ اختیار کرے ؟ تعاون یا عدم تعاون کا ؟

مناسب ہوگا اگر اس مہتم بالشان مسلے پر غور کرنے سے پہلے ھم ھم نظام جاہلیت یا نظام غیر اسلامی کا مفہوم ذہن میں تازہ کرلیں ، اور جس وقت ھم کوئی رائے قائم کرنے جا رہے ہوں اس وقت یہ حقیقت ہماری نگاہوں کے سامنے اپنی پوری اہمیت کے ساتھ موجود کہ کسی غیر اسلامی نظام میں حکومت و سیاست کی بنیاد وہ نہ ہوگی جو اسلام نے مقرر کی ہے ، حق حاکمیت اللہ تعالیٰ کا تسلیم نہ ہوگا ، منبع قانون کتاب وسنت نہ ہوگی ، دیوانی اور فوجداری کے قانون اسلام کے نہ ھونگے ((اور اگر بعض کی شکل اسلامی ہوئی بھی تو اس کی بنیاد ہرگز اسلام کی نہ ہوگی)) آئینی اور غیر آئینی امور ، یعنی حلال و حرام مقرر کرنے کا اصول شریعت محمدی سے.بینیاز ہوں گے ، مختلف مسائل زندگی میں ارباب اقتدار کا فیصلہ ہی فیصلہ ہوگا______

اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اس میں مشورہ دینے کا بھی کی اختیار نہ ہوگا حتیٰ کہ خود مسلمانوں کے نجی اور اندرونی معملات (پرسنل لاز) میں بھی انہیں "" اسلام "" پر عمل کرنے کی جو آزادی ہوگی وہ حقیقتاً اس بنیاد پر نہ ہوگی کہ یہ ان کے "حقوق" ہیں بلکہ اس لیے ہوگی کہ اس نظام جاہلیت نے اپنے مغلوب حریف (اسلام) کو ازراہ شفقت اس حد تک سانس لینے کی اجازت دے رکھی ہے ________

جس نظام جاہلی کا ہیولیٰ یہ ہو ، اس کی صورت کو خواہ کتنا ہی دلکش بنا کر کیوں نہ پیش کیا جائے ، ایک مرد مومن ، مومن ، مومن ہوتے ہووے اس پر ریجھ جانے کیلیے آخر اپنے آپ کو کتنا فریب دے ؟ جس نظام کے اندر دستور ، انتظامیہ ، عدلیہ ، سارے ہی کلیدی ادارے خدا فراموش انسانوں کے خد ساختہ اصولوں پر قائم ہوں ، اسے ایک پیرو اسلام کس نگاہ سے دیکھے ؟

یہ ممکن نہیں کہ ایک مومن کسی بھی جاہلی نظام سے سکون قلب کے ساتھ تعاون کر سکے _ ایک ہی سانس میں وہ اسلام کا نمائندہ اور علم بردار بھی ہو اور اس کے حریف کا خیمہ بردار بھی ، یہ ایک ناقابل تصور بات ہے ، یا کم از کم یہ ایک نادیدنی صورتحال ہے ____ ہمیں بتایا گیا ہے کہ منکر سے رکنا ہی نہیں بلکہ روکنا بھی ایمان کا لازمہ ہے _____

قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ اُوتُوا الْكِتَابَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ

((التوبہ : 299

جو لوگ اہل کتاب میں اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور نہ روز آخرت پر (یقین رکھتے ہیں) اور نہ دین حق "" "" کو قبول کرتے ہیں ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ زلیل ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں

اس کے مٹا دینے کے جذبہ بے قرار سے خالی ہو جانا مرگ ایمان کا نشان اور منافقین کا خاصہ ہے :

يٰۤاَيُّـهَا الَّـذِيۡنَ اٰمَنُـوۡا مَا لَـكُمۡ اِذَا قِيۡلَ لَـكُمُ انْفِرُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اثَّاقَلۡـتُمۡ اِلَى الۡاَرۡضِ‌ؕ اَرَضِيۡتُمۡ بِالۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا مِنَ الۡاٰخِرَةِ‌ ۚ فَمَا مَتَاعُ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا فِى الۡاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيۡلٌ‏ ___
اِلَّا تَنۡفِرُوۡا يُعَذِّبۡكُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمًا ۙ وَّيَسۡتَبۡدِلۡ قَوۡمًا غَيۡرَكُمۡ وَلَا تَضُرُّوۡهُ شَيۡـئًا‌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ‏

(التوبہ : 38،39)

مومنو! تمھیں کیا ھوا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے) نکلو تو تم "" (کاہلی کے سبب سے) زمین پر گرے جاتے ہو (یعنی گھروں سے نکلنا نہیں چاہتے) کیا تم آخرت (کی نعمتوں) کو چھوڑکر دنیا کی زندگی پر پر خوش بیٹھے ہو ؟ دنیا کی زندگی کے فائدے تو آخرت مے مقابلے بہت ہی کم ہیں ___ اگر تم نہ نکلو گے تو اللہ تمھیں بڑی تکلیف کا عذاب دے گا اور تمہاری جگہ اور لوگ پیدا کر دے گا (جو اللہ کے پورے فرمانبردار ہوں گے) اور تم اس کو کچھ نقصان نہ پوہنچا سکو گے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے ""_

منکر " کی تعریف ہمارے علما نے یہ کی ہے کہ "" ہر وہ چیز منکر ہے جس کو شرع رد کر دے "" تو کیا " شرع ان سیاسی، معاشرتی، انتظامی، عدالتی اصول وضوابط کو رد نہیں کرتی جو کسی بھی نظام جاہلیت میں موجود ہوتے ہیں ؟ ؟ اگر کسی کا ذہن صرف قتل، زنا، چوری اور جھوٹ جیسے امور کو ہی منکر محسوس کرتا ہے تو اسکی بات ہی اور ہے ____ مگر جو شخص منکر سے مراد وہ لیتا ہے جو واقعتاً ہے، وہ تو ان باتوں کو منکر ہی نہیں منکر مبین سمجھنے پر مجبور ہوگا اور اگر وہ کسی سودی معاملے میں گواہ بننے سے سو بار اللہ کی پناہ مانگے تو یقین فرمائیے کہ ایسے منکرات کے اجرا و استحکام میں سازگاری کرنے سے ہزار بار پناہ چاہے گا

تعاون کے مختلف مراتب:

لیکن جو شخص یا گروہ ایسے نظام کے پنجوں میں جکڑا ھوا ہو اور وہ اس سے یکسر بے تعلق تو ہو نہیں سکتا_ پھر ایسی حالت میں اس کی ذمہ داریاں کیا ہیں ، اور اس کو کیا کرنا چاہیے ؟ یہ ایک زبردست سوال ہے جس کا صحیح حل ہمیں بڑی سنجیدگی کے ساتھ تلاش کرنا ہے ___________

اس نظام کے ساتھ اس کا تعلق دو طرح کا ہو سکتا ہے ایک تو اختیاری دوسرا غیر اختیاری ، ظاہر ہے جن تمدنی اور انتظامی تعلقات رکھنے پر وہ بلکل مجبور ہے اور اپنی خواہش اور پسند کے الرغم مجبور ہے ، ان کے سلسلے میں اس پر کوئی دارو گیر نہیں ___ البتہ تعلق کی پہلی نوعیت ضرور قابل غور ہے ، اور ہمیں دراصل اسی تعلق کے بارے میں شرع شریف کا نقطہ نگاہ معلوم کرنا ہے _____ اسی لیے ہمیں اسی اختیاری تعلق کی مختلف صورتیں جان لینی چاہییں ، کیونکہ جب تک ھم یہ نہ جان لیں کہ اس سراپا جاہلیت (نظام غیر اسلامی) سے تعاون (اختیاری تعلق) کی شکلیں کیا کیا ہیں ، اور ان میں سے ہر ایک درجہ کیا ہے ، اس وقت تک صحیح نتیجہ پر پوھنچنا دشوار ہے ________

جہاں تک اصولی تقسیم کا تعلق ہے ، ھم اختیاری تعلق یعنی فعل تعاون کی دو موٹی قسمیں بنا سکتے ہیں

____

ایک حکم و تشریع میں تعاون _

دوسرا انسانی دستور کے انسانی دستور کے نفاذ میں تعاون _

جاہلیت سے یہ تعاون اساسی و بنیادی نوعیت کا ہے کیوں کہ یہ اس نظام کے قیام کے قیام و بقا میں براہ راست شرکت ہے ، جسے آپ اس نظام کی پیشوائی اور علم برداری بھی کہ سکتے ہیں اس قسم میں نظام حکومت کے دو بنیادی ادارے شامل ہیں ، دستور ساز ادارے اور عدلیہ دوسرا انتظامیہ جو اس دستور اور عدالتی فیصلوں کا قیام یقینی بناتی ہے _______

یہ بات بھی واضح رہے کے ان اداروں سے تعلق تعاون علی الکفر والاثم کی حدود میں شامل تو ہیں ، لیکن سب کا حکم یکساں نہیں ہوتا ، یہ ناپاک داغ موجود تو سب ہی کی پیشانیوں پر ہے مگر ان کے مدارج میں فرق بھی ایک مسلم بات ہے ___ ہر داغ کی ناپاکی یکساں گھناؤنی قرار نہیں دی جا سکتی ______

ذیل میں ھم ان اداروں پر مختصر گفتگو کرتے ہیں _____ تفصیل کے لیے اہل علم سے رجوع کیا جائے _______ خاص کر کے تکفیر معین کے بارے میں جو کہ کام ہی اہل علم کا ہے

1_____ دستور ساز ادارے اور عدلیہ میں شرکت :

کسی نظام حکومت کی بنیاد جس پر اسکی پوری عمارت کھڑی ہوتی ہے اس کا آئین ہے ، یا پھر وہ قوانین جو اس آئین کی بنیاد بنتے ہیں _ اس لیے آئین سازی اور قانون سازی کے کاموں میں شرکت سب سے اہم مسلہ ہے _ اگر یہ آئین وہ نہیں جو کتاب و سنت میں مسطور ہے ، بلکہ اسکے خدوخال بلکل ہی جداگانا ہیں ، اور وہ ان اساسات و اقدار کو مانتا ہی نہیں جو اسلام کی فراہم کردہ ہیں تو اسکے معنٰی یہ ہیں کے اس آئین و قانون سے اعلان بیزاری ایمان باللہ کے ابتدائی تقاضوں میں داخل ہے ، اور اسکی کونسلوں میں بیٹھنا دراصل اسلام کی بنیادوں پر تیشہ چلانا ہے ، اسلامی نظام حکومت کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی حاکمیت مطلقہ پر اٹھتی ہے ____ اب اگر ایک ایسا دستور بن رہا ہو جس کی پہلی اینٹ ، انسانی اقتدار اعلٰی اور جمہور کی حاکمیت پر رکھی گئی ہو تو اس کا مطلب اس کے سوا اور کیا ہوگا کہ پہلے ہی قدم پر اللہ تعالیٰ سے اعلان بغاوت ہوگیا، جس کے بعد کسی مسلمان کا اس دستور کی تدوین و تنفیذ میں ہاتھ بٹانا اللہ جل جلالہ کے ناقابل منازعت حقوق میں گستاخانہ مداخلت ہے ، ایسی مداخلت جو ملحدوں ، منکروں اور مشرکوں کو ہی زیب دیتی ہے ، اور جو سب سے بڑا "" تعاون علی الاثم والعدوان "" ہے ، اب آئیندہ اسکے جو قدم بھی اٹھیں گے عملاً اسی عفریت جاہلیت کی خوشنودی خاطر میں اٹھیں گے ، خواہ زبان اسکے خلاف ہی وقف گویائی کیوں نہ ہو _____ حالانکہ مسلم ہونے کی حیثیت وہ اس نظام کی بیخ کنی پر معمور ہے ، اور اس سرچشمہ منکرات کے خلاف پیہم سعی و جدوجہد اس کا فرض لازم ہے _____ لیکن کوئی بتائے کے اس انسان کے دل میں کسی نظام جاہلیت کی شاخوں اور ٹہنیوں سے بھلا کیا انقباض محسوس ہوگا جو خود اپنے خون جگر سے سینچ کر زمین کو نم کرتا ہے تاکہ اس میں تخم ریزی ہو سکے ، اور پھر اسپر برابر اپنی جان چھڑکتا رہتا ہے تاکہ یہ شجر خبیث اچھی طرح پروان چڑھ سکے ، پھولے پھلے ، اور اس قابل ہو جائے کہ پوری انسانی زندگی کو اپنے سائے میں لے ______ منطق کی دنیا شاید اس اعجاز کو تسلیم کرلے مگر

عمل کی دنیا تو اسکا یقین نہیں کر سکتی مگر عمل کی دنیا تو اسکا یقین نہیں کر سکتی ______ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے طرز عمل کو جو اپنی صوابدید اور خواہش کے مطابق معملات فیصلہ کرتے ہیں، کفر ظلم اور فسق سے تعبیر فرمایا:

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ

((المائدہ: 44،45، 477

جو لوگ اللہ کے نازل کئے ہووے قانون کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے وہ کافر.........."" _"" ظالم..........فاسق ہیں

جب غیر الٰہی قانون کے مطابق فیصلہ کرنا ظلم اور فسق وکفر کا کام ہے تو اندازہ فرمالیجئے کہ قانون الٰہی کے مقابلے میں آئین وقانون بنانے والا کس زمرے میں شمار ہوگا ؟؟؟؟ اسی طرح ایک اور جگہ ایسے قوانین جو خلاف شرع ہوں، قوانین جاہلیت فرمایا گیا:

اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ

((المائدہ: 500

تو کیا پھر (یہ لوگ) جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں، حالانکہ جو لوگ یقین رکھنے والے ہیں ان کے ہاں اللہ "" سے بہتر اور کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں""

اب جو لوگ اس ضابطہ جاہلیت کے خالق ہوں ان کی پوزیشن پر غور کرلیجئے ___ظاہر ہے کہ جب یہی آئین سازی اور قانون سازی پورے نظام جاہلیت کی جڑ ہے تو اس کام میں شرکت کرنے والا تعاون علی اثم کی سب سے بڑی صورت اختیار کرنے والا ہوگا اور اسکی حیثیت دیگر معاونین جاہلیت کے مقابلے میں

ہادی ، رہنما اور سربراہ کار کی ہو گی ____
________ پھر اسکا جرم بھی لازماً اسی تناسب سے زیادہ خوفناک ہوگا

: عدلیہ میں شرکت______2

جس طرح شریعت کو مسترد کرتے ہووے اپنی آراء و خواہشات سے قانون سازی کرنے والا اللہ کے حکم واقتدار کو چیلنج کرتا کرتا ہے اسی طرح قوانین الہی کو چھوڑکر دوسرے قوانین کے مطابق فیصلہ کرنے والا اللہ کے ساتھ بغاوت کرتا ہے ___ طاغوتی عدالتوں میں بیٹھ کر اپنے فیصلے نافذ کرنے والا اسلام سے محبت کا کیونکر دعویٰ کر سکتا ہے ؟ جب کہ وہ ایک سراسر باطل مشنری کا اہم پرزہ بھی بنا ھوا ہے
______ اگر لشکر اسلام کے ساتھ ہو کر لڑنے والا نام نہاد مجاہد محض اس لیے جہنم رسید ہو جاتا ہے کہ اس کے سامنے مقصد کلمہ حق کی سربلندی نہیں بلکہ قوم کی سربلندی تھی تو اس جنگ باذ کے لیے کس جنت کے دروازے کھل جائیں گے جو کلمہ حق کی سربلندی کے بجائے قومی سربلندی ہی کے لیے نہیں لڑتا بلکہ ایک طاغوتی اقتدار کا بول بالا کرنے کیلیے لڑتا ہے ؟ ایسے ہی لوگ تو ہیں جن کو طاغوت کا لقب دیا گیا ہے ، جہاں یہ فرمایا گیا کہ

يُرِيدُونَ اَنۡ يَّتَحَاكَمُوۡا اِلَى الطَّاغُوۡتِ

((النسا : 600

""_ یہ منافق چاہتے ہیں کہ اپنا فیصلہ طاغوت سے کرائیں ""

کھلی بات یہ ہے کہ اس طاغوت سے مراد ابلیس نہیں ہے ، بلکہ وہ یہودی سردار ہے (بالخصوص کعب بن اشرف یا ابو برزہ اسلمی کاہن (تفسیر روح المعانی) جو خود ساختہ اصولوں پر لوگوں کے مقدمے طے کیا کرتے تھے ، حالانکہ اللہ کا قانون ان کی بغل میں موجود تھا__________

: پیشوان دین کی خصوصی زمے داریاں________4

اس باب میں پیشوان دین کی کی پوزیشن انتہائی نازک ہے ، ان کی غلط شہادت دین کو نقصان پوہنچا سکتی ہے ____ یہ کسی قوم کی انتہائی بد قسمتی ہے کہ جو لوگ معاشرے کو جاہلیت کی طرف جانے سے روکنے پر معمور ہوں ، وہ بھی اس آوارہ روی میں اوروں کے ھم رکاب ہو جائیں ________ دنیا دار سیاست کرنے والے لیڈر عوام کی توقعات پر پورا نہ اتریں تو سیاستدانوں کا دامن داغدار ہوتا ہے ، سیاست بدنام ہوتی ہے یا جمہوریت پر آنچ آتی ہے لیکن جب صاحبان جبہ دستار سپاہ اسلامی کی ترجمانی کرتے ، ہاتھوں میں قرآن مجید تھامے ، خلق خدا کو ایک نورانی صبح کی نوید دے کر ووٹ مانگتے اور اقتدار کی سنہری مسندوں پر بیٹھ کر محمد عربی ﷺ اور خلفا راشدین رضی اللہ عنھم کا اسوہ بھول کر جاہلی سیاست کے بد زیب موج میلے کا رزق ہو جاتے ہیں ، تو ان کی عبائیں ہی داغدار نہیں ہوتیں بلکہ اسلامی نظام کے حوالے سے لوگوں کے خواب بھی کرچیاں ہو جاتے ہیں ، یہ کوئی معمولی زیاں نہیں ، سیاستدان اقتدار کے کھیل میں بہت کچھ جیتتے ، بہت کچھ ہارتے رہتے ہیں ، ان کی جیت ہار اسلام کی پیشانی کا داغ نہیں بنتی ، جو لوگ سیاسی بسنت میں اقتدار کی پتنگیں لوٹنے لگیں اور اس میں دین کو ٹاھنگا (پتنگ لوٹنے والی سوٹی) کے طور پر استعمال کرنے لگیں ، وہ کسی طور دین کے خیر خواہ نہیں ہو سکتے _______ اس کے معنی ہیں نہ صرف باہر کی دنیا میں بلکہ خود ملت کے اندر یہ تصور جڑپکڑنے لگے کہ اسلام کا اپنا کوئی نظام زندگی ہے ہی نہیں ، اور مسلمان کے لیے بلکل جائز ہے ہے کہ وہ جس اصول سیاست ، اصول معاشرت ، اصول حکومت اور اصول تمدن کو چاہے اپنا لے _____ ایسی مغالطہ آفریں حالت میں دستور ساز وقانون ساز مجلسوں کی شرکت اسی درجہ کا تعاون علی الاثم نہ ہوگی جس درجہ کا وہ فی الواقع ہے _____ بلکہ یہ عوارض اس کے درجات حرمت کو کہیں بڑھا دیں گے _____ افسوس ہے کہ اگر مفاد مسلمین اور مفاد اسلام میں یہ لوگ فرق نہ کر سکیں ، اور مفاد مسلمین کے درد سے بیتاب ہو کر وہ اسلام کے بہترین مفاد کو قربان کر دیں ، ان کو سوچنا چاہیے کہ اس قومی خدمت کے لیے ان کی ملت میں ماشاءاللہ کوئی قحط الرجال نہیں ہے _____ وہ جن کرسیوں پر بیٹھنا چاہتے ہیں ان پر اگر وہ خود نہ بیٹھیں تو دوسرے "" خدام ملت "" انہیں پر کرنے کے لیے ہمہ وقت موجود ہیں ______ اور بہ تعداد

کثیر موجود ہیں _____ پھر ان پر کیا مصیبت آئی ہے، جو بے دینی کا یہ علم اپنے ہی ہاتھوں اٹھانے کے لیے.یقرار ہیں ؟ ؟ وہ اسے دوسروں کے لیے کیوں نہیں چھوڑ دیتے اور خود اپنے اصل مقصد حیات کی قندیل روشن رکھتے _____ اسلام، قرآن، اللہ اور رسول ﷺ کا ان پر کم از کم اتنا تو ہے ہی کہ وہ اپنے عمل سے ان حرکتوں کو سند تقدس نہ عطا فرمائیں، جن سے اللہ کے دین سے اعراض کا طوفان جنم لے رہا ہے _____ یہ لوگ تو عالم اسباب میں اسلام کی آخری پناہ گاہ ہیں _________

یہ بزرگ یاد رکھیں کہ نظام حکومت اور سیاست کی حدود اب قریب قریب وہاں پوھنچ کر ختم ہوتے ہیں جہاں انسانی زندگی کے مسائل ختم ہوتے ہیں، اسی لیے کسی جاہلی نظام سے تعاون اور عملی اظہار وفاداری ان کو اپنی کسی حد پر بمشکل ہی ٹکنے دے گا، یہ تعاون ان کے لیے ایک دلدل ثابت ہوگا جس میں پھنسے ہوے ان کے قدم روز بروز اور گہرائی میں دھنستے چلے جائیں گے ____

وہ صرف اسی پر مجبور نہ ھونگے کہ اپنے ملک میں سیکولرزم کا قصیدہ پڑھیں، بلکہ باہر کی دنیا سے اگر کہیں اسلامی نظام کا لفظ سننے میں آگیا تو اس سے انھیں اپنی پیشانی پر بل لانا پڑے گا، زبان سے اس توقع اور تمنا کا اظہار کرنا پڑے گا کہ "" انشاء اللہ "" انجام کار "" وہاں "" بھی لادینی حکومت قائم ہو کر رہے گی ______

بلکہ شاید یہ بھی کافی نہ سمجھا جائے اور ان سے کہلوایا جائے گا کہ ہمارا یہ نظام بھی اسلامی نظام ہی ہے، اگرچہ اسکے آئین وقانون، عقائد واعمال، سوچ وفکر، محبت ودشمنی، معاشرت ومعیشت، اللہ اور رسول ﷺ اور قرآن وسنت سے صاف صاف بغاوت پر قائم ہوں _____ جاہل اور دیوانہ ہے وہ شخص جو اسے جاہلی اور غیر اسلامی نظام کہے _____ اس بنیادی مصالحت کے بعد نہ پوچھئے کہ ان کے حضور مختلف مسائل زندگی سے متعلق کیسے کیسے جاہلانہ حل پیش کیے جائیں گے، اور ان سے چاہا جائے گا کہ ان پر آنکھ بند کر کے """ اسلامیّت """ کا ٹھپہ لگاتے جائیں، یا کم از کم سکوت مصلحت آمیز سے اس کے لاَ بَاسَ بِہٖ (بے مضائقہ) ہونے کا تصور دلا دیں ________

ماہانہ "" زندگی "" رام پور، جلد 7، شمارہ 1، 2 نومبر ودسمبر 1951ء / صفر وربیع الاول 1371 ھ ،)
(شمارہ 1952ء / ربیع الثانی 1371 ھ

جُمہوریت اک طرزِ حُکومت ہے کہ جس میں
بَندوں کو گِنا کرتے ہیں، تولا نہیں کرتے!